1/30

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

اَلا اِنَّ اَولِیَاءَ اللّٰہِ
لَا خُوفٌ عَلَیہِم وَلَا ھُم یَحزَنُونَ

شانِ ولایت

بفیضانِ نظر

پیر طریقت، رہبر شریعت شیخ الحدیث حضرت مولانا الحاج ابوداؤد

محمد صادق صاحب

قادری رضوی خطیب اعظم جامع مسجد

زینت المساجد محلّہ دار السلام گوجرانوالہ

مصنف: قاری محمد سرور قادری رضوی نعیمی گجراتی

خصوصی معاونین

محترم مکرم
جناب
سید محمد اکرم شاہ صاحب
تحصیلدار ریٹائرڈ
السادات کالونی گجرات

محترم مکرم
جناب
چوہدری غلام حیدر وڑائچ
النبی کالونی گجرات

ہماری مطبوعہ کتابیں

مسائل نماز وقربانی	صفحات ۳۲	قیمت ۲۰ روپے
شانِ مولا علیؓ شانِ فاطمۃ الزہرہؓ	صفحات ۱۶۰	قیمت ۴۰ روپے
شانِ ولایت	صفحات ۲۲۴	قیمت ۸۰ روپے
آمد مصطفیٰ ﷺ	صفحات ۶۴	قیمت ۳۰ روپے

ملنے کا پتہ قاری محمد سرور قادری رضوی نعیمی
بمقام بولے جلالپور جٹاں روڈ گجرات

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب — شان ولایت

مصنف — قاری محمد سرور قادری رضوی نعیمی گجرات

صفحات — 224

تعداد اشاعت — ایک ہزار (1,000)

تاریخ اشاعت — 15 اکتوبر 2001 بروز پیر

کمپوزنگ — محمد ارشد وائیٹل کمپیوزنگ سنٹر

قیمت — 80 روپے

پروف ریڈنگ — محترم مکرم جناب ملک پرویز احمد سادات کالونی گجرات

پرنٹنگ

ملنے کا پتہ:

قاری محمد سرور قادری رضوی نعیمی بمقام بولے جلالپور جٹاں روڈ گجرات تحصیل وضلع گجرات۔

نوٹ: کتاب ھذا میں کوئی غلطی ہو تو اطلاع فرما کر مشکور فرمائیں۔
دوسرے ایڈیشن میں ازالہ کر دیا جائے گا۔

marfat.com

تقریظ

نَحمَدُہ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم اَمَّابَعدُ

اَلصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصحَابِکَ یَا رَسُولَ اللہ

زیرنظر کتاب شان ولایت از تصنیف مولانا قاری محمد سرور قادری رضوی نعیمی کا میں نے بغور مطالعہ کیا بہت لطف وچاشنی سے محبت اولیاء نے اثر دکھایا۔

مصنف کی دیگر کتب کی طرح امید واثق ہے کہ یہ کتاب بھی محبت رکھنے والوں کے جوش وجذبہ و والہانہ محبت میں سنگ میل بنے گی۔ اولیاءکرام کی مدد سے ہمارا پیارا وطن پاکستان معرض وجود میں آیا اور اولیاءکرام کی ہی مدد سے برصغیر میں اسلام نے اپنا کارنامہ دکھایا۔ اولیاءکرام کی محبت اور ان کی سیرت جونہی ہم اپنی نظروں سے بزبانِ محبت پڑیں گے تو اولیاءکی وہ محبت ہمارے دلوں میں پیدا ہوگی کہ دنیاء آخرت میں ہمارا سہارا بھی بن جائے گی۔

مولانا قاری محمد سرور قادری رضوی نعیمی صاحب کا شوق وجذبہ؟ عشق اولیا بھی اس کتاب کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مولانا نے اپنی فنی مہارت اور فن تقریر وتحریر کے مطابق چار چاند لگا دیئے ہیں کہ پڑھتے ہوئے ہر قاری کو یوں محسوس ہوگا کہ جیسے ہی ولی ہمارے نظروں کے سامنے اپنے کمال سے بمثل آفتاب روشن ہیں۔

میں دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ مولانا قاری محمد سرور قادری رضوی نعیمی صاحب کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔

حضرت مولنا قاری عابد حسین فاضل بکھی شریف

مدرس جامعہ شاہ ولایت گجرات

marfat.com

خطباء، مقررین واعظین اور باذوق حضرات کے لیے ایک دل کش اور حسین پیشکش مذہبی خطبوں، عرس کی پُر وقار تقریبوں اور جمعۃ المبارک کے مقدس اجتماعات میں بیان کی جانے والی پر کیف وجد آفرین مدلل تقریروں کا دلکش مجموعہ:۔

شان ولایت

معاونین

جناب محمد حنیف بٹ قادری السادات کالونی گجرات

جناب سید محمد طاہر شاہ صاحب النبی کالونی گجرات

جناب محمد شریف بٹ صاحب السادات کالونی گجرات

marfat.com

انتساب

آقائے نامدار سرور کائنات
فخر موجودات مبداء کائنات
تاجدارِ عرب و عجم فخر آدم و بنی آدم
شفیع المذنبین انیس الغریبین
حضور رحمت اللعالمین ھادی کل مولائے کل
دانائے سبل ختم الرسل آئینہ جمال کبریا
احمد مجتبےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولوالعزم
عظمتوں کے نام

marfat.com

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحات	نمبر شمار	صفحات	نمبر شمار
1	شان ولایت	8	17	حضرت بایزیدؒ	46
2	اپنا بچاؤ کریں	9	18	حکایت	50
3	ولی کی پہچان	10	19	ولیہ کی نماز جنازہ	54
4	ولایت کی تین صورتیں	12	20	حضرت رابعہ بصری قلندرؒ	55
5	ایک نقطہ	13	21	طریقت کے پیشوا حضرت	56
6	مجدد دین وملت امام احمد رضاؒ	16		پیر سید مہر علی شاہؒ	
7	قرب خاص	26	22	حضرت غوث بہاء الحقؒ	59
8	ایمان دار مرد ہو یا عورت جو	29	23	حضرت جنید بغدادیؒ	61
	اچھے عمل کرے		24	حضرت سید محمد یمنیؒ	66
9	تذکرہ اولیاء کرام	30	25	حضرت بہلول داناؒ	67
	کفارہ سیئات		26	حضرت بابا فرید الدین	75
10	اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی ایک	32		گنج شکرؒ	
	پہچان یہ بھی ہے		27	حسن نامی قوال	75
11	ولی کی پہچان	32	28	ولادت سے پہلے	82
12	حضرت ابراہیم بن ادھمؒ	33	29	جوگی قدموں میں	83
13	کشکول اخلاق	37	30	بیت المقدس نظر آیا گیا	85
14	شمع ہدایت	37	31	زمین بول اٹھی	85
15	حضرت بایزید بسطامیؒ	41	32	حصول تعلیم اور سیر وسیاحت	86
16	موت کے بعد زندگی	43	33	ریاضت ومجاہدات	87

marfat.com

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحات	نمبر شمار	صفحات	نمبر شمار
34	حضرت بابا فرید الدین گنجشکر	89	50	پاکستان کس نے بنایا	121
	کی کرامات		51	کیا ولی خدا کے شریک ہیں	123
35	حضرت بابا فرید الدینؒ اور	92	52	کون ولی	125
	ہندو لڑکی		53	حضرت منصورؒ کی حالت	126
36	نظر ولایت	95		اور کرامت	
37	خدمت شیخ	97	54	حضرت شاہ شمس تبریزؒ	128
38	اوراد و ظائف	100	55	حضرت شیخ شبلیؒ	129
39	بہشتی دروازہ	101	56	حضرت خواجہ عثمان ہارونی	130
40	حضرت سید منظور حسین شاہؒ	102		اور آتش پرست	
41	حضرت رابعہ بصری قلندر	103	57	محبت شیخ طریقت	133
42	محبت کی علامت	103	58	حضرت خواجہ معین الدین	134
43	حضرت میاں محمد بخشؒ	104		اجمیریؒ	
44	آداب شیخ پیر طریقت	113	59	حضرت خواجہ باقی باللہؒ	136
	حضرت خواجہ صوفی محمد بخشؒ		60	حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ	138
45	آداب مرشد	114	62	کون امام اعظمؒ	140
46	مقام اولیاء کرامؒ	115	63	آپ کے شاگرد خاص	141
47	مقام عشق	116	64	چھوٹا محمدؒ	141
48	معرفت حاصل کرنا ہو تو	117	65	کون امام اعظمؒ	
49	قرآن کون پڑھتا ہے	118	66	حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ	147

marfat.com

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحات	نمبر شمار	صفحات	نمبر شمار
67	حضرت بشر حافیؒ	149	85	وعظ و نصیحت	174
68	حضرت ذوالنون مصریؒ	152	86	گیارھویں شریف	176
69	معرفت	154	87	ایصال ثواب کا ثبوت	177
70	صوفی کون ہوتا ہے	155	88	قاضی سلطان محمودؒ	181
71	مرنے کے بعد	156	89	حضرت مولانا رومؒ	183
72	جنازہ	156	90	حضرت بابا بلھے شاہؒ کی کرامات	187
73	شان غوث الاعظمؒ	157			
74	محب اور محبوب کا فرق	157	100	مرشد کی تلاش	194
75	کون غوث الاعظمؒ	157	101	ملاقات مرشد	198
76	کون شہنشاہ بغداد	158	102	داتا دربار پر حاضری	200
77	حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی فراست	159	103	دیار حبیب ﷺ کی تڑپ	201
			104	وسیلہ تلاش کریں	209
78	چور قطب بن گیا	159	105	خوف خدا باعث رحمت	214
79	عیسائی مسلمان ہو گیا	160	106	توبہ اور رحمت خداوندی	216
80	دھوبی بخشا گیا	161	107	خلیفہ ہارون رشید اور احترام	218
81	بارہ خصلتیں	163			
82	خاندانی پس منظر	171	108	حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ	220
83	اخلاق و عادات	172			
84	وفات	174			

marfat.com

شانِ ولایت

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ وَالعَاقِبَۃُ لِلمُتَّقِینَ وَا لصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ المُرسَلِینَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَجمَعِین اَمَّا بَعدُ فَاَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم ٥

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

اَلَآ اِنَّ اَولِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوفٌ عَلَیھِم وَلَا ھُم یَحزَنُونَ صَدَقَ اللّٰہُ وَمَولَانَا العَظِیم وَصَدَقَ رَسُولُہُ النَّبِیُّ الکَرِیمُ الاَمِین

(ترجمہ) خبردار بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم (کنزالایمان)

اس آیت کی تفسیر سے پیشتر بطور مقدمہ چند باتیں عرض کی جاتی ہیں اولیا اللہ کی دنیا کو کیا حاجت ہے جیسے عالم اجسام میں بعض جسم محتاج ہیں اور بعض محتاج الیہ بعض فیض دینے والے اور بعض فیض لینے والے۔ آفتاب اور بارش فیض دینے والے زمین اور یہاں کی ہری بھری کھیتیاں اور باغات فیض لینے والے اسی طرح عالم روحانیت میں انبیائے کرام اوران کے ذریعے سے علماء ومشائخ اور اولیاء اللہ فیض دینے والے اور سارا عالم ان کا حاجت مند ہے۔ جیسے دنیا کو بارش وآفتاب کی ہمیشہ ضرورت ہے اس طرح علماء اولیاء کی بھی سخت حاجت ہے۔ حضور (ﷺ) نے علماء دین کو بارش نبوت کا تالاب فرمایا ہے (مشکوۃ شریف کتاب العلم)

marfat.com

حضرات گرامی:

اس دنیائے رنگ و بو پر غور کریں۔ یہاں ہر چیز ڈر رہی ہے پہاڑ لوہے سے ڈر رہا ہے۔ ہمیں کاٹ نہ ڈالے۔ لوہا آگ سے ڈر رہا ہے کہ مجھے پگھلا نہ دے۔ آگ بادلوں سے خائف ہے کہ وہ اس پر برس کر اسے بجھا نہ دیں۔ بادل ہوا سے ڈر رہے ہیں کہ وہ اسے اپنے تھپیڑوں کی لپیٹ میں نہ لے لے۔ ہوا مکانوں سے ڈرتی ہے کہ یہ میرے راستے میں رکاوٹ ہیں۔ مکان انسانوں سے خوف زدہ ہیں کہ یہ ہمیں گرا نہ دیں۔ انسان موت سے ڈرتا ہے کہ وہ اس کا رشتہ حیات منقطع نہ کر دے۔ اس دنیا میں ہر چھوٹا بڑے سے ڈر رہا ہے۔ ہر ایک کسی نہ کسی سے ڈر رہا ہے۔ اور غم میں مبتلا ہے مگر جن لوگوں کا حضور (ﷺ) کے وسیلہ سے مالک حقیقی سے تعلق ہو گیا وہ **لَا خَوفٌ عَلَیهِم وَلَا هُم یَحزَنُون** کا مصداق بن گئے ہیں

اپنا بچاؤ کریں

نفس کتا ہے اس کے گلے میں کسی شیخ کا پٹہ ڈالو۔ تاکہ مارا نہ جائے اطاعت ولی نفس کا پٹہ ہے شجرہ اس کی زنجیر ہے جس کی پہلی کڑی اس نفس کے گلے میں اور آخری کڑی مصطفیٰ (ﷺ) کے دست مبارک میں ہے۔ اگر یہ پٹہ اور زنجیر قائم رہا تو انشاء اللہ نفس بہک نہیں سکتا۔ اعلیٰ حضرتؒ نے فرمایا۔

تجھ سے در در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی رہے دور کا ڈورا تیرا
اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک رہے میرے گلے میں پٹہ تیرا

marfat.com

ولایت کے درجات:

ولایت کے مختلف درجے ہیں اور بے شمار مراتب بعض حضرات نشہ عشق میں عقل ودانش کو کھو بیٹھے ہیں جنہیں مجذوب کہا جاتا ہے اس قسم کے حضرات کے اقوال وافعال پر احکام شرعیہ جاری نہیں ہوتے کیوں وہ دائرہ عقل سے بالا پہنچے منصور نے انا الحق کہا۔ وہ مومن رہے کیونکہ وہ انانیت فنا کر چکے تھے فرعون نے انا ربکم الاعلیٰ کہا کافر ہوا کہ وہ خودی میں رہ کر خدا بنا یہ حضرات مظہر صفات الٰہی ہو جاتے ہیں۔ زبان ان کی ہوتی ہے اور کلام رب کا مولانا فرماتے ہیں

گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

چوں روا باشد انا اللہ از درخت کے روانہ بود کہ گوید نیک بخت

ولی کی پہچان:

ولی کی پہچان بہت مشکل ہے۔ بایزیدؒ بسطامی فرماتے ہیں کہ اولیاء اللہ رحمت الٰہی کی دلہن ہیں۔ جہاں تک سوائے اسکے محرم کے کسی کی رسائی نہیں اسی لئے کہا گیا ولی را ولی می شناسد شیخ ابو العباس فرماتے ہیں خدا کا پہچاننا آسان ہے مگر ولی کی پہچان مشکل کیوں کہ رب اپنی ذات وصفات میں مخلوق سے اعلیٰ و بالا ہے اور ہر مخلوق اس پر گواہ مگر ولی شکل وصورت اعمال وافعال میں بالکل ہماری طرح۔

مشکوٰۃ شریف باب فصل الفقراء میں ہے میری امت میں بہت سے پراگندہ حال بکھرے بالوں والے جن کو لوگ اپنے دروازوں سے ہٹا دیں اگر خدا پر قسم کھالیں تو ان کی قسم پوری فرمائی جائے۔

marfat.com

ان کی قسم پوری فرمائی جائے۔

خاکساران جہاں رابحقارت منگر

تو چہ دانی کہ دریں دسوارے باشد

لوگوں نے ولی کی علامتیں اپنی طرف سے مقرر کرلی ہیں۔ بعض نے کہا کہ جو کرامتیں دکھائے مگر یہ غلط ہے اسلیے کہ عجائبات چار قسم کے ہیں۔1 معجزہ 2 ارحاص 3 کرامت 4 استدراج۔

(1) **معجزہ:** جو مدعی نبوت کے ہاتھ پر تصدیق دعوی کے لیے صادر ہو جیسے عصا کلیم اور دم عیسیٰ علیہ السلام۔

(2) **ارحاص:** وہ عجائبات جو نبی کے ہاتھ پر دعویٰ کے لیے صادر ظاہر ہوں جیسے حضرت حلیمہؓ کے گھر حضور ﷺ کے برکات۔

(3) **کرامت:** وہ عجائبات ہیں جو نبی کے امتی کے ہاتھ پر ظاہر ہوں جیسے حضور غوث پاک یا حضرت سلطان الہند خواجہ اجمیری خواجہ نقشبندیؒ کی کرامات۔

(4) **استدراج:** وہ عجائبات جو کافر کے ہاتھ پر ظاہر ہوں بہت سے عجائبات شیطان کر دکھاتا ہے۔

سنیاسی جوگی صدہا کرتب کر لیتے ہیں۔ دجال تو غضب ہی کرے گا۔ مردوں کو جلائے گا بارش برسائے گا۔ اگر عجائبات پر ولایت کا دارومدار ہو تو شیطان اور دجال بھی ولی ہونے چاہیں صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ ہوا میں اڑنا ولایت ہے تو شیطان بڑا ولی

marfat.com

ہونا چاہیے۔

ولایت کی تین صورتیں : فطری ، وہبی ، کسبی

(1) ولایت فطری: جو لوگ مادر زاد ولی ہوں وہ ولایت فطری پر ہیں جیسے حضور غوث پاک مجدد الف ثانیؒ چنانچہ حضور غوث الثقلین نے کبھی رمضان کے دن میں والدہ کا دودھ نہ پیا

آپ کا دودھ پینا یا نہ پینا چاند ہو جانے یا نہ ہونے کی علامت ہوتی تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پیدا ہوتے ہی اپنی ماں کی عصمت کی گواہی دی اور اپنی نبوت کا اعلان فرمایا تھا۔ ہر نبی ولی ضرور ہوگا اور ہر ولی نبی نہ ہوگا۔

(2) ولایتِ وہبی: وہ جو کسی اللہ والے کی نظر کرم سے حاصل ہو، حضور غوث پاک نے چوروں کو قطب بنا دیا۔ جو جادوگر موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں آئے وہ میدان میں آتے وقت کفر و فسق و فجور میں مبتلا تھے مگر موسیٰ علیہ السلام کی نگاہ فیض سے وہ آن کی آن میں مومن صحابی صابر شہید ہو گئے۔

(3) ولایت کسبی. وہ جو اپنی محنت اور عبادات وغیرہ سے حاصل ہو مگر ولایت کسبی سے ولایت وہبی یا فطری اعلیٰ ہے۔

اس آیت کی تفسیر: یہ سب کچھ بطور مقدمہ عرض کیا گیا اب آیت کی تفسیر پڑھیں اور ایمان تازہ کریں۔

marfat.com

اَلَآ اِنَّ اَولِیَآءَ اللہ جس مضمون کے انکار کا احتمال ہو وہاں عربی میں اَلَآ یا اِنَّ یا ھا وغیرہ حروف تنبیہ لائے جاتے ہیں کیونکہ رب کو علم تھا کہ اولیاء اللہ کے بہت سے منکر ہونے والے ہیں لہذا اس مضمون کو دو حروف تاکید سے شروع فرمایا اَلَآ، اِنَّ خبردار بے شک تحقیق اولیاء ولی کی جمع ہے ولی کے چند معنی ہیں قریب، دوست، ناصر و مددگار ولی جس جگہ ولی بمعنی قریب ہے یا بمعنی ناصر یا بمعنی دوست یعنی اللہ سے قریب رکھنے والے رب کے دوست یا اللہ کے دین کے مددگار یا اللہ کے دوست اولیاء اللہ کہلاتے ہیں۔ جن کو رب نے منتخب فرمایا۔ اور شیطان کے دوست جنہیں شیاطین یا ہمارے نفوس نے منتخب کیا وہ اولیاء الشیاطین یا اولیاء مِن دونِ اللہ یا حزب الشیاطین کہلاتے ہیں قرآن پاک نے اولیاء من دون اللہ کی سخت مذمت فرمائی اور ان کے ماننے والوں کو کافر بتایا اور اولیاء اللہ کے مناقب بیان کئے یہ آیت اولیاء اللہ کے مناقب و محامد کی ہے اسی لیے فرمایا اولیاء اللہ تاکہ اولیاء شیاطین نکل جائیں **لَاخَوفٌ عَلَیهِم وَلَاھُم یَحزَنُون** ۔ آئندہ نقصان کے خطرے کو خوف گذشتہ نقصان کے رنج کو غم کہا جاتا ہے یعنی اولیاء اللہ کو نہ آئندہ کا خوف ہے اور نہ گذشتہ کا غم وہ حضرات ان دونوں مصیبتوں سے دور ہیں۔

ایک نقطہ:

بجلی پاور ہاؤس میں بنتی ہے مگر تار اور کھمبوں کے ذریعہ شہروں قصبوں اور دیہاتوں تک پہنچ جاتی ہے پھر مختلف قمقموں سے مختلف روشنیاں حاصل کی جاتی ہیں اسی بجلی سے مشینیں چلتی ہیں اور بڑے بڑے کام لیے جاتے ہیں ایسی ہی مدینہ منورہ

marfat.com

ایمانی پاور ہاؤس ہے جہاں ایمانی بجلی تیار ہوتی ہے اور چاروں سلسلے چشتی قادری نقشبندی سروردی وغیرہ اس بجلی کے تار ہر سلسلہ کے مشائخ اس تار کے کھمبے اور اولیاء اللہ رنگ برنگے مختلف قمقمے چشتیوں، قادریوں، نقشبندیوں اور سہروردیوں میں ایک ہی بجلی کی رَو ہے مگر اُن کا اختلاف طریق مختلف قمقموں کی وجہ سے ہے پھر ان میں کوئی تیز پاور والا ہے کوئی ہلکا ہے کوئی جمالی جیسے بجلی کا کھمبا اکھیڑنے والا یا تار کاٹنے والا حکومت کا مجرم ہے ایسے ہی اولیاء اللہ کا مخالف حکومت الٰہیہ کا باغی۔

مشکواۃ شریف باب ذکر الیمن والشام میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا شام میں چالیس ابدال رہیں گئے جن کی برکت سے زمین والوں پر بارشیں ہوں گی اس کی شرح مرقاۃ میں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں ہمیشہ تین سو اولیاء حضرت آدم علیہ السلام کے نقشِ قدم پر رہیں گے چالیس حضرت موسیٰ علیہ اسلام کے اور سات حضرت ابراہیم علیہ اسلام کے قدم پر رہیں گے اور پانچ وہ رہیں گے جن کا قلب حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرح ہوگا۔ اور تین حضرت میکائیل علیہ السلام کے قلب پر اور ایک حضرت اسرافیل علیہ السلام کے قلب پر رہے گا اور جب ایک کا انتقال ہوگا تو ان تینوں میں سے کوئی اس جگہ قائم ہوگا۔ اور ان تین کی کمی ان پانچ میں سے اور پانچ کی کمی سات میں سے اور سات کی کمی چالیس میں سے اور چالیس کی کمی تین سو سے پوری کی جائے گی اور تین سو کی کمی عام مسلمانوں سے پوری کر دی جاتی ہے۔ (شان حبیب الرحمٰن)

اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَكَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ ۝ (پارہ 11)

جو لوگ ایمان لائے اور پرہیزگاری کی

marfat.com

اِن اَولِیَاءُ ہ' اِلَّا المُتَّقُو ن ہ (پ 9)

بے شک اولیاء تو پرہیز گار ہی ہیں۔

وَعِبَادُ الرَّحمٰنِ الَّذِینَ یَمشُونَ عَلَی الاَرضِ ھوناہ (پ 19)

ترجمہ: اور رحمٰن کے بندے ہیں جو کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں۔

قرآن پاک کی ان آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے واضع ترین الفاظ میں اولیاء اللہ کی پہچان بیان فرمائی کہ ولی وہ ہے جو صاحب ایمان ہونے کے ساتھ ساتھ متقی اور پرہیز گار بھی ہو۔ قرآن وسنت کا پابند ہو۔ خداوند کریم اور اس کے پیارے حبیب محمد مصطفےٰ ﷺ کا مطیع وفرمابردار ہو اگر وہ زمین پر چلے تو خوف خدا سے ڈر ڈر کر قدم رکھے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے زمین پر اکڑ اکڑ شیخی سے نہیں چلتے جب وہ چلتے ہیں تو خوف خدا کی وجہ سے ان کی نگاہیں نیچی ہوتی ہیں۔ قرآن پاک کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی پہچان یہ ہے۔

وَالَّذِینَ یَبِیتُونَ لِرَبِّھِم سُجَّدًاوَّ قِیَاماًہ (پ19)

ترجمہ: اور جو رات بسر کرتے ہیں اپنے رب کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اور کھڑے ہوئے۔

رات پوئے تے بے درداں نوں نیند پیاری آوے
درد منداں نوں یاد سجن دی ستیاں آن جگاوے

marfat.com

مجدددین وملت امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضاخان فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ

سوانح:۔

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔

نَحمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم

فخر کائنات رسالت مآب حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان اللہ یبعث لھذا الامتی علیٰ راسی کل مائتہ سنتہ من یجد بھا بنیھا

یعنی:

ہر صدی کے اختتام پر اس امت کے لئے اللہ تعالیٰ ایک مجدد ضرور بھیجے گا جوامت کے لئے اس کا دین تازہ کردے۔

مجدد:

جوامت مسلمہ کو فراموش کردہ احکام شریعت یاددلائے آقادوعالم ﷺ کی مردہ سنتوں کو زندہ فرمائے۔اوراپنی عالمانہ سطوت کے ذریعے کلمہ حق کا اعلان فرما کر باطل کا سر کچل دےاورحق کا علم بلند کردے اسے مجدد کہتے ہیں۔

marfat.com

تیرھویں صدی کے آخر میں جب انگریز کی سرپرستی میں سارے ہندوستان میں نیچریت، دہریت، وہابیت اور دیوبندیت کی بادِ سموم چل رہی تھی۔ فضا ان کے بد عقائد سے آلودہ ہو چکی تھی چہار جانب الحاد بے دینی کے گھٹا ٹوپ اندھیرے چھا چکے تھے۔ تو اس دورِ ظلمت میں ایک عاشقِ رسول ﷺ اٹھا جس نے باطل کے اندھیرں میں حق کا چراغ روشن کیا اور جس کا قلم گستاخانِ رسول ﷺ پر قہرِ الٰہی کی بجلیاں بن کر گرا اور ان کے باطل عقائد کو جلا کر راکھ کر دیا۔ جس نے مسلمانوں کو انگریزوں اور ہندوؤں کی غلامی سے آزاد ہونے کا سبق دیا۔ پھر جس کے سامنے عرب و عجم حل و حرم کے بڑے بڑے علماء نے سرِ نیاز خم کیے دنیا اس عظیم ہستی کو اعلیٰ حضرت امام الشاہ محمد احمد رضا خاں فاضل بریلوی کے نام سے جانتی ہے۔

ولادت: آپ کی ولادت باسعادت 10 شوال المکرم ۱۲۷۲ھ مطابق 14 جون 1856ء، بروز ہفتہ وقت ظہر ہندوستان کے مشہور شہر بریلی (یوپی) محلہ جسولی میں ہوئی اعلیٰ حضرت نے اپنا سنہ ولادت اس آیت سے نکالا

اُولٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَاَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْه

ترجمہ: یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان نقش کر دیا اور اپنی طرف کی روح سے مدد فرمائی لہذا کہنا بالکل بجا اور درست ہے کہ اعلیٰ حضرت اللہ تعالیٰ کے ان خاص بندوں میں سے ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان نقش فرما دیا وہ عشقِ الٰہی اور محبت رسول ﷺ میں سرتاپا ڈوبے ہوئے تھے چنانچہ آپ خود فرماتے

marfat.com

ہیں اگر میرے دل کے دو ٹکڑے کر دیے جائیں تو خدا کی قسم ایک پر لکھا ہوگا
1)(**لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه** اور دوسرے پر لکھا ہوگا مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ۔

تحصیلِ علوم: اعلیٰ حضرتؒ نے چار سال کی عمر میں قرآن پاک ناظرہ پڑھ لیا۔
اکثر لوگ آپ کے القاب میں حافظ لکھ دیتے تھے آپ نے فرمایا ان بندگانِ خدا کا کہنا غلط نہ ہو مجھے قرآن پاک حفظ کر ہی لینا چاہیے۔ چنانچہ رمضان المبارک کے ایک مہینے میں پورا قرآن پاک حفظ فرمالیا گیا اگر حفظ کرنے کے وقت کو جمع کیا جائے تو پندرہ گھنٹے بنتے ہیں چھ سال کی عمر میں ماہ ربیع الاول میں منبر پر رونق افروز ہو کر ایک بڑے مجمع کی موجودگی میں تین گھنٹے میلاد شریف پر تقریر فرمائی آٹھ سال کی عمر میں فن نحو کی مشہور کتاب ہدایۃ النحو پڑھی اور علم خداداد کا یہ عالم تھا کہ اس چھوٹی عمر میں ہدایۃ النحو کی شرح عربی زبان میں لکھ ڈالی۔

بیعت:

اعلیٰ حضرت اپنے والدِ گرامی مولٰنا نقی علی خانؒ کے ہمراہ سید الاولیاء قطب زمانہ سید آلِ رسول صاحب مارہروی کی خدمت میں حاضر ہو کر سلسلہ قادریہ میں مشرف بیعت ہوئے مرشدِ برحق نے علومِ باطنی کی تکمیل فرمائی خلافت واجازت جمیع سلاسل اور سندِ حدیث سے مشرف فرمایا۔ بعد از بیعت حاضرین مجلس سے فرمایا قیامت میں اگر رب تعالیٰ مجھ سے سوال کرے گا۔ کہ تو میرے لئے کیا لایا ہے تو میں: احمد رضا. کو پیش کردوں گا

مجھے تین کاموں سے دلچسپی ہے اور ان کی لگن مجھے عطا کی گئی ہے۔

marfat.com

(1) سید المرسلین ﷺ کی حمایت کرنا۔ کیونکہ ہر ذلیل وہاں آپ کی شان میں توہین آمیز کلام سے زبان درازی کر رہا ہے میرے لیے یہی کافی ہے کہ میرا رب **اسے** قبول فرمائے گا۔ اور رب کی رحمت کے بارے میں میرا یہی ظن ہے جیسا کہ اس نے خود فرمایا ہے۔ میں اپنے بندے سے حسنِ ظن کے مطابق معاملہ فرماتا ہوں۔

(2) اس کے علاوہ دیگر بدعتیوں کی بیخ کنی جو دین کے دعویدار ہیں حالانکہ وہ مفسد محض ہیں۔

(3) حسبِ استطاعت اور واضح مذہب حنفی کے مطابق فتوی نویسی۔

کرامت:

اعلیٰ حضرتؒ بذریعہ ٹرین پیلی بھیت سے بریلی شریف لے جا رہے تھے۔ ٹرین نواب گنج کے اسٹیشن پر ایک دو منٹ کے لیے رکی نماز مغرب کا وقت ہو چکا تھا آپ احباب کے ساتھ پلیٹ فارم پر نماز کی ادائیگی کے لیے اترے احباب پریشان ہوئے کہ گاڑی چلی جائے گی۔

اعلیٰ حضرتؒ نے فرمایا فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں گاڑی ہمیں لے کر ہی جائے گی۔ چنانچہ اذان دلوا کر بڑے خشوع وخضوع سے باجماعت نماز شروع کر دی۔ ادھر ڈرائیور نے انجن چلایا لیکن وہ ایک انچ بھی آگے نہ بڑھا ڈرائیور نے انجن کو پیچھے کی طرف چلایا تو وہ چل پڑا اس نے دوبارہ آگے کی طرف چلایا۔ تو انجن پہلے والی جگہ پر آ کر بند ہو گیا ایک آواز بلند ہوئی کہ دیکھو وہ درویش نماز ادا کر رہا ہے اسی وجہ سے ریل نہیں چل رہی لوگ آپ کے گرد جمع ہو گئے انگریز گارڈ جو حیران تھا۔ بڑے ادب سے

marfat.com

آپ کے قریب بیٹھ گیا۔ جونہی آپ نماز سے فارغ ہو کر ریل میں سوار ہوئے تو ریل چل پڑھی انگریز گارڈ آپ سے متعارف ہوا اور اپنے بیوی بچوں سمیت بریلوی شریف حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

سونے کا طریقہ: آپ ہمیشہ بشکل نام اقدس محمد ﷺ سویا کرتے تھے اس طرح کہ دونوں ہاتھ ملا کر سر کے نیچے رکھتے اور پاؤں سمیٹ لیتے جس سے سر میم کہنیاں کمر میم پاؤں دال بن کر گویا نام پاک محمد ﷺ کا نقشہ بن جاتا۔

نسخہ قرآن کی تصیح: ایک روز استاد صاحب آپ کو قرآن حکیم کا سبق پڑھا رہے تھے کہ ایک آیت کریمہ میں ایک لفظ بار بار اُنہیں بتاتے لیکن اعلیٰ حضرت استاد صاحب کے بتانے کے مطابق نہ پڑھتے استاد صاحب زیر پڑھاتے مگر آپ زبر پڑھتے یہ حال دیکھ کر آپ کے دادا جان جو پاس ہی موجود تھے انہوں نے آپ کو اپنے پاس بلایا اور قرآن پاک کا نسخہ منگوا کر دیکھا۔ تو اس لفظ پر کاتب سے اعرابی غلطی ہوگئی تھی۔ جس کی تصیح نہ ہو سکی تھی۔ آپ کے دادا جان نے اس غلطی کو دور فرمادیا اور بڑی شفقت اور محبت سے دریافت فرمایا۔ بیٹا جس طرح مولوی صاحب پڑھاتے تھے کیوں نہیں پڑھتے تھے جواباً عرض کیا میں ارادہ کرتا لیکن کوئی میری زبان پکڑ لیتا تھا

(انوار رضا صفحہ ۳۹۲)

قوتِ حافظہ: آپ کی قوت حافظہ کا یہ عالم تھا کہ اپنے استاد صاحب سے جو سبق پڑھتے اسے ایک دو دفعہ دہرانے کے بعد وہ کتاب بند کر دی استاد صاحب سبق سنتے تو

marfat.com

لفظ بلفظ سنا دیتے روزانہ کی یہ کیفیت دیکھ کر استاد صاحب بہت حیران ہوئے ایک روز کہنے لگے امن میاں (یہ آپ کا بچپن کا نام ہے) تم آدمی ہو یا جن مجھے پڑھاتے دیر لگتی ہے تمہیں یاد کرنے میں دیر نہیں لگتی:

ایک دفعہ ایک شاگرد نے آکر السلام علیکم عرض کیا تو استاد صاحب نے فرمایا جیتے رہو بیٹا اعلیٰ حضرت نے عرض کیا استاد جی یہ سلام کا جواب تو نہ ہوا وعلیکم السلام کہنا چاہیے تھا اس قسم کے کئی واقعات پیش آنے کے بعد استاد صاحب کمرے میں لے گئے فرمایا سچ بتاؤ تم جن ہو آپ نے عرض کی میں انسان ہوں بس اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم شاملِ حال ہے۔(انوارِ رضا ۳۶۲)

احترامِ سادات: ایک مرتبہ آپ کے عقیدت مند آپ کو اپنے گھر میں لے جانے کے لیے پالکی والوں کو ساتھ لائے۔آپ کو پالکی میں بیٹھایا گیا اور پالکی اٹھی دائیں بائیں نیاز مند براتیوں کی طرح ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ابھی تھوڑی ہی دور گئے تھے آپ نے پالکی سے آواز دی کہ اے کہارو پالکی نیچے رکھ دو آپ کے حکم کے مطابق پالکی نیچے رکھ دی گئی ساتھ چلنے والے بھی رک گئے آپ پریشانی کے عالم میں پالکی سے باہر آئے آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور پالکی اٹھانے والے کہاروں سے کہا آپ لوگوں میں کوئی آلِ رسول ﷺ بھی ہے رسول ﷺ کے واسطے سے بتاؤ مجھے ان پالکی اٹھانے والوں میں خونِ رسول کی مہک آرہی ہے اس سوال پر ایک کا رنگ فق ہو گیا اور پیشانی پر غیرت وحیا کے آثار نمودار ہوئے آپ سمجھ گئے کہ یہی وہ سید شخص ہے آپ نے اس سے پوچھا تو غریب سیدزادے نے جواب دیا۔ جناب مزدوری سے کام

marfat.com

لیا جاتا ہے۔ ذات نہیں پوچھی جاتی آہ آپ نے میرے جد امجد کا واسطہ دے کر پوچھا ہے۔ سمجھ لیجے میں ہی اس چمنستان کا مرجھایا ہوا پھول ہوں چند ماہ سے اس شہر میں آیا ہوں کوئی ہنر نہیں جانتا کہ اسے ذریعہ معاش بنا سکوں اس لئے ان کہاروں کے ساتھ مزدوری کرتا ہوں اور اپنے بچوں کا پیٹ پالتا ہوں ابھی مزدور کی بات ختم نہ ہوئی تھی کہ لوگوں نے پہلی مرتبہ یہ رقت آمیز منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ عالم اسلام کے نامور عالم دین کی دستار اس سید زادے کے قدموں پر ہے۔ آنسوؤں کی لڑیاں بہہ رہی ہیں اور اعلیٰ حضرت اس مزدور سید زادے سے معافی مانگ رہے ہیں کہ مجھے معاف فرما دو۔ بے خبری میں مجھ سے خطا ہو گئی جن کے نعلین پاک کا تاج میرے سر کا سب سے بڑا اعزاز ہے ان کے کندھوں پر میں نے سواری کی ہے۔ قیامت کے دن اگر مجھے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھ لیا، کہ اے احمد رضا میرے فرزند کا دوشِ نازنین اس لیے تھا کہ وہ تیری سواری کا بوجھ اٹھائے تو میں کیا جواب دوں گا۔ سید زادے نے جواب دیا۔ جناب مین نے معاف کیا۔ آپ نے فرمایا میری اس خطا کی معافی تب ہو گی کہ تم پالکی میں بیٹھو اور احمد رضا اس پالکی کو اٹھائے۔ انوار رضا ۳۶۳

ذکرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم: اعلیٰ حضرت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہمہ تن جود و کرم بنا کر بھیجا ہے ہمیں بھیک مانگنے کو آپ کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہونے کا حکم فرمایا۔ ہمیں فخر اور ناز ہے کہ ہم

marfat.com

آپ کے در کے بھکاری ہیں۔ کوئی کسی تھانیدار کا منگتا ہے کوئی کسی نمبردار کا منگتا ہے تحصیلدار کا منگتا ہے کوئی کسی امیر کا منگتا ہے کوئی کسی وزیر کا منگتا ہے مگر احمد رضا کو ناز ہے کہ وہ اپنے نبی مختار کا منگتا ہے۔ اسی لیے جب آپ کو ریاست نان پارہ کے والی کی شان میں قصیدہ لکھنے کی درخواست کی گئی تو آپ نے اس کے جواب میں نعت شریف لکھی۔ جس کا آخری شعر یہ ہے۔

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہ ناں نہیں

سبحان اللہ: عقیدہ ہو تو ایسا ہو۔ آپ اپنے آقا و مولا ﷺ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں

تمہیں جانا تمہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

حاضری دربارِ حبیب: جب آپ بارگاہ بے کس پناہ کے روضہ اقدس کی مقدس جالیوں کے سامنے کھڑے ہوئے یہ وہ مقام ہے جہاں ہر روز ستر ہزار ملائکہ درود و سلام کا نذرانہ پیش کرنے آتے ہیں عرش والے صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں اور فرش والے بھی صلوٰۃ و سلام پڑھ رہے ہیں اعلیٰ حضرت بھی عشق و مستی میں سوز و گداز سے اپنے آقا و مولیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں صلوٰۃ و سلام پڑھنا شروع کیا پہلے تو مدینہ منورہ سے ہزاروں میل دور اس پیارے آقا ﷺ کے عشق و محبت میں سرشار ہو کر پڑھا کرتے تھے۔

کعبے کے بدر الدجےٰ تم پہ کروڑوں درود

marfat.com

طیبہ کے شمس الدجےٰ تم پہ کروڑوں درود
شافعِ روزِ جزا تم پہ کروڑوں درود
دافعِ جملہ بلا تم پہ کروڑوں درود

آج یہ عاشقِ رسول ہند میں نہیں بلکہ مدینے کے تاجدار کے دربار گوہر بار کے سامنے کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام کا نذرانہ یوں پیش کر رہے ہیں۔

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
شہر یارِ ارم تاجدارِ حرم
نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

لبوں کی حرکت ساتھ ساتھ دل بھی حرکت میں ہے آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں بہہ رہی ہیں آخر بارگاہِ محبوبِ کبریا سید الانبیاء ﷺ میں دستِ سوال دراز کر کے تمنائے زیارت کی مگر یہ اس وقت قبول نہ ہوئی یہ بھی ایک ادا محبوبانہ تھی اس کے سبب اعلیٰ حضرتؒ کے دل میں اور زیادہ تڑپ پیدا ہوگئی اس عالمِ وجد میں سرکارِ عالم ﷺ کی شان میں زبان سے یہ نعت شریف جاری ہوگئی۔

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں
تیرے در سے جو یار پھرتے ہیں
دربدریوں ہی خوار پھرتے ہیں

اس کے آخر میں اپنی طرف سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں۔

کوئی کیوں پوچھے تیری بات اے رضا
تجھ سے شہدا ہزار پھرتے ہیں

marfat.com

پھر یہ نعت شریف آپ نے سنہری جالیوں کے سامنے کھڑے ہو کر پڑھی اس کے بعد پھر اپنا سوال پیش کیا سوال بھی عظیم تھا۔ اور سائل علماء کا سردار تصوف کی دنیا کا شہسوار تھا عشق و مستی کا تاجدار تھا ادھر دربار بھی بڑا دربار تھا، جہاں کسی سائل کو خالی ہاتھ واپس نہیں کیا جاتا۔

یہ دربار محمد ہے یہاں اپنوں کا کیا کہنا
یہاں سے ہاتھ خالی غیر بھی جایا نہیں کرتے

آپ کے مقدر کا ستارہ چمکا اور رحمت دو عالم ﷺ نے اپنے محب صادق کو عالمِ بیداری میں شرف زیارت سے مشرف و سرفراز فرمایا اسی لیے تو آپ پکار اٹھے۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے
میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے

مقبول بارگاہِ رسالت: اعلیٰ حضرتؒ اپنے آخری لمحات میں نہ صرف بڑے مطمئن تھے بلکہ اپنے اس سفر کے بہت مشتاق بھی دکھائی دیتے تھے۔ اس لیے کہ آپ مقبول بارگاہِ رسالت تھے اور آپ کا اس وقت بارگاہِ رسالت میں انتظار ہو رہا تھا۔ اہل نظر حضرات اس کیفیت سے خوب آگاہ تھے لیکن سرکار دو عالم ﷺ نے عوام میں بھی اس بات کا اعلان کروا دیا، اس کا ذریعہ یہ کہ ادھر ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ بروز جمعۃ المبارک دو پہر دو بج کر 38 منٹ پر عاشق رسول ﷺ سرکار اعلیٰ حضرتؒ اس دنیائے فانی سے رحلت فرما رہے تھے ادھر بیت المقدس کے ایک شامی بزرگ انہی لمحات میں خواب کی حالت میں دربار رسالت میں حاضر تھے سرکارِ دو عالم ﷺ

marfat.com

کے دربار گوہر بار میں جلوہ افروز تھے صحابہ کرام بھی حاضر تھے لیکن اس نورانی مجلس پر سکوت طاری تھا ایسا محسوس ہوتا تھا کہ کسی آنے والے کا انتظار ہو رہا ہے وہ شامی بزرگ سرکارِ دو عالم ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں عرض کرتے ہیں فداک ابی وامی، (حضور علیہ السلام) آپ پر میرے ماں باپ قربان کس کا انتظار ہو رہا ہے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا احمد رضا کا انتظار ہے۔ عرض کیا حضور ﷺ احمد رضا کون ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا ہندوستان میں بریلی کے باشندے ہیں وہ بزرگ جب بیدار ہوئے تو انہیں اشتیاق ہوا کہ وہ اس ہستی سے ملاقات کریں جس کو سرکارِ دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں اس قدر مقبولیت حاصل ہے۔ چنانچہ انہوں نے پتہ لگایا تو انہیں معلوم ہوا کہ احمد رضا ہندوستان کے بہت بڑے جلیل القدر عالمِ دین ہیں اور اب تک حیات ہیں پھر ان کے دل میں اعلیٰ حضرت کی زیارت کا شوق ہوا اور ہندوستان جانے کا سفر شروع کیا ہندوستان پہنچ کر بریلی کا پتہ کیا وہاں پہنچے تو معلوم ہوا جس عاشق رسول کی زیارت کو آیا ہوں وہ اس فانی دنیا سے رحلت فرما چکے ہیں۔ یہ بات سن کر اس شامی بزرگ کو انتہائی افسوس ہوا اور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت قدس سرہ العزیز کی زیارت کی حسرت ان کے دل میں ہی رہ گئی۔

تاریخ وصال:۔ 25 صفر المظفر ۱۳۴۰ھ بروز جمعۃ المبارک دو پہر دو بج کر 38 منٹ پر عاشق رسول سرکار اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ اس دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون**۔

قرب خاص: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ مَن عَادٰلِیَ وَلِیاً فَقَد

marfat.com

اَذَنتهٗ بِالحرب

بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے تو میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں۔

وَمَا تقرَّبَ اِلَیَّ عَبدِی بِشَئیٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افتَرَفتَ عَلَیهِ وَمَا یَزَالَ عَبدِی یَتقَرَّبَ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبُّه، فَاِذَا اَحبَبتُـه، ۔اور فرائض سے بڑھ کر مجھے کوئی ایسی چیز محبوب نہیں جس کے ساتھ بندہ میرا قرب حاصل کرے اور بندہ ہمیشہ نوافل کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس کو محبوب بنالیتا ہوں اور جب وہ میرا محبوب بن جاتا ہے۔ **کُنتُ سَمعَهُ اَلَّذِی یَسمَعُ بِه** تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ سنتا ہے۔ **وَبَصَرَهُ اَلَّذِی یُبصِرُبِه** اور اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ **وَیَدَہُ اَلَّتِی یَبطِشُ بِهَا وَرِجلَهُ الَّتِیَ یَمشِی بِهَا وَاِن سَاَلَنِی اَعطَیتُه، وَلَئِن استَعَاذَنِی لَاُعِیذَنَّه، بخاری شریف**

ہاتھ بن جاتا ہوں جن کے ساتھ وہ پکڑتا ہے پاؤں بن جاتا ہوں جن کے ساتھ وہ چلتا ہے۔ اور مجھ سے کچھ مانگے تو عطا کرتا ہوں اور پناہ چاہے تو پناہ دیتا ہوں۔

آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرے گا **فقَالَ المَرءُ مَعَ مَن اَحَبَّ**

پس فرمایا انسان اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت ہوگی۔

جس کو حضور علیہ السلام سے محبت ہوگی وہ آپ کے ساتھ ہوگا۔

marfat.com

جس کو حضرت ابوبکرؓ سے محبت ہوگی وہ ان کے ساتھ ہوگا۔
جس کو فاروق اعظمؓ سے محبت ہوگی وہ ان کے ساتھ ہوگا۔
جس کو عثمان غنیؓ سے محبت ہوگی وہ ان کے ساتھ ہوگا۔
جس کو مولا علیؓ سے محبت ہوگی وہ ان کے ساتھ ہوگا۔
جس کو کربلا والوں سے محبت ہوگی وہ ان کے ساتھ ہوگا۔
جس کو غوث الاعظمؒ سے محبت ہوگی وہ ان کے ساتھ ہوگا۔
جس کو اولیاءِ کرام سے محبت ہوگی وہ ان کے ساتھ ہوگا۔
جس کو مجدد الف ثانیؒ سے محبت ہوگی وہ ان کے ساتھ ہوگا
جس کو داتا علی ہجویریؒ سے محبت ہوگی وہ ان کے ساتھ ہوگا
جس کو خواجہ اجمیریؒ سے محبت ہوگی وہ ان کے ساتھ ہوگا
جس کو بابا فریدالدینؒ سے محبت ہوگی وہ ان کے ساتھ ہوگا
جس کو خواجہ رکن الدینؒ سے محبت ہوگی وہ ان کے ساتھ ہوگا
جس کو خواجہ شمس الدینؒ سے محبت ہوگی وہ ان کے ساتھ ہوگا
جس کو خواجہ قمر الدینؒ سے محبت ہوگی وہ ان کے ساتھ ہوگا
جس کو مہر علی شاہؒ سے محبت ہوگی وہ ان کے ساتھ ہوگا
جس کو پیر جماعت علیؒ سے محبت ہوگی وہ ان کے ساتھ ہوگا
جسکو میاں شیر محمد شرقپوری سے محبت ہوگی وہ ان کے ساتھ ہوگا
جس کو میاں میر الہٰؒ سے محبت ہوگی وہ ان کے ساتھ ہوگا
جس کو شاہ اسماعیل سے محبت ہوگی وہ ان کے ساتھ ہوگا
جس کو اعلیٰحضرت الشاہ احمد رضا خاں سے محبت ہوگی وہ اُن کے ساتھ ہوگا۔

marfat.com

ایماندار مرد ہو یا عورت جو اچھے عمل کرے

مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَنُحۡيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ج وَلَنَجۡزِيَنَّهُمۡ اَجۡرَهُمۡ بِاَحۡسَنِ مَاكَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۔ (النحل پ ۱۴)

ترجمہ: جو بھی نیک کام کرے مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو۔ تو ہم اسے عطا کریں گے ایک پاکیزہ زندگی اور ہم ضرور دیں گے انھیں ان کا اجر ان کے اچھے کاموں کے عوض جو وہ کیا کرتے تھے۔

حضرات گرامی: اللہ تعالیٰ کی جو بھی عبادت اخلاص کے ساتھ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی جزا دنیا اور آخرت میں عطا فرمائے گا۔ مگر وہ مومن ہو۔ اس کے سینہ میں نور ایمان کی شمع روشن ہو دل میں خوف خدا اور عشق مصطفےٰ ﷺ ہو۔

وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۝ ۔

ترجمہ:۔ اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہی جنتی ہیں وہ اس جنت میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ (البقرۃ ۸۲ پ ۱)

حضرات گرامی:۔ ان آیات سے معلوم ہوا دین و دنیا کی کامیابی اور عظمتیں، برکتیں، بشارتیں مومن کے لیے ہیں مگر یہ تو پتا چلے گا کہ مومن کون ہے آیئے اللہ کے رسول کریم ﷺ کی پیاری زبان سے جو ارشاد نکلا پڑھیے۔

marfat.com

لَا یُؤمِنُ اَحَدُکُم حَتّٰی اَکُونَ اَحَبَّ اِلَیهِ مِن وَالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجمَعِینَ۔

ترجمہ:۔ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوگا جب تک کہ میں اس کو اس کے ماں باپ اولاد اور دوسرے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

تذکرہ اولیاء کرام کفارۃ سیئات ھے

حضور اکرم ﷺ نے اعلان فرمایا

ذِکرُ الانبیَاءِ مِنَ العِبَادَۃِ وَ ذِکرُ الصَّالِحِینَ کَفَّارَۃٌ

(فتح الکبیر جلد ۳ ص ۲۰)

ترجمہ:۔ یعنی ذکر انبیاء عبادت ہے اور ذکر صالحین کفارہ سیئات ہے۔

لوح محفوظ است پیش اولیاء
از چہ محفوظ است محفوظ اولیاء

مدینے کے گدا دیکھے ہیں دنیا کے امام اکثر
بدل دیتے ہیں تقدیریں محمد ﷺ کے غلام اکثر

نیک لوگوں کے پاس بیٹھے گا تو نیک بن جائے گا برے لوگوں کے پاس بیٹھے گا تو برا بن جائے گا۔

صحبت صالح ترا صالح کند ۔ صحبت طالع ترا طالع کند

marfat.com

علامہ ڈاکٹر محمد اقبال فرماتے ہیں:

تمنا درد دل ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں
نہ تاج و تخت میں نہ لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مرد قلندر کی بارگاہ میں ہے
وہ بات کیا ہے وہ راز کیا ہے وہ اسرار کیا ہے
نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اولیاء کرام کی محبت نصیب فرمائے جن کے پاس حاضر ہونے سے ہر مشکل دور ہو جاتی ہے۔ ان کے دروازوں سے کوئی خالی نہیں جاتا بلکہ جو بھی آتا ہے جھولی بھر کر جاتا ہے۔

بیمار آتا ہے تو شفا پا کر جاتا ہے -- دکھ والا آتا ہے تو شفا پا کر جاتا ہے
بے چین آتا ہے تو وہ سکون لے کر جاتا ہے بے مراد آتا ہے تو بامراد ہو کر جاتا ہے
بے اولاد آتا ہے تو صاحب اولاد بن کر جاتا ہے۔
بدنصیب آتا ہے تو خوش نصیب ہو کر جاتا ہے
گنہگار آتا ہے تو پرہیزگار بن جاتا ہے دوزخی آتا ہے تو جنتی ہو کر جاتا ہے
اور سچ پوچھو تو
چور آتا ہے تو قطب بن جاتا ہے
نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی -- بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

marfat.com

علامہ ڈاکٹر محمد اقبال نے کہا ہے۔

کون اندازہ کر سکتا ہے اس کے زور بازو کا
نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی ایک پہچان یہ بھی ہے۔ کہ وہ سار ی ساری رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزارتے ہیں سرکارِ بغداد چالیس سال عشاء کے وضو کے ساتھ فجر کی نماز ادا کی۔ سرکار امام اعظم ابو حنیفہ نے چالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی۔ رمضان شریف میں آپ اکسٹھ مرتبہ قرآن مجید ختم کرتے یعنی ایک مرتبہ دن میں قرآن پاک ختم فرماتے اور ایک رات میں، اور ایک مرتبہ تراویح کی نماز میں تلاوت فرماتے یہ مقبولان بارگاہ خداوندی ساری ساری رات عبادت میں گزارتے ہیں۔

☆ **ولی کی پہچان**:۔ **اَلَّذِینَ اٰمَنُو اوَکَا نُو یَتَّقُونَ** (یونس ٦٢)

ترجمہ:۔ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور پرہیز گاری کرتے رہے

حضرات:۔ ولی اللہ وہ ہے جو فرائض سے قُرب الٰہی حاصل کرے اور اطاعت الٰہی میں مشغول رہے اور اس کا دل نورِ جلال الٰہی کی معرفت میں مستغرق ہو جب دیکھے دلائل قدرت الٰہی دیکھے جب سنے اللہ کی آیتیں ہی سنے جب بولے تو اپنے رب کی حمد وثنا ہی کے ساتھ بولے جب حرکت کرے اطاعت الٰہی میں حرکت کرے جب کوشش کرے اس امر میں کوشش کرے جو ذریعہ قرب الٰہی ہو اللہ کریم کے ذکر سے نہ تھکے اور چشم دل سے خدا کے سوا غیر کو نہ دیکھے یہ صفات اولیاء کاملین کی ہے۔

marfat.com

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ

آپ بلخ کے سلطان اور عظیم المرتبت حکمران تھے ایک مرتبہ رات کو شاہی محل میں نرم و نازک بستر پر آرام فرما تھے۔ کہ اچانک محل کی چھت پر کسی کے چلنے کی آہٹ محسوس ہوئی تو آنکھ کھل گئی اور سوچا کہ یہ کون ہے جو شاہی محل کی چھت پر چل رہا ہے۔ کیا اسے معلوم نہیں شہنشاہ بلخ اس چھت کے نیچے آرام فرما ہیں۔ آخر کار آواز دی کون ہے جو اس وقت شاہی محل کی چھت پر چل پھر رہا ہے کون ہے جس کے قدموں کی آہٹ نے شہنشاہ وقت کی نیند اچاٹ کر دی ہے۔ اوپر سے آواز آئی اے شہنشاہ وقت اے دنیا کے بادشاہ ہمارے اونٹ گم ہو گئے ہیں اور ہم انہیں تلاش کر رہے ہیں ابراہیم بن ادھم نے حیران ہو کر کہا اے بندہ خدا اونٹ بھی چھتوں پر پھرا کرتے ہیں انہوں نے جواب دیا۔

پس بگفتندش کہ تو بر تخت وجاہ
چوں ہمی جوئی ملاقات اِلٰہ

(اونٹ چھت پر نہیں چل سکتے تو تم جاہ دنیا کے تخت پر خدا تعالیٰ کی ملاقات کس طرح کر سکتے ہو) اگر چھت پر اونٹ نہیں مل سکتے تو نرم و گداز بستر پر سو کر خدا تعالیٰ بھی نہیں مل سکتا اس بات کا سننا تھا کہ آپ لرز کر رہ گئے اور عجیب سی کیفیت طاری ہو گئی۔

دوسرے دن جب شاہی دربار لگا ہوا تھا کہ ایک بہت ہی ذی حشم شخص دربار میں آپہنچا اور حاضرین پر ایسا رعب طاری ہوا کہ کسی کو کچھ پوچھنے کی ہمت نہ ہوئی۔۔ اور وہ شخص

marfat.com

تیزی کے ساتھ تختِ شاہی کے نزدیک پہنچ کر چاروں طرف کچھ دیکھنے لگا۔ جب ابراہیم بنؒ ادھم نے پوچھا تم کون ہو اور کس کی تلاش میں ادھر آئے ہو۔ تو اس مرد خدا نے جواب دیا کہ اس سرائے میں قیام کرنے کے ارادہ سے آیا ہوں شہنشاہ نے کہا اے مرد خدا یہ سرائے نہیں بلکہ شاہی دربار ہے اس نے سوال کیا کہ آپ سے پہلے یہاں کون آیا تھا۔ بادشاہ نے کہا کہ میرے آباؤ اجداد غرضیکہ اسی طرح کئی پشتوں تک پوچھنے کے بعد فرمایا کہ آپ کے بعد یہاں کون رہے گا کہا میری اولادیں اس شخص نے کہا ذرا تصور کیجئے کہ جس جگہ اتنے لوگ آکر چلے گئے کسی کو یہاں ہمیشہ رہنا نصیب نہ ہو سکا وہ سرائے نہیں تو اور کیا ہے۔ یہ کہہ کر وہ شخص اچانک غائب ہو گیا ابراہیم بنؒ ادھم چونکہ رات ہی کے واقعہ سے بہت مضطرب تھے اس لئے اس واقعہ نے اور بھی بے چین کر دیا۔ دل میں عشق الٰہی کا دریا پوری قوت سے موجزن ہو گیا۔

عشق کرم دا زلی قطرہ تیں میں دے وس ناہیں
اکناں لبھدیاں ہتھ نہ آوے اکناں دے وچ راہیں

آپ اس مرد حق کی تلاش کے لیے شاہی دربار سے باہر نکل پڑے۔ ایک جگہ پھر ملاقات ہوئی تو اُن سے نام دریافت کیا۔ تو انہوں نے کہا کہ میرا نام خضر علیہ السلام ہے پھر غیب سے ندا آئی اب ابراہیم! موت سے قبل بیدار ہو جا۔ اس صدائے حق نے آپ کو اور گرما دیا اور آپ نے تخت وتاج کو چھوڑا۔ اور عبادت الٰہی میں مصروف ہو گئے۔ تذکرۃ الاولیاء۔

2 ایک سال حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ ہر قدم پر دو نفل پڑھتے چودہ سال میں مکہ مکرمہ حج بیت اللہ کے لیے پہنچے خانہ کعبہ پہنچے تو کعبہ نظر نہ آیا پوچھا یا خدا۔

marfat.com

کعبہ کہاں گیا؟ جواب آیا۔ رابعہ بصریؒ کے استقبال کے لیے گیا ہے۔ حضرت ابراہیم ادھمؒ نے دیکھا کہ رابعہؒ ہاتھ میں عصا لیے آرہی ہے رابعہؒ کے آتے ہی کعبہ شریف بھی نظر آنے لگا۔ ابراہیم ادھمؒ نے پوچھا۔ رابعہؒ تو نے دنیا میں کیا شور مچا رکھا ہے۔ رابعہؒ نے جواب دیا کہ شور تو تم نے مچا رکھا۔ جو چودہ سال میں یہاں پہنچے ہو حضرت ابراہیم ادھمؒ نے کہا۔ میں نماز میں آرہا ہوں۔ رابعہؒ نے فرمایا میں نیاز میں رہی ہوں نماز والوں کو کعبہ آکر بھی کعبہ نظر نہیں آتا۔ اور نیاز والوں کا کعبہ خود استقبال کرنے جاتا ہے۔

3 حضرت ابراہیم ادھمؒ نے ایک رات بارگاہ خداوندی میں عرض کی۔ اے اللہ جنت میں جو میری رفیقہ ہوگی وہ مجھے دکھا دے آواز آئی عراق کے جنگل میں بکریاں چرا رہی ہے۔ نام اُس کا سلامہ ہے وہ تیری جنت میں رفیقہ ہوگی۔ ابراہیم ادھمؒ وہاں پہنچے دیکھا کہ واقعی ایک عورت بکریاں چرا رہی ہے۔ ابراہیم ادھمؒ نے فریاما اسلام علیک یا سلامہ اُس نے جواب دیا۔ وعلیک السلام یا ابراہیم ادھمؒ۔ پوچھا۔ تجھے میرا نام کس نے بتایا۔ جواب دیا جس نے مجھے تیری رفیقہ بنایا۔

نزہۃ المجالس جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 58

☆ حضرت ابراہیم ادھمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک فرشتہ کو دیکھا میں نے پوچھا کیوں آئے ہو۔ **فقال نزکت اکتب المحبین** کہ میں اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والوں کے نام لکھنے آیا ہوں۔

☆ حضرت ابراہیم ادھمؒ فرماتے ہیں میں نے اس سے پوچھا **ھل انا منھم** کہ ان میں میرا نام بھی ہے اس نے کہا نہیں۔ **فقلت اذ اکتبم**

marfat.com

فاکتب ابراھیم محبت المجبین ۔ فرماتے ہیں میں نے کہا جب تو ان کے نام لکھے تو نیچے یہ لکھ دینا کہ ابراہیم اللہ سے محبت کرنے والوں سے محبت کرتا ہے فرشتہ نے کہا قد **امرنی ربی فی ھذہ الساعتم ان اکتبك فی اولھم** ۔ کہ مجھے ابھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا ہے کہ ابرہیمؒ کا نام سب سے پہلے لکھوں۔

☆ ایک روز کسی بزرگ کے ہمراہ ایک پہاڑ پر تھے دوران گفتگو اُس بزرگ نے آپ سے سوال کیا کہ مرد کے کمال کی کیا علامت ہے فرمایا اگر پہاڑ کو چلنے کا حکم دے تو وہ فوراً چلنے لگے اتنا فرمایا تھا کہ پہاڑ چلنے لگا فرمایا میں نے تجھے نہیں کہا تھا وہ پہاڑ ٹھہر گیا۔

☆ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت ابراہیمؒ کے ہمراہ کشتی میں سوار تھا۔ کہ طوفان آ گیا چنانچہ غیب سے آواز آئی کشتی والو غرق ہونے کا فکر نہ کرو کیونکہ ابراہیمؒ تمھارے ساتھ ہے۔ اچانک طوفان کی ایک لہر اٹھی۔ اور کشتی ہچکولے کھانے لگی لوگ رونے لگے آپ کے پاس قرآن مجید تھا۔ عرض کی یا الٰہی کیا تو اس کشتی کو غرق کردے گا۔ جس میں تیرا قران پاک ہو۔ آواز آئی نہیں۔ ہم ایسا نہیں کریں گے۔

☆ دریائے دجلہ کے کنارے بیٹھ کر اپنی گدڑی سی رہے تھے کہ ایک شخص نے سوال کیا اے ابراہیمؒ بلغ کی بادشاہی چھوڑ کر تم نے کیا حاصل کیا۔ یہ سنتے ہی آپ نے اپنی سوئی دریائے دجلہ میں پھینک دی اور فرمایا کہ میری سوئی لا دو۔ اس حکم پر ہزاروں مچھلیاں اپنے اپنے منہ میں سونے کی سوئیاں لے کر پانی کی سطح پر آگئیں آپ نے دیکھ کر فرمایا نہیں نہیں مجھے اپنی سوئی چاہیے اتنے میں ایک مچھلی نے وہی سوئی لا کر

marfat.com

پیش کردی آپ نے اس شخص سے فرمایا کہ بلغ کی بادشاہی چھوڑنے کا صلہ تم نے دیکھ لیا۔ جب میں بلغ کے تخت پر تھا۔ تو صرف انسان ہی میرے مطیع تھے۔ اب تخت و تاج کو چھوڑ کر فقر و درویشی کا لباس پہن لیا ہے تو دریاؤں کی مچھلیاں بھی میرا حکم مانتی ہیں۔

☆ کسی نے آپ سے پوچھا کیا سبب ہے کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو قبول نہیں کرتا۔ فرمایا تم لوگ خدا کو مانتے ہو لیکن اس کی اطاعت نہیں کرتے۔ رسول اللہ ﷺ کو مانتے ہو۔ مگر ان کی پیروی نہیں کرتے ہو۔ قرآن پاک پڑھتے ہو۔ لیکن اس پر عمل نہیں کرتے۔ شیطان کو دشمن سمجھتے ہو مگر اُس سے دور نہیں بھاگتے موت کو برحق سمجھتے ہو مگر اُس کا سامان نہیں کرتے بھلا جو شخص ایسا ہو اس کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے۔

کشکول اخلاق

گناہ کرنے پر بھی اللہ تعالیٰ چار احسان کرتا ہے

(۱)۔ رزق بند نہیں کرتا۔ (۲)۔ گناہ ظاہر نہیں کرتا (۳)۔ عذاب نازل نہیں کرتا (۴)۔ صحت موقوف نہیں کرتا

شمع ہدایت

ایک شخص نے حضرت ابراہیمؒ ادھم سے نصیحت چاہی آپ نے فرمایا بندھے ہوئے کو آزاد کر دے اور آزاد کو بند کر دے۔ اس نے عرض کی میں آپ کا مطلب سمجھا نہیں آپ نے فرمایا اپنی بند تھیلیاں کھول دے اور کھلی ہوئی زبان بند کر دے۔

☆ ایک اور شخص نے عرض کیا۔ اے شیخ میں اپنے آپ پر بہت ظلم کر چکا ہوں

marfat.com

مجھے نصیحت فرمائیے فرمایا اگر تم منظور کرو تو چھ باتیں بتاتا ہوں۔

1۔ جب تم اللہ کی نافرمانی کرو تو خدا کی دی ہوئی روزی نہ کھاؤ اُس نے کہا پھر کہاں سے کھاؤں فرمایا زیب نہیں دیتا کہ جس کی روزی کھاؤ اس کی نافرمان کرو۔

2۔ یہ کہ جب گناہ کرنے کا ارادہ کرو تو اللہ تعالیٰ کی بادشاہی سے نکل کر کرو اس نے عرض کیا۔ساری کائنات اس کی ہے۔آپ نے فرمایا یہ نامناسب ہے کہ اسی ملک میں رہ کر گناہ کیا جائے۔

3۔ گناہ کرو تو ایسی جگہ کرو جہاں وہ دیکھ نہ رہا ہو۔اس نے عرض کیا یہ تو ناممکن ہے کیونکہ وہ دلوں کے بھید تک جانتا ہے۔آپ نے فرمایا جب رزق اس کا کھاتے ہو۔ رہتے اُس کے ملک میں ہو۔اس کے سامنے گناہ کرنا کہاں کا انصاف ہے۔

4۔ یہ کہ جب موت کا فرشتہ آئے تو اُس سے کہنا کہ ذرا توبہ کرنے کی مہلت دے دے۔اُس نے عرض کی یہ ناممکن ہے۔وہ کب میرا کہا مانے گا۔فرمایا جب یہ حالت ہے تو اس کے آنے سے پہلے توبہ کر لینی چاہیے۔

5۔ یہ کہ جب قبر میں منکر نکیر آئیں تو وہاں سے باہر نکال دینا اُس نے عرض کی یہ میں کیسے کر سکتا ہوں فرمایا پھر اُنکے سوالات کا جواب دینے کے لیے تیار رہو۔

6۔ یہ کہ قیامت کے حساب و کتاب کے بعد گناہ گاروں کو دوزخ کی طرف بھیجا جائے گا اُس وقت تم دوزخ میں جانے سے انکار کر دینا۔اُس نے عرض کی یہ ناممکن ہے فرمایا تو گناہ مت کر۔

☆ علامہ ابن قیم لکھتے ہیں جنت کی کنجی **لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ** کی شہادت دینا ہے۔نماز کی کنجی طہارت ہے۔ نیکی کی کنجی سچ ہے۔علم کی کنجی حسن سوال ہے نصرت

marfat.com

وکامیابی کی کنجی صبر ہے۔مزید نعمت کی کنجی شکر ہے۔ولایت کی کنجی اللہ کی محبت اور ذکر ہے۔فلاح کی کنجی تقویٰ ہے۔توفیق کی کنجی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہے۔(جذبہ 9-9-98)

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ

تقویٰ : ایک دفعہ رات کے وقت آپ بیت المقدس میں موجود تھے کہ ٹاٹ کالباس پہنے ہوئے چالیس درویش آئے اور انہوں نے نماز پڑھی جب فارغ ہوئے تو اُن میں سے ایک بولا کہ یہاں ایک اور شخص چھپا ہوا ہے جو ہم میں سے نہیں ہے اُس کے پیر نے فرمایا۔وہ ابراہیم ادھمؒ ہوگا۔آج چالیس دن ہوگئے ہیں کہ انہیں عبادت میں مزہ نہیں آرہا۔حضرت ابراہیم ادھمؒ یہ سن کر فوراً اُن کے سامنے آئے اور عرض کرنے لگے کہ خدا کے لیے اس کی وجہ بتائے فرمایا فلاں روز تم نے بصرہ میں کھجوریں خرید کر کھائیں تھیں اور ایک گری ہوئی کھجور کو اپنی سمجھ کر کھالیا تھا جب آپ نے سنا تو چونک گئے فوراً بصرہ میں پہنچے اور کھجوروں کے مالک کو تلاش کر کے اس سے معافی مانگی جب کھجوروں کے مالک نے حضرت ابراہیم ادھمؒ کی پرہیزگاری کا یہ عالم دیکھا کہ اتنا متاثر ہوا کہ سب کچھ ترک کر کے فقیر ہوگیا اور اپنے وقت کا ابدال ہوا۔

(سیر الاخیار صفحہ 30)

فَلَنُحۡیِیَنَّهٗ حَیٰوةً طَیِّبَةً ۝ ہم بہتر زندگی عطا فرمائیں گے

شاعر کہتا ہے کہ

marfat.com

جہتاں عشق نمازاں پڑھیاں اوہ کدے نہیں مردے

کامل ولیاں دے دراُتے اج وی دیوے بلدے

ارے کبھی اُجڑیاں گھراں تے کھولیاں وچ دیوے نہیں بلدے۔ دیوے اوتھے ہی بلدے نیں جتھے کوئی وسدا ہووے۔

الحمد لله ۔اللہ کے ولیوں کی قبروں پر آج بھی دیوے بلتے ہیں اور انشاء اللہ قیامت تک بلتے ہی رہیں گے۔

کون کہتا ہے کہ ولی مر گئے

قید سے چھوٹے وہ اپنے گھر گئے

اَلَاَ اِنَّ اَولِيَاءَ اللّٰهِ لَا يَمُوتُونَ وَلٰكِنْ يَنتَقِلُونَ من دَارٍ اِلٰی دَار

خبردار بے شک اللہ کے ولی مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل ہو جاتے ہیں۔ مشکواۃ المصابیح صفحہ ۱۲۱ کے حاشیہ میں مذکور ہے۔

ولی اللہ دے مردے ناہیں تے کردے نے پردہ پوشی

کی ہویا جے اس دنیا تھیں ٹُر کے نال خاموشی

(میاں صاحبؒ)

امداد المشاق میں مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں۔

فقیر مرتا نہیں ہے صرف ایک مکان سے دوسرے مکان میں منتقل ہو جاتا ہے اور فقیر کی قبر سے وہی فائدہ ہوتا ہے جو اُس کی ظاہری زندگی میں ہوتا ہے۔ (امداد المشاق صفحہ 113)

marfat.com

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

سب سے مقدم کام: ماں کی رضا سب سے مقدم کام ہے یہ بایزیدؒ کا جملہ ہے بایزید بسطامیؒ بہت بڑے ولی کامل گذرے ہیں حضرت جنید بغدادیؒ نے ان کے متعلق فرمایا ہے کہ یہ ہم میں اس طرح جیسے فرشتوں میں جبرائیلؑ آپ کی جائے ولادت حوبدان میں ہوئی یہ ملک ایران کے صوبہ قومس کے شہر لبطام کا ایک محلہ ہے آپ کے والد گرامی شیخ عیسیٰؒ آپکی ولادت کے چند ماہ بعد فوت ہو گئے آپ کی ماں نے آپ کا نام طیفور رکھا آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کو شہر کی ایک مسجد میں قرآن پاک کی تعلیم کے لئے بھیجا آپ قرآن پاک پڑھتے پڑھتے جب اس آیت پر پہنچے **وَاَنِ اشْکُرْلِیْ وَالِوَالِدَیْکَ** (سورۃ لقمان) شیخ فریدالدین عطارؒ فرماتے ہیں بستہ زمین پر رکھا اور گھر چل دیئے ماں نے پوچھا بیٹے آج وقت سے پہلے گھر آگئے ہو خریت ہے عرض کی ماں جی میں قرآن پاک پڑھ رہا تھا ماں باپ کی خدمت کا حکم آیا میں نے اپنے آپ کا جائزہ لیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ میں دو آقاؤں کی خدمت نہیں کرسکتا میں آپ کے پاس آیا ہوں یا تو اپنے لئے رکھ لو یا اللہ کے لیے چھوڑ دو بوڑھی ماں بولی بیٹا طیفور میں اپنا حق چھوڑتی ہوں اور تمہیں خدا کے لیے وقف کرتی ہوں آپ بارہ سال سے زیادہ عرصہ ریاضت مشقت۔ مسافرت میں رہے اتنا عرصہ پھرنے کے بعد فرماتے ہیں جس کام کو میں سب سے زیادہ موخر سمجھتا تھا وہ سب سے مقدم نکلا۔۔ اور وہ تھا ماں کی رضا جو کچھ زہد و ریاضت میں ڈھونڈتا رہا وہ اسی میں ملا

marfat.com

فرماتے ہیں ایک رات میری ماں نے پانی مانگا میں نے کوزہ دیکھا وہ خالی تھا گھڑے میں بھی پانی نہ تھا میں ندی سے کوزہ بھر کے لایا واپس پہنچا تو ماں سو چکی تھی سردی کی راتیں تھی میں کوزہ ہاتھ میں لیے کھڑا رہا کوزہ میرے ہاتھ میں جم گیا میری ماں جی بیدار ہوئیں تو میں نے پانی دیا۔ انہوں نے مجھے بہت سی دعائیں دیں اور پھر ایک رات یوں ہوا کہ میری والدہ کمرے میں سوئی ہوئی تھی۔ اور گرمی کا موسم تھا ماں جی نے کہا بیٹا آدھا دروازہ کھول دو ہوا نہیں آرہی اور آدھا بند کر دو آپ فرماتے ہیں والدہ سو گئی اور میں ساری رات دروازہ کے قریب کھڑے ہو کر یہی سوچتا رہا کہ کونسا آدھا بند کروں دائیں طرف کا میں رات بھر کبھی دایاں کھولتا کبھی بائیاں اللہ تعالیٰ نے مجھے ماں کی خدمت کے سبب وہ کچھ عطا کر دیا جو مجھے بارہ سال تک نہ ملا۔

☆ عارف رومی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ایک دفعہ حضرت بایزید بسطامیؒ حج کے لیے پیدل جارہے تھے ایک صحرا میں انہوں نے دیکھا ایک درویش خستہ حالت میں بیٹھا ہوا ہے اور جب حضرت بایزید بسطامیؒ اس فقیر کے پاس سے گذرے تو اس نے پوچھا اے بایزید کعبے جا کر تم صرف کعبے کا طواف ہی کرو گے تو

گفت طوافے بگردم ہفت بار — دیں نکوتر از طواف حج شمار

تم میرا ہی طواف کر لو۔ اور یہ یاد رکھو کہ میرا طواف کعبے سے بہتر ہے اور کعبے جا کر تم صرف گھر ہی دیکھو گے مگر: (چوں مرا دیدی خدارا دیدہ ای)

جب تم نے مجھے دیکھ لیا۔ تو سمجھو خدا کو دیکھ لیا۔ اس لیے کہ

کعبہ را یک بار بیتی گفت یار — گفت یا عبدی مرا ہفتاد بار

اس لیے کعبہ کو اس نے صرف ایک بار اپنا گھر کہا ہے اور مجھے ہر روز ستر بار کہتا ہے اے میرے بندے

marfat.com

بزرگو، دوستو، معلوم، ہوا کہ مومن کامل کی زیارت کعبہ کی زیارت سے افضل ہے

مشکوۃ شریف صف ۷۱ا۷ میں ہے کہ ایک آدمی نے قبلہ کی طرف منہ کر کے تھوکا پھر نبی علیہ السلام نے دیکھا وہ شخص جماعت کرا رہا ہے جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ اس لیے کہ اس امام نے ایک دفعہ قبلہ کی طرف منہ کر کے تھوکا تھا پھر فرمایا۔ انک قد اذیت اللہ ورسولہ بے شک تو نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی۔ جو شخص قبلہ کی طرف منہ کر کے تھوکے اس کے پیچھے نماز جائز نہیں تو جو بزرگ ہستیاں کعبہ سے بھی افضل ہیں ان کی شان میں گستاخیاں کریں انہیں وہ بتوں سے تشبیہ دیں۔ اولیاء اللہ کہنے کی بجائے من دون اللہ کہیں ایسے امام کے پیچھے نماز کب ہوسکتی ہے عارف رومی فرماتے ہیں

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا　　　　او نشیند در حضورِ اولیاء

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا قریبی بن جائے اور بارگاہ خداوندی میں مقبول ہوجائے اسے چاہیے کہ اولیاء اللہ کی صحبت میں بیٹھے اس لیے کہ

یک زمانہ صحبت با اولیاء　　　　بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

(ایک لمحہ اولیاء اللہ کے پاس بیٹھنا سو سالہ عبادت بے ریا سے بہتر ہے)

موت کے بعد زندگی

نزہتہ المجالس جلد۲　　اصحاب کشف کہتے ہیں لما صار ابو یزید فی قبرہ وسالہ الملکان۔ کہ جب حضرت بایزید بسطامیؒ قبر میں گئے اور منکر و نکیر فرشتوں نے ان

marfat.com

سے سوالات پوچھے تو انہوں نے فرمایا میں اگر ہزار بار کہوں کہ میرا رب اللہ ہے تو کوئی بات نہیں اس لیے جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے یہ پوچھ کر آؤ ھل انا عبدہ۔ کہ میں اس کا بندہ ہوں کہ نہیں۔ فرشتوں نے حیران ہو کر کہا۔ یہ عجیب کلام ہے حضرت بایزید بسطامی نے فرمایا کہ جب اللہ کریم نے تمام ارواح سے سوال کیا تھا **اَلَستُ بِرَبِکُم** کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ تمام ارواح نے جواب دیا تھا ہاں تو ہی ہمارا رب ہے **فَقُلتُ مَعَھُم** بَلٰی تو میں نے ہاں کہا تھا۔ **ھَل کُنتُمَا حَاضِرِین قَالَا لَا** لیکن کیا تم اس محفل میں شریک و حاضر تھے فرشتوں نے کہا۔ نہیں تو پھر مجھے چھوڑ دو ف **خَلُّو بَینِی وَ بَینَہٗ** اور پھر میرے اور میرے اللہ کے درمیان ان سوالات جوابات کو رہنے دو

☆ ایک دفعہ آپ نے ایک امام کے پیچھے نماز پڑھی نماز کے بعد امام صاحب نے پوچھا اے بایزیدؒ۔ آپ نہ تو کوئی کام کرتے ہیں نہ ہی کسی سے کچھ لیتے ہیں پھر آپ کھاتے کہاں سے ہیں فرمایا پہلے مجھے اپنی قضا نماز کو ادا کر لینے دو امام نے کہا نماز تو آپ نے باجماعت پڑھی ہے پھر قضا کیسے ہوئی۔ فرمایا ایسے امام کے پیچھے نماز جائز نہیں جو اپنے روزی دینے والے کو نہیں جانتا۔

☆ پہلی دفعہ بایزید بسطامیؒ حج کو گئے تو صرف خانہ کعبہ دیکھا دوسری بار گئے تو کعبے والے کو دیکھا تیسری بار گئے تو نہ خانہ کعبہ نظر آیا اور نہ ہی کعبے والا ذات حق میں یہاں تک گم ہو گئے تھے کہ سوائے حق کے اور کچھ نظر ہی نہ آتا تھا۔

☆ غلبہ حال اور دریائے وحدت میں یہاں تک مستغرق تھے کہ ایک مرتبہ جذب و مستی میں پکار اٹھے سبحانی ما اعظم شانی کہ میری ذات پاک ہے اور میری شان

marfat.com

بلند ہے ہوش آیا تو مریدوں نے عرض کی آقا آج آپ نے یہ کلمات فرمائے تھے فرمایا اب کبھی مجھ سے ایسے کلمات سنو تو مجھے تلوار سے قتل کر دینا چند دنوں بعد آپ پر پھر وہی کیفیت طاری ہوئی اور وہی کلمات زبان سے نکلے مریدین نے تلوار ماری مگر تلوار آپ کی گردن سے پار ہو کر زمین پر آ گرتی اور آپ کا گلا نہ کٹتا ہوش آیا تو غلاموں نے ماجرہ سنایا۔ فرمایا اب میں نہیں ہوں وہی ہے

☆ آپ فرماتے ہیں کہ بہت مدت تک میں کعبہ کا طواف کرتا رہا ہوں اور جب میں خدا تک پہنچ گیا تو پھر کعبہ میرا طواف کرنے لگا۔

☆ لوگوں نے سوال کیا یا حضرت فرض کیا ہے اور سنت کیا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کی محبت فرض ہے اور ترک دنیا سنت ہے۔

☆ آپ سے کسی نے پوچھا کہ حق تک پہنچنے کے لیے کیا سبیل ہے۔ فرمایا گونگے بہرے۔ اور اندھے بن جاؤ نہ غیر سنو نہ غیر سناؤ اور نہ غیر دیکھو

☆ ایک مرتبہ اپنے مریدوں کے ہمراہ حج بیت اللہ شریف کو چلے تو اپنا اور اپنے تمام ساتھیوں کا سامان اونٹ پر لاد دیا۔ ایک مرید نے عرض کی آقا اس مسکین اونٹ پر اتنا بوجھ ڈال دیا یہ تو ظلم ہے آپ نے فرمایا۔ اے اعتراض کرنے والے ذرا غور سے اونٹ کو دیکھو۔ اس نے دیکھا تو تمام بوجھ اونٹ کی پشت سے ایک ہاتھ اونچا تھا آپ نے فرمایا کہ اگر میں اپنا حال تم سے چھپاؤں تو تم مجھ پر لعن طعن کرتے ہو اور اگر ظاہر کر دوں تو تم میں اس کو دیکھنے کی طاقت نہیں ہے۔

☆ حضرت ابو موسیٰؒ جو بایزید بسطامیؒ کے ہمراز واقف کار ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ولی کامل بھی تھے فرماتے ہیں میں نے ایک رات خواب دیکھا اپنے سر پر عرش

marfat.com

الٰہی کو اٹھائے پرواز کر رہا ہوں صبح ہوئی تو اس خواب کی تعبیر پوچھنے کے لیے بایزیدؒ کی طرف گیا پتہ چلا شیخ وفات پا چکے ہیں جب آپ کا جنازہ اٹھایا گیا تو میں نے بہت کوشش کی جنازہ کا پایہ پکڑوں مگر میں کامیاب نہ ہو سکا اور بے تاب ہو کر بایزیدؒ کے جنازے کے نیچے گھس گیا اور جنازہ کو سر پر اٹھالیا تو شیخ بول اٹھے کہ اے ابو موسیٰ یہ تمھاری رات کی خواب کی تعبیر ہے یعنی عرش سے مراد بایزیدؒ کا جنازہ ہے۔

☆ مولانا رومؒ فرماتے ہیں کہ حضرت بایزید بسطامیؒ خرقان کے جنگلوں میں بمعہ اپنے مریدوں کے سیاحت کر رہے تھے کہ یک لخت آپ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور رخ اقدس پر ولایت کا جلال رقص کرنے لگا۔ ایک مرید نے عرض کیا یا حضرت آپ کی یہ حالت کیوں ہوگئی ہے۔ فرمایا کہ مجھے اس مٹی سے اپنے ایک دوست کی خوشبو آرہی ہے جیسے کہ نبی کریم علیہ اسلام کو یمن سے حضرت اویس قرنی کی خوشبو آگئی تھی غلاموں نے عرض کی یا حضرت آپ کے اس دوست کا نام کیا ہوگا اور اس کا حلیہ کیا ہوگا فرمایا اس کا نام ابوالحسن ہوگا پھر اُس کا تمام حلیہ بھی بیان فرمایا اور فرمایا کہ وہ میرا مرید اور غلام ہوگا اور ہر صبح میری قبر سے فیض حاصل کرے گا اور پھر حضرت ابو الحسن خرقانیؒ حضرت بایزید بسطامیؒ کے وصال پاک سے ایک سو سال بعد پیدا ہوئے۔ اور پھر حضرت ابوالحسن خرقانیؒ ہر روز حضرت بایزید بسطامیؒ کی قبر شریف پر جاتے ایک دن گئے تو دیکھا کہ تمام قبریں پوشیدہ ہیں آپ حیران ہوئے کہ پیرو مرشد کی قبر کہاں گئی ایک جگہ سے آواز آئی اومیری قبر تلاش کرنے والے ادھر آ میں یہاں ہوں۔

☆ **حضرت بایزیدؒ** :۔ آپ کے شہر میں ایک فاحشہ عورت آ گئی اور

marfat.com

بدکاری کا سلسلہ شروع کر دیا جس کے نتیجے میں شہر کی فضا خراب ہونا شروع ہوگئی آخر کار چند لوگوں نے حضرت بایزید بسطامیؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ آپ کے ہوتے ہوئے شہر میں بدکاری ہو تو یہ بہت بری بات ہے آپ نے فرمایا کوئی فکر کی بات نہیں اس کا معقول انتظام ہو جائے گا۔ آپ نے شام کے وقت اپنا لوٹا اور مصلیٰ لیا اور اس فاحشہ کے مکان کے باہر بیٹھ کر یادِ الٰہی میں مصروف ہو گئے اب جو شخص اس فاحشہ کے مکان پر بدکاری کی نیت سے آتا تو اس مردِ درویش کو وہاں بیٹھا دیکھ کر واپس چلا جاتا جب رات کا کچھ حصہ گذر گیا تو فاحشہ کو خیال آیا کہ آج کوئی آشنا نہیں آیا آخر کیا وجہ ہے اور لوگوں کی آمد و رفت کیوں بند ہے۔ اپنے نوکر کو باہر دیکھنے کے لیے بھیجا اس نے دیکھا کہ باہر دروازے پر حضرت بایزید بسطامیؒ تشریف فرما ہیں لوگ آتے ہیں اور اس مردِ خدا کو دیکھ کر واپس ہو جاتے ہیں۔ نوکر نے یہ سارا واقعہ فاحشہ کو سنایا فاحشہ نے کہا کہ اس بندہ خدا سے جا کر کہہ دو کہ اللہ اللہ کرنے کا شوق ہے تو کسی مسجد کے دروازے پر جا بیٹھو یہ تو ایک فاحشہ کا دروازہ ہے۔ فقیروں درویشوں کا اس دروازے سے کوئی تعلق نہیں ہے نوکر نے ساری بات بایزید بسطامیؒ سے کہہ دی تو آپ نے اس سے فرمایا میں تو اس عورت سے ملنے آیا ہوں نوکر نے کہا یہ تو بہت بری عورت ہے۔ جو دو سو درہم سے کم میں کسی سے بات نہیں کرتی آپ نے فرمایا مجھے منظور ہے۔ آپ اندر تشریف لے گئے اور دو سو درہم ادا کرنے کے بعد فاحشہ سے فرمایا۔ آج تم ہماری ہوگئی ہو میں جو بات کہوں گا وہ بات تم کو ماننا پڑے گی۔ فاحشہ نے جواب دیا بالکل درست ہے حضرت نے فرمایا پہلے غسل کرو۔ پھر پاکیزہ لباس پہنو۔ پھر وضو کرو اور ایک مصلیٰ لیتی آؤ فاحشہ نے غسل کیا کپڑے تبدیل کیے پھر وضو کیا اور

marfat.com

مصلیٰ لے کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہو گئی آپ نے مصلیٰ قبلہ رخ ڈالا اور فرمایا اس پر کھڑی ہو جا۔ اور نماز پڑھ جب اس نے نماز شروع کی اور سجدہ کیا۔ تو آپ نے بارگاہ خداوندی میں ہاتھ اٹھا کر عرض کی مولا سر کو تیری بارگاہ میں جھکانا میرا کام تھا۔ اور دل کو پھیرنا تیرا کام ہے ولی کامل کی نگاہ کے صدقے زمانے کی فاحشہ ولیہ کاملہ اور عابدہ زاہدہ بن گئی۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی   بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

☆ حضرت بایزید بسطامیؒ ایک رات نماز پڑ رہے تھے آپ کی نماز کی جگہ ایسا تازہ خون پڑا ہوا تھا۔ کہ جیسے گائے ذبح ہو جاتی ہے۔ صبح کو مریدوں نے عرض کیا کہ جناب رات کی کیفیت کچھ ہمیں بھی سنا دیجیے شاہد ہمیں بھی کوئی نفع پہنچ جائے فرمایا رات کو نیت باندی تھی عرشِ الہٰی کے سامنے پہنچا دیکھا کہ عرشِ الہٰی ہانپتا ہے جسے کوئی جانور رہانپتا ہے فرمایا کہ اے عرشِ محبوب میرے کا نشان بتا کہ ہمیں تیرے پاس پتہ چلا ہے۔ **اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى**

ترجمہ:۔ رحمان کا نشان عرش کے پاس ہے

اب تو ہمیں محبوب کا نشان بتا عرش نے عرض کیا کہ اے بایزید تمہیں یہ نشان بتایا ہے کہ رب العالمین عرش کے قریب ہے اور عرش سے یہ کہا گیا ہے کہ رب العالمین محبوب حقیقی مومنین عارفین کے دل میں رہتا ہے وہاں سے ملے گا۔

ہے جن کے ساتھ ساتھ یہاں دل نماز میں
طے کر گئے وہ عشق کی منزل نماز میں

marfat.com

اس لیے فرماتے ہیں کہ مومن کے دل کو تکلیف نہ دو کیونکہ مومن کے دل میں رب بستا ہے

مسجد ڈھادے مندر ڈھادے ڈھادے دے جو کجھ ڈھیندا

اک بندے دا دل نہ ڈھاویں رب دلاں وچ رہندا

☆ حضرت مولانا رومؒ لکھتے ہیں کہ ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور پر جا رہے تھے کہ راستے میں ایک چرواہے کو دیکھا جو زمین پر لیٹا ہوا ہے اور آسمان کی طرف منہ کر کے کہہ رہا ہے اے میرے اللہ تو اگر مجھے مل جائے تو میں تیرے بالوں میں کنگھی کروں تیرے کپڑے دھوؤں اور تیری جوتیاں صاف کروں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جلال میں آ کر اس چرواہے کو تھپڑ مار دیا۔ اس کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے بال بکھرے ہوئے تھے اور حالت خستہ تھی وہ چرواہا خاموش رہا مگر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور پر پہنچے اور خدا تعالیٰ کو پکارا تو کوئی جواب نہ آیا۔ عرض کی یا باری تعالیٰ آج اس خاموشی کا سبب کیا ہے تو جواب آیا۔

وحی آمد سوئے موسیٰ از الٰہ   بندۂ مارا چرا کردی جدا

کہ اے ہمارے کلیم تو نے اس چرواہے کو جو ہمارا ایک مقبول بندہ تھا اور جو مجھ سے باتیں کر رہا تھا ہم سے کیوں جدا کر دیا اور اسے تھپڑ کیوں مارا ہے

(تو برائے وصل کردن آمدی ۔ نے برائے وصل کردن آمدی)

کہ تجھے تو اس لیے بھیجا ہے کہ مجھ سے بچھڑے ہوئے بندوں کو ملائے نہ کہ اس لیے کہ جو مجھ سے ملے ہوئے ہیں ان کو جدا کر دے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یا مولا وہ تو تیری شان میں بے ادبی اور گستاخی کر رہا تھا تو بقولِ عارفِ رومی خدا تعالیٰ

marfat.com

نے جواب دیا:

عاشقاں راہر نفس سوزیدنی مست -- بردہِ ویراں خراج وعشر نیست

اے کلیم اللہ وہ لوگ جو میرے عشق میں مبتلا ہو گئے ہیں ان کی قسمت میں ہر وقت آتش عشق میں جلنا لکھا ہے اس لیے ان پر آداب کی پابندی لازم نہیں آتی عارف رومیؒ بڑے ہی لطیف اور پیارے انداز میں مثال دے کر فرماتے ہیں کہ جس طرح کسی اجڑی ہوئی بستی پر خراج وعشر نہیں ہوتا۔ اسی طرح عاشقانِ الٰہی غلبہ حال میں **مرفوع القلم** ہوتے ہیں اور وہ احکام ظاہری کے مکلف نہیں ہوتے خراج اور عشر میں یہ فرق ہے کہ خراج کافر رعایا سے بطور حق حکومت لیا جاتا ہے اور عشر مسلمان کاشت کار سے لیا جاتا ہے جو زکوٰۃ کی طرح داخل عبادت ہے

حکایت:۔ نرجس القلوب: پہلے زمانے میں ایک بندہ تھا جس نے نافرمانی کی انتہا کر دی تھی اور سرکشی میں بہت بڑھا ہوا تھا۔ خدا نے اس پر فضل کیا اور اسے توبہ کا خیال ہوا اپنی بیوی سے کہنے لگا میرا کوئی دوست ہے جو ذرا میری شفارش کر دے وہ بولی کوئی نہیں وہ کہنے لگا میں خدا کی طرف متوجہ ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ اس نے کہا اس کا ذکر نہ کر۔ کیونکہ تو نے اپنے اور خدا کے مابین معاملہ بگاڑ دیا ہے۔ اس پر وہ جنگل گیا اور کہنے لگا اے آسمان تو میری سفارش بن جائے زمین تو میری سفارش کر دے۔ وہ یوں ہی کہتا رہا حتیٰ کہ بےہوش ہو کر گر پڑا خدا نے ایک فرشتہ بھیجا جس نے اس کو اٹھا کر بیٹھایا اور اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور کہا تجھے خوشخبری ہو خدا نے تیری توبہ قبول کر لی ہے اور اس نے پوچھا خدا سے میری کس نے سفارش کی اس نے جواب

marfat.com

دیا تیرے خوف نے۔ نزہتہ المجالس جلد دوم صف ۲۷

☆ آپ کی کرامتیں قبل ولادت ہی سے ظاہر ہونے لگی تھیں آپ کی والدہ فرماتی تھیں بایزید جب میرے پیٹ میں تھے اگر کوئی نوالہ مشتبہ (یعنی شبہ والا) میرے منہ میں جاتا تھا تو آپ پیٹ میں یہاں تک تڑپتے کہ میں اس نوالے کو منہ سے نکال ڈالتی۔

☆ حضرت بایزید بسطامیؒ جب حج کرنے گئے تو تھوڑے تھوڑے فاصلے پر نماز ادا کرتے اور کہتے کعبہ سلاطین دنیا کی بارگاہ نہیں ہے جہاں یکبارگی اٹھ کر چلا جائے اس طرح بارہ برس میں آپ مکہ معظمہ پہنچے حج ادا کیا آپ تنہا جا رہے تھے ایک کھوپڑی راستے میں ملی جس پر صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ لکھا تھا دیکھی چیخ مار کر بیہوش ہو گئے جب ہوش آیا تو اسے اٹھا کر بوسہ دیا اور کہا کہ یہ کسی صوفی کا سر معلوم ہوتا ہے یادِ الٰہی میں اس درجہ محو ہو گیا ہے کہ نہ کان ہیں کہ اللہ کی بات سنے نہ آنکھ ہے کہ اس کا جمال دیکھے نہ زبان ہے کہ اس کا ذکر کرے۔ یہ آیت اس کی شان میں بالکل ٹھیک ہے جب آپ زیارت مدینہ منورہ کر چکے تو خیال ہوا کہ ماں کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیے یہ خیال کر کے بسطام کو روانہ ہوئے جب اہل بسطام نے آپ کی تشریف آوری کی خبر سنی تو بہت دور تک آپ کے استقبال کو آئے جب آپ نے ان کو دیکھا تو خیال کیا کہ ان لوگوں کی ملاقات مجھے یاد الٰہی سے غافل کر دے گی۔ پس ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ یہ لوگ بھاگ جائیں۔ جب وہ لوگ آپ کے پاس آئے تو آپ روٹی کھانے لگے روٹی کھاتے ہوئے دیکھا جو عقیدت آپ کے ساتھ تھی جاتی رہی اور واپس چلے گئے آپ نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ کہ دیکھو میں نے تو مسئلہ شرع پر عمل کیا اور لوگ مجھے برا

marfat.com

سمجھ کر منحرف ہو گئے۔

☆ ایک بار آپ تنگ گلی سے مع اپنے مریدوں کے جا رہے تھے کہ سامنے سے ایک کتا آ رہا تھا۔آپ ہٹ گئے اور آپ کی اتباع میں مریدوں کو بھی ہٹنا پڑا اور کتا راستہ پا کر چلا گیا آپ سے آپ کے ایک مرید نے کہا کہ اللہ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔آپ نے اس وقت کتے کے لیے راستہ چھوڑ دیا گویا اسے ہم پر فضیلت دی۔یہ امر بالکل خلاف عقل اور خلاف شرع ہے آپ نے اس سے کہا کہ کتے نے مجھ سے پوچھا اس کا کیا سبب ہے کہ ازل میں میں کتا آپ سلطان العارفین بنائے گئے ہیں میں نے کیا قصور کیا تھا۔اور آپ میں کیا فضیلت تھی میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ اُس کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں کتے پر فضیلت دی اس لیے میں نے اس کے لیے راہ خالی کر دی۔

☆ ایک بار راہ میں ایک کتا آپ کو ملا۔آپ نے اسے دیکھ کر اپنا دامن سمیٹ لیا اس نے آپ سے کہا کہ آپ نے دامن میری طرف سے کیوں سمیٹا اس لیے کہ اگر میں خشک ہوں تو مجھ سے اندیشہ کرنا بیکار ہے اگر تر ہوں تب بھی دھو ڈالنے سے پاکی ہو سکتی تھی۔یہ نخوت جو آپ نے کی سات دریاؤں کے پانی سے بھی نہیں محو ہو سکتی۔ آپ نے فرمایا تو سچ کہتا ہے اس لیے کہ تجھ میں ظاہری اور مجھ میں باطنی ناپاکی ہے۔ آؤ ہم تم ساتھ رہیں تا کہ کچھ پاکی مجھ میں بھی پیدا ہو جائے کتے نے کہا میرا اور آپ کا ساتھ رہنا محال ہے۔کیونکہ میں مردود اور آپ مقبول خلائق ہیں دوسرے یہ کہ میں دوسرے دن کے لیے ہڈی نہیں رکھتا اور آپ غلہ بھر کر جمع رکھتے ہیں آپ نے فرمایا افسوس جب میں کتے کے ساتھ رہنے کے لائق نہیں ہوں تو اللہ کا قرب مجھے

marfat.com

کیونکر حاصل ہوگا۔ پھر فرمایا وہ اللہ پاک ہے جو کہ کم ترین مخلوق کی باتوں سے بہترین مخلوق کو عبرت دلاتا ہے۔

☆ بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں میں ایک بار دریائے دجلہ کے کنارے گیا دجلہ جوش مار کر میرے استقبال کو بڑھا میں نے کہا تیرے اس جوش کے ساتھ استقبال کرنے میں ہرگز مغرور نہ ہوں گا۔ اور تیس سال کی عبادت کو تیرے استقبال سے تکبر پیدا کر کے ضائع نہ کروں گا میں کریم کا طالب ہوں کرامت کی مجھے ضرورت نہیں آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ قیامت جلد آجائے۔ تاکہ میں دوزخ کے قریب سکون اختیار کروں اور میری سکونت اختیار کرنے کی وجہ سے دوزخ سرد ہو جائے اور دوزخیوں کو میری ذات سے آرام حاصل ہو۔

☆ آپ نے فرمایا جو شخص بغیر اتباع شریعت کیے ہوئے اپنے کو صاحب طریقت کہتا ہے وہ جھوٹا ہے بغیر اتباع شریعت کے طریقت حاصل نہیں ہوسکتی۔ ایک شخص نے آپ سے کہا اگر تھوڑی دیر صاف دل سے آپ میری جانب مخاطب ہوں تو میں آپ سے ایک بات کہوں آپ نے فرمایا تیس سال ہو گئے۔ کہ میں اللہ سے صاف دل طلب کرتا ہوں مگر ابھی تک نہیں ملا جب میرا صاف دل ہی نہیں تو کیوں کر تیری طرف مخاطب ہوسکتا ہوں۔

☆ آپ نے ایک دیوانہ کو یہ کہتے ہوئے دیکھا یا اللہ میری طرف نظر کر آپ نے فرمایا تیرے افعال کیا اچھے ہیں جو وہ تیری طرف دیکھے اس نے کہا جب اللہ تعالیٰ میری طرف دیکھے گا تو خود ہی میرے عمل اچھے ہو جائیں گے۔

☆ آپ خود بایزید بسطامیؒ کا ہمیشہ دستور تھا کہ اللہ اللہ فرمایا کرتے تھے نزع

marfat.com

کے وقت بھی آپ کی زبان پر اللہ اللہ جاری تھا۔ آپ نے فرمایا اے اللہ میں غفلت کی وجہ سے دنیا میں تیری عبادت نہیں کی۔ اب میرا آخری وقت ہے اور اس وقت بھی میں تیری عبادت سے غافل ہوں لیکن تیری رحمت کا طالب ہوں یہ کلمات فرماتے فرماتے آپ نے دنیا کو چھوڑا اور وصال الٰہی حاصل کیا۔ **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِ نَّا اِلَیہِ رَاجِعُون ۝**

☆ ایک بزرگ نے حضرت بایزید بسطامیؒ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ نے مجھ سے پوچھا تو کیا تحفہ لایا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ تیرے پیش کرنے کے لائق میرے پاس کوئی تحفہ نہیں ہے البتہ یہ ضرور ہے میں نے دنیا میں کسی کو تیرا شریک نہیں جانا۔ اور تیری توحید کا قائل رہا اللہ رب العزت کی اتنی رحمتیں آپ پر ہوں جن کا شمار کرنے والے شمار نہ کر سکیں۔ آمین (تذکرہ الاولیاء)

ولیہ کی نماز جنازہ

بغداد شریف میں ایک پاک دامن پارسا اور اللہ کی ولیہ عورت تھی اور اسی زمانے میں ایک کفن چور بھی تھا وہ پارسا بی بی مرگئی۔ اس کا جنازہ اس کفن چور نے بھی پڑھا تا کہ اُس کا کفن اور قبر دیکھ سکے جب رات ہوئی تو کفن چور اس پارسا بی بی کی قبر پر گیا اور قبر کو کھودا اور کفن اتارنے لگا تو اس پارسا بی بی نے کفن چور کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور کہا **سُبحَانَ اللّٰہِ رَجُل مغفُور یَا خُذَ کَفَنُ مغفُور** ۔ کہ اللہ کی شان ایک جنتی دوسرے جنتی کا کفن اتارتا ہے۔ یہ سُن کر چور لرز گیا اور عرض کی کہ اے پارسا بی بی تیرے جنتی ہونے میں میں تو کوئی شک نہیں مگر میں نے تو ساری عمر مُردوں کے کفن

marfat.com

چرائے ہیں میں کیسے جنتی ہوں تو اس پارسا بی بی نے فرمایا: اِنَّ اللّٰہُ غَفَرلِیٖ وَلِجَمِیعَ مَن صَلّٰی عَلَیَّ وَانَتَ قَدصَلَّیت عَلَیَّ۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی بخش دیا ہے اور جس نے بھی میرا جنازہ پڑھا ہے اس کو بھی بخش دیا ہے اور تو نے میرا جنازہ پڑھا ہے اس کفن چور نے صدق دل سے توبہ کی۔ شرح الصدور صفحہ 86

حضرت رابعہ بصری قلندر رحمتہ اللہ علیہ

حضرت رابعہؒ بصری کا واقعہ : حضرت رابعہؒ کو عتیق نامی ایک دولت مند تاجر نے بطور لونڈی خرید لیا۔ دن بھر مالک کا کام پوری صلاحیت و پامردی سے کرتیں رات ہوتی تو عبادت کے لیے اپنے حقیقی مالک کے حضور کھڑی ہو جاتیں تھیں ایک رات آقا کی آنکھ کھلی تو دیکھا کہ رابعہؒ بارگاہ خداوندی میں سربسجود ہے اور التجا کر رہی ہے اے میرے اللہ میں مجبور ہوں ۔ بے بس ہوں گھر کا کام کرنے کی پابندی تیری عبادت میں حائل ہے ورنہ دن رات تیری عبادت کرتی ۔ اے اللہ میری معذرت کو قبول فرما۔ میرے گناہ معاف کر دے۔ مالک نے ایک کمسن لڑکی کی ریاضت و عبادت کا یہ عالم دیکھا تو یہ خوف خدا پیدا ہوا اور اگلے ہی دن رابعہؒ کو آزاد کر دیا۔

☆ ایک دفعہ کچھ لوگوں نے آپ کے علم و عرفان ذہینت و فراست کا امتحان لینے کے لیے اُنہیں کہا اللہ نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت بخشی ہے اس لیے کہ نبی و رسول صرف مردوں سے ہوئے ہیں یہ سن کر رابعہؒ مسکرائیں فرمایا ٹھیک ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ کسی عورت نے خدا ہونے کا کبھی دعویٰ نہیں کیا ہمیشہ مردوں نے ہی کیا ہے۔

marfat.com

طریقت کے پیشوا

حضرت پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ ایک دفعہ حج بیت اللہ شریف کے لیے تشریف لے گئے دیارِ حبیب کی پر کیف وادیاں تھیں اور خاک بطحا کے پر نور ذرے۔ مدینہ منورہ کی مقدس گلیاں تھیں اور گنبد خضریٰ کے حسین نظارے ایک رات اُس عاشق رسول ﷺ کی عشا کی سنتیں قضا ہو گئیں رات کو سرکار دو عالم ﷺ خواب میں ملے۔ اور فرمایا مہر علی میرے شہر مدینہ میں آ کر میری سنتیں قضا کر دیں عرض کی میرے آقا یہ تو سنتیں قضا ہوئی ہیں اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ خدا کے فرض قضا کرنے سے جلوہ حسن دکھاتے ہیں تو خدا کی قسم میں خدا کے فرض بھی قضا کر دیتا۔

مجھے کام کیا تھا رکوع سے مجھے خبر کیا تھی سجود کی
تیرے نقش پا کی تلاش تھی جو جھکا رہا نماز میں

☆ ایک دن عصر کی نماز کے بعد آپ بستی سے باہر نکلے دیکھا کہ دو آدمی جا رہے ہیں آپ نے پوچھا کہاں جا رہے ہو۔ انہوں نے عرض کی۔ ہم مدینے جا رہے ہیں آپ نے فرمایا مدینہ ادھر تو نہیں انھوں نے عرض کی۔ ہم نے اس مدینے جانا ہے جو گجرات کے قریب ہے۔ آپ نے فرمایا تم لوگ اس مدینے کیوں نہیں جاتے جو جنت سے بھی افضل ہے۔ انہوں نے عرض کی ہم غریب ہیں وہاں کیسے جائیں۔ آپ کے چہرہ اقدس پر جلال فقر رقص کرنے لگا۔ اور فرمایا وہ دیکھو سامنے کیا ہے انھوں نے

marfat.com

نگاہ اٹھائی تو سامنے روضہ مبارک رسول ﷺ تھا۔

☆ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی انگریزی۔ بنا سپتی اور جھوٹھی نبوت کا ڈھونگ رچا کر لوگوں کو گمراہ و بے دین کرنا شروع کر دیا اس مرد درویش نے مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کو للکارا۔ لاہور میں ایک تحریری مناظرہ کا انتظام کیا گیا۔ مناظرہ شروع ہونے سے پہلے اس ولی کامل نے فرمایا۔ مرزا صاحب آپ اپنے آپ کو نبی کہتے ہیں اور میں نبی کا ادنیٰ سا غلام ہوں میز پر قلم و دوات اور کاغذ رکھ دیتے ہیں پھر جس کا قلم کاغذ پر خود بخود لکھے وہ سچا ہے مرزا صاحب یہ سُن کر میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اور بھاگتے بھی کیوں نہ جب کہ ایک طرف جھوٹا نبی تھا۔ اور دوسری طرف سچے نبی کا سچا غلام تھا۔ اُدھر مُغل تھا اور ادھر سید تھا۔ اُدھر گھسیٹی کا پتر تھا۔ اور ادھر فاطمہؓ کا لختِ جگر تھا۔ اور پھر لوگوں نے دیکھا کہ اس مردِ درویش کا قلم خود بخود کاغذ پر لکھ رہا تھا۔

آپ کی کرامت: آپ عصر کی نماز پڑھ کر ہاتھ میں تسبیح لیکر جنگل کی طرف تشریف لے گئے تو آپ نے کیا دیکھا ایک انگریز ہے اس کے ہاتھ میں پستول ہے آپ نے فرمایا تیرے ہاتھ میں کیا ہے اس نے کہا یہ میرا ہتھیار ہے آپ نے فرمایا تیرا ہتھیار کیا کام کرتا ہے۔ بیری کا درخت تھا اس پر ایک طوطا بیٹھا تھا اس نے پستول کا گھوڑا دبا دیا گولی نکلی وہ طوطے کو جا لگی طوطا نیچے گرا اور مر گیا اور کہنے لگا مہر علیؒ میرا ہتھیار تو یہ کام کرتا ہے آپ بتائیے آپ کا ہتھیار کیا کام کرتا ہے آپ نے مدینہ شریف کی طرف چہرہ کیا اور عرض کی آقا دو عالم ﷺ نظرِ کرم فرمانا آپ نے تسبیح ماری طوطے کو۔ طوطا اُڑا اور بیری پر بیٹھ گیا آپ نے فرمایا جو تیرا ہتھیار ہے وہ زندہ چیز کو

marfat.com

مردا کرتا ہے اور جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلام کا ہتھیار ہے وہ مردہ چیز کو زندہ کر کے اڑا دیتا ہے جب اُس نے آپ کی یہ کرامت دیکھی تو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

کون کہتا ہے دارا سکندر اچھا
ساری دنیا سے محمدؐ کا قلندر اچھا

ندائے یارسول اللہ:۔

مسلہ ندائے یا رسول ندائے غیب پر استدلال پیش فرماتے ہوئے آپ ارشاد فرماتے ہیں انبیاء و شھداء کی حیات برزخی پر اکابر و محققین کا اتفاق ہے جن لوگوں کو برزخ کا کچھ علم ہے وہ مسلہ ندا میں خشک مولویوں کے نظریہ سے مختلف نظریہ رکھتے ہیں ہمارے ملک میں بعض ایسے مولوی ہیں کہ جہاں کسی سنی نے **اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلَیكَ یَا رَسُولَ الله** کہا فوراً اس کو کافر و مشرک قرار دیتے ہیں ۔(ملفوظات مہریہ)

سماعِ موتی:۔

اعلیٰ حضرت گولڑوی" مسئلہ سماع موتیٰ کے بارے ارشاد فرماتے ہیں سماع موتی و تعارف آں با خویش واقارب کا ثبوت احادیث صحیحہ سے پایا جاتا ہے مثلاً زاہر قبور جس وقت **اَلسَّلامُ عَلَیکمُ یَا اَھلَ القُبُور** کہتا ہے تو مردہ سنتا ہے اس کا جواب دیتا ہے۔اپنے خویش واقارب کو پہچان لیتا ہے۔(فتاوٰی مہریہ 260)

marfat.com

حضرت غوث بہاء الحق رحمۃ اللہ علیہ

اولیاء ملتان صفحہ 186 ایک دفعہ ایک عورت اپنے بچے کو نزع کی حالت میں حضرت غوث بہاء الحقؒ کی خدمت میں لے کر آئی آپ نے فرمایا کہ جو منظور خدا ہوگا وہی ہوگا۔ بچہ مرگیا وہ عورت روتی ہوئی واپس آرہی تھی کہ راستے میں حضرت شاہ رکن عالمؒ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے آپ نے اس عورت سے پوچھا مائی کیوں روتی ہے تو اس عورت نے کہا کہ دربار غوث سے مایوس ہو کر واپس آرہی ہوں اور میرا بچہ مر گیا ہے شاہ رکن عالم نے فرمایا مائی دیکھ تو سہی بچہ تو زندہ ہے اس عورت نے بچے کے چہرے سے چادر اُٹھائی تو بچہ زندہ تھا جناب غوث بہاء الحقؒ نے جب یہ واقعہ سنا تو آپ نے فرمایا بیٹا رکن عالم اہل طریقت کے نزدیک یہ اچھا نہیں ہے اپنے آپ کو چھپاؤ۔

موت کے بعد زندگی

1۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ فرماتے ہیں کہ ملتان میں ایک نوجوان گنہگار و نافرمان مرگیا مرنے کے بعد کچھ لوگوں نے اسے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت کی سیر کر رہا ہے لوگوں نے پوچھا کہ اس رحمت و بخشش کا سبب کیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ ایک دن میں حضرت غوث بہاء الحقؒ کے آستانہ عالیہ کے قریب سے گزرا تھا تو میں نے پوری عقیدت کے ساتھ اُن کی چوکٹ کو بوسہ دیا تھا۔ میرے مرنے کے بعد خدا نے فرمایا کہ جس نے میرے ولی کی چوکٹ کو بوسہ دیا ہے۔ میں اسے دوزخ میں نہیں ڈالوں گا۔

marfat.com

2۔ شیخ جلال الدین بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت شیخ بہاء الحق کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ تو بزرگوں کے ہاتھوں کو بوسہ دینے کے متعلق گفتگو ہوئی آپ نے فرمایا کہ حجاج بن یوسف ایک ظالم جابر حکمران تھا۔ اس کے مرنے کے بعد کسی نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا تیرے ساتھ کیا سلوک کیا گیا ہے اس نے جواب دیا مجھے دوزخ کا حکم ملا میں نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا یا اللہ اگرچہ میں جابر ہوں لیکن ایک دن میں نے حضرت خواجہ حسن بصریؒ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا تھا خدا نے مجھے معاف کر دیا۔

کعبہ دیکھا:

ایک روز حضرت غوث بہاء الحق رحمتہ اللہ علیہ علما بخارا سے گفتگو میں مصروف تھے اور یہ گفتگو ولایت کے بارے میں ہو رہی تھی طویل گفتگو کے بعد فیصلہ یہ ہوا کہ ولی اللہ وہ ہے جو خود بھی خانہ کعبہ کی زیارت کر سکے اور دوسروں کو بھی زیارت کروا سکے اس وقت خواجہ بہاء الحق مراقبہ میں چلے گئے کچھ دیر بعد سر اٹھا کر ارشاد فرمایا اے دوستو آنکھیں بند کر لو سب نے آنکھیں بند کر لیں پھر فرمایا اب آنکھیں کھول لو حاضرین نے جوں ہی آنکھیں کھولیں کعبہ اللہ کو سامنے پایا اور سب نے زیارت کر لی

(سیر الاخیار 485)

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

marfat.com

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت جنید بغدادیؒ واقف طریقت ماہر شریعت چشمہ انوار الٰہی منبع فیوض لامتناہی تھے آپ تمام علوم کے ماہر تھے آپ کے زمانہ کے لوگوں نے آپ کو شیخ الشیوخ اور زاہد کامل عالم عامل مان لیا تھا۔ سب آپ کے مداح تھے آپ کو لوگ سید الطائفہ لسان القوم طاؤس العلماء سلطان المحققین کے القاب سے یاد کرتے تھے۔ آپ کا مسلک اکثر صوفیہ نے اختیار کیا ہے آپ کے ارشادات حقائق ومعانی میں لاانتہا ہیں آپ حضرت سری سقطیؒ کے بھانجے اور مرید ہیں اور صحبت معاسبیؒ کی آپ نے پائی تھی کسی نے حضرت سر سقطیؒ سے پوچھا کیا مرید کا مرتبہ پیر سے زیادہ بھی ہوتا ہے آپ نے فرمایا ہاں آگاہ ہو کہ جنید گو میرا مرید ہے مگر رتبہ میں مجھ سے زیادہ ہے۔

واعظہ فرمانا:

☆ ایک دن آپ کے وعظ میں چالیس آدمی تھے اٹھارہ جان بحق تسلیم اور بائیس بے ہوش ہو گئے ایک دن آپ جامع مسجد میں وعظ فرما رہے تھے ایک آتش پرست مسلمانوں کا لباس پہنے ہوئے اور اپنے آپ کو مسلمان بتائے ہوئے آپ کی مجلس میں آ کر آپ سے کہنے لگا۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے پرہیز کرو مسلمان کی فراست سے اسلیے کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے آپ نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ تو مسلمان ہو جا یہ کرامت دیکھ کر وہ صدق دل سے مسلمان ہو گیا۔

marfat.com

1۔ ایک بار حالت بیماری میں آپ نے فرمایا اے اللہ مجھے شفا دے ندائے غیبی ہوئی تجھے مصیبت میں صبر کرنا چاہیئے اور جو صبر نہیں کرتے وہ ہماری درگاہ سے دور رہتے ہیں۔

2۔ آپ ایک درویش کی عیادت کو گئے وہ رو رہا تھا آپ نے فرمایا کہ کس کی دی ہوئی تکلیف پر روتا ہے اور کس سے تکلیف دیکھنے والے کی شکایت کرتا ہے۔ درویش خاموش ہو گیا۔ آپ نے فرمایا صبر کس کے ساتھ کرتا ہے۔ اس درویش نے آہ کی اور کہا نہ سامان رونے ہی کا ہے اور نہ قوت صبر کرنے کی۔

3۔ ایک بار آپ کے پاؤں میں درد تھا۔ آپ نے سورہ فاتحہ پڑھ کر پاؤں پر دم کیا غیب سے آواز آئی اے جنید تجھے شرم نہیں آتی کہ نفس کے لیے ہمارے کلام کو صرف کرتا ہے۔

4۔ ایک بار آپ کی آنکھوں میں درد ہوا طبیب نے کہا پانی آنکھوں میں نہ لگایئے آپ نے فرمایا وضو میں ضرور کروں گا جب طبیب چلا گیا آپ نے وضو کر کے نماز عشاء ادا کی اور سو رہے صبح کو آنکھوں میں بالکل درد نہ تھا۔ ندائے غیبی آئی آپ نے سنی اے جنید تو نے ہماری عبادت میں آنکھ کا خیال نہیں کیا اس لیے ہم نے تیرا درد دُور کر دیا جب طبیب آیا پوچھا کس علاج نے شب بھر میں آپ کی آنکھیں اچھی کر دیں آپ نے فرمایا وضو کرنے نے وہ طبیب صدق دل سے مسلمان ہو گیا اور کہا یہ علاج خالق کا تھا نہ مخلوق کا در اصل بیمار میں تھا اور طبیب آپ۔

marfat.com

آپ کا ایک مرید:

آپ کے ایک مرید کے دل میں شیطان نے یہ وسوسہ پیدا کیا کہ میں کامل ہو گیا ہوں اب مجھے شیخ کامل کی ضرورت نہیں اسی خیال فاسد کی وجہ سے گوشہ نشین ہوا رات کو وہ دیکھا کرتا کہ فرشتے آ کر مجھے اونٹ پر سوار کر کے جنت کی سیر کراتے ہیں اس بات کو اس نے مشہور کیا۔ ایک بار حضرت جنید بغدادیؒ اس کے پاس گئے اور فرمایا آج رات کو جب تو جنت میں جائے تو **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم** ہ پڑھنا اُس نے ویسا ہی کیا۔ وہ سب شیطان بھاگ گئے اور اس نے دیکھا کہ میں گھوڑے پر بیٹھا ہوں اور مردوں کی ہڈیاں میرے سامنے پڑی ہیں یہ چونکا اور اپنی غفلت سے توبہ کر کے پھر آپ کی صحبت میں آ کر فیوض حاصل کیے۔ اس دن سے اُسے یہ خیال راسخ ہو گیا کہ گوشہ نشینی مرید کے لیے زہر ہے۔

کرامت:

ایک مرتبہ حضرت جنید بغدادیؒ دریا دجلہ پر تشریف لائے اور پانی کے اوپر مصلیٰ بچھا کر اوپر بیٹھ گئے اور یا اللہ کہہ کر ذکر شروع کیا اور مصلیٰ پانی کے اوپر تیرنے لگا بعد میں ایک آدمی آیا اُس نے سمجھا کہ کوئی ملاح کشتی لے کر جا رہا ہے آواز دی اوئے ملاح میں نے پار جانا ہے مجھے بھی لے چلنا جب قریب آیا دیکھا یہ تو بزرگ مصلے پر بیٹھ کر جا رہے ہیں واپس آئے فرمایا کیا تو پار جانا چاہتا ہے فرمایا ہاں آپ نے فرمایا میرے مصلیٰ پر آ جا اور ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دے اور آپ نے مصلّے پر بٹھایا اور فرمایا یا جنید یا جنید کا ذکر شروع کر جب درمیان میں پہنچے تو شیطان نے آ کر کہا آپ

marfat.com

خود تو یا اللہ کا ذکر کر رہے ہیں تجھ کو غیر اللہ کا ذکر بتا دیا ہے۔ تو بھی یا اللہ یا اللہ پڑھ اُس نے یا اللہ یا اللہ پڑھنا شروع کر دیا اور پانی میں غوطے کھانے لگا آپ نے فرمایا تجھے کیا ہو گیا عرض کرتا ہے ایک بزرگ آئے تھے انھوں نے فرمایا تھا غیر اللہ کا ذکر چھوڑ دے اور اللہ اللہ کا ذکر کر فرمایا ارے نادان ابھی جنیدؒ تک تو پہنچا نہیں ہے اور اللہ تک رسائی کیسے ہو۔

لجپال پریت نوں توڑ دے نیں
جہیدی بانھ پھڑ لیندے پھر چھوڑ دے نیں

امداد المشتاق منصف مولوی اشرف علی تھانوی صفحہ نمبر 102

حضرت شیخ جنید بغدادیؒ مشغول بحق بیٹھے تھے کہ ایک کتا سامنے سے گذرا اتفاقاً اُس پر نظر پڑ گئی اس بزرگ کی یہ کرامت ظاہر ہوئی کہ اس نگاہ کا اس کتے پر بھی اتنا اثر پڑا کہ جہاں جاتا تھا اور کتے اس کے پیچھے پیچھے ہو لیتے تھے اور جہاں وہ بیٹھتا سارے کتے حلقہ باندھ کر اس کے اردگرد بیٹھ جاتے تھے پھر مسکرا کر فرمایا کہ وہ کتوں کے لیے شیخ بن گیا۔

آپ کی وفات:

جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے لوگوں سے کہا مجھے وضو کرا دو لوگوں نے وضو کرایا مگر انگلیوں میں خلال کرانا بھول گئے آپ نے ٹوکا پھر لوگوں نے اُنگلیوں میں خلال کرا دیا اُس کے بعد آپ نے سجدہ کر کے زور زور رونا شروع کیا لوگوں نے کہا آپ نے بے حد عبادت کی ہے اس قدر آپ کیوں رو رہے ہیں آپ

marfat.com

نے فرمایا اس وقت سے زیادہ میں کبھی محتاج نہیں تھا۔ تلاوت قرآن شروع کی۔ ایک مرید نے کہا کیا آپ قرآن پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں اس وقت قرآن سے زیادہ کوئی میرا مونس نہیں ہے اس وقت میں ایک طرف اپنی تمام عمر کی عبادت کو ہوا پر لٹکتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور ایک تیز ہوا اُسے ہلا رہی ہے۔ معلوم نہیں کہ یہ تیز ہوا فراق کی ہے یا وصال کی اور دوسری طرف پل صراط اور ملک الموت اور قاضی عادل دیکھ رہا ہوں معلوم نہیں مجھے کدھر جانے کا حکم ہوگا۔ پھر آپ نے ستر 70 آیتیں سورہ بقرہ کی پڑھیں اس کے بعد سکرات میں پڑے لوگوں نے عرض کی اللہ اللہ کیجیے آپ نے فرمایا میں اسے بھولا نہیں ہوں۔ پھر انگلیوں کی پوروں پر گن گن کر وظیفہ پڑھنے لگے جب دائیں ہاتھ کی کلمہ کی انگلی پر پہنچے تو آپ نے انگلی اٹھا کر **بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم** کہا اور آنکھیں بند کر کے وصال فرمایا۔ غسل دینے کے وقت لوگوں نے چاہا کہ پانی آنکھ میں پہنچائیں غیبی آواز آئی ہمارے دوست کی آنکھوں سے پانی الگ رکھو اس کی آنکھیں ہمارے ذکر کے سرور میں بند ہوئی ہیں دیدار کی نعمت پا کر کھلیں گی۔

ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا۔

ایک بزرگ نے آپ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ نکیرین کو آپ نے کیا جواب دیا۔ آپ نے فرمایا جب انھوں نے آ کر کہا من ربک میں نے مسکرا کر ان سے فرمایا روز ازل میں میں الست بربکم کا جواب دے چکا ہوں جو بادشاہ کو جواب دے چکا ہو۔ غلاموں کے جواب میں اُسے دشواری کب ہو سکتی ہے۔

marfat.com

حضرت شبلیؒ کا مزار پر حاضر ہونا:۔ حضرت شبلیؒ آپ کے مزار کی زیارت کو آئے وہاں کسی نے اس سے کوئی مسئلہ پوچھا انھوں نے جواب دیا بزرگوں کی زندگی اور موت برابر ہے۔اس لیے اس مزار پر مجھے مسئلہ کے جواب دینے میں شرم آتی ہے۔کیونکہ مجھے بعد ممات بھی آپ سے اسی قدر شرم ہے جو حالت حیات میں تھی۔(تذکرۃ الاولیاء)

حضرت سید محمد یمنی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد یمنیؒ کے ایک صاحبزادے مادرزاد ولی اللہ تھے ایک مرتبہ جب عمر شریف چند سال کی تھی تو باہر تشریف لائے اور اپنے باپ کی جگہ بیٹھ گئے ایک شخص سے فرمایا لکھ **فُلَانٌ فِی الْجَنَّۃ** آدمی جنتی ہے **فُلَانٌ فِی النَّار** فلاں آدمی دوزخی ہے مگر اس نے لکھنے سے انکار کر دیا۔آپ نے تین بار حکم دیا۔اس نے انکار کر دیا اس پر آپ نے فرمایا **اَنتَ فِی النَّار** کہ تو آگ میں ہے۔ وہ گھبرایا ہوا آپ کے والد کے پاس آیا اور حقیقت حال عرض کی۔آپ نے فرمایا **اَنتَ فِی النَّار** کہا **اَنتَ فِی جَھَنَّم** عرض کیا **اَنَتَ فِی النَّار** فرمایا۔حضرت نے فرمایا میں اس کے کہے کو بدل نہیں سکتا مگر اب تجھے اختیار ہے دنیا کی آگ پسند کر یا آخرت کی عرض کی مجھے دنیا کی آگ پسند ہے آپ کا جل کر انتقال ہوا حدیث مبارک میں آگ میں جلنے والے کو شہید بتایا گیا ہے۔

marfat.com

حضرت بہلول دانا رحمۃ اللہ علیہ

قصہ ھارون الرشید :

حضرت علامہ مولٰنا قاری حافظ محمد افضل ضیا صاحب خطیب اعظم کا مونکی مولوی دلپذیر کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک اللہ تعالٰی کا مقبول و محبوب برگزیدہ ولی بیٹھے ہوئے ہیں جنگل کے اندر قبرستان اور دریا کے درمیان ریت کے ٹیلے پر ندی کے کنارے دریا کے کنارے اللہ کا یہ ولی ریت کے ساتھ کھیل رہا ہے۔ خلیفہ ہارون رشید اپنی بیوی کو ساتھ لے کر بمعہ اہل و عیال آج تفریح کے لیے اپنے محلات سے باہر آیا تفریح کی خاطر روانگی ہوئی دریا کے کنارے آئے بادشاہ وقت کے ساتھ اس کی زوجہ (بیوی) بھی موجود ہے شہزادی اور شہنشاہ خراما خراما ندی کے کنارے جارہے ہیں دریا کے ساتھ ساتھ چل رہے ہیں چلتے چلتے ایک قبرستان آیا۔ وہاں پر ایک فقیر ریت کے ٹیلے پر بیٹھا ہوا ہے دنیا سمجھ رہی ہے یہ دیوانہ ہے یہ پاگل ہے مجنوں ہے جب بادشاہ وقت نے دیکھا تو شہزادی بھی دیکھ رہی تھی کہ شہزادی کی نگاہ اٹھی تو فقیر کے چہرے پڑی قدم رک گئے بادشاہ وقت نے شہزادی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا کہاں کھوگئی ہو چھوڑو چلو چلیں یہ کوئی دیوانہ اپنے کھیل تماشے کے اندر مشغول ہے تیرے قدم کیوں رک گئے شہزادی نے کہا بادشاہ سلامت ذرا ٹھہر جاؤ میرا جی چاہتا ہے کہ یہ بزرگ جو کھیل کھیل رہا ہے اس کو دیکھوں میرا دل کہتا ہے یہ بزرگ سچا ہے شنہشاہ کہنے لگا چھوڑ و پاگل ہوگئی ہو شہزادی نے کہا اے بادشاہ اس کے انداز تو دیوانوں

marfat.com

والے ہیں مگر لکھاں داتا اس کے قدموں میں قربان کردوں اے بادشاہ سلامت یہ دیوانہ نہیں ہے بادشاہ نے کہا اگر دیوانہ نہیں ہے تو ٹھگ ہوگا تم اس کے پاس جا کر کیا کروگی اس کے پاس جا کر پریشان ہونے کے علاوہ کچھ حاصل نہ ہوگا لہذا چلو چلیں شہزادی نے کہا اے شہنشاہ مجھے رب تعالیٰ کی قسم میں نے اس کے چہرے کو دیکھا ہے اس کی پیشانی ٹھگوں والی نظر نہیں آتی۔ اس کے چہرے پر سچائی کے دریا بستے نظر آتے ہیں شہزادی کو شہنشاہ روکتا رہا اب بھی لوگ روکتے ہیں لیکن جانے والے جاتے ہیں لوگ کہتے ہیں کہ بھائی داتا صاحب کیا لینے جاتے ہو بابا فریدالدین مسعود گنج شکر کے مزار پر کیا لینے جاتے ہو۔ سلطان العارفین باہو کے دربار پر کیوں جاتے ہو۔ عقیدت والوں پر قربان جایئے وہ کسی کے روکنے سے نہیں رکتے ہارون رشید کی بیوی روکنے کے باوجود اس فقیر کے پاس جا پہنچی جا کر عرض کی وہ اپنے حال میں مست تھے کیونکہ کوئی حال مست فقیر بیٹھا ہوا ہے بچوں کی طرح اپنے پاؤں کے اوپر ریت لگائے اور اوپر سے تھپکے اور پھر اپنا پاؤں باہر نکال لیے یعنی چھوٹے چھوٹے سوراک نما ریت کے مکان بنا بنا کر اپنے آپ کو خوش کر رہا ہے شہزادی نے اس فقیر کے اس عمل کو دیکھا اور فقیر کے چہرے پر نظر کی فقیر نے شہزادی کو دیکھا اب شہزادی یہ عمل دیکھ کر ہنس پڑی فقیر رو پڑا اللہ کرے کبھی ہم کو بھی رونا آجائے پر دنیا کے لیے روتے ہیں دوستو کبھی عشق رسول میں آنسو بہا کر دیکھو کیسی لذت آتی ہے کس طرح رب تعالیٰ کی رحمتیں نچھاور ہوتی ہیں ہاں تو شہزادی نے دیکھا کہ عمر رسیدہ بزرگ سفید ریش (ڈاڑھی مبارک) وہ ریت کے ساتھ کھیل رہا ہے۔ آخر شہزادی نے فقیر کی طرف دیکھا اور آواز دی کچھ دیر بعد فقیر کی نظر اٹھی اور شہزادی کے چہرے پر پڑی شہزادی نے دل میں یہ بات سوچ

marfat.com

رکھی تھی کہ اس بزرگ سفید ریش کو یہ بات اچھی نہیں لگتی عمر کونسی ہے بچوں والے کھیل کھیل رہا ہے اب فقیر کی نظر شہزادی کے دل پر پڑی اور کہا اے زبیدہ جس کو تو کھیل سمجھتی ہے وہ کھیل نہیں ہے یہ اتنا آسان کھیل نہیں یہ تو اپنی جان پر کھیل کر کھیلنا پڑھتا ہے۔ بابا کیا فرماتے ہو۔ فرمایا شہزادی کچھ ہوش کر جو تو دیکھ رہی ہے یہ افسانہ نہیں یہ حقیقت ہے یہ جھوٹ نہیں سچ ہے شہزادی نے عرض کیا بابا بتاؤ پھر یہ کیا بنا رہے ہو۔ فرمایا اے زبیدہ بغداد کے جنگلوں میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی جنت کے محل تیار کر رہا ہوں (سبحان اللہ) قربان جائیں تیری بادشاہت پر تیری حکومت پر تیری طاقت پر تیری وراثت پر فرمایا زبیدہ اللہ تعالیٰ کی جنت کے محلات تیار کر کے اپنے دل کو تسلی دے رہا ہوں شہزادی کی عقیدت پر بھی قربان جائیں فقیر کے پاؤں پکڑ کر عرض کی حضور میں نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ یہ چہرا جھوٹا نہیں ہو سکتا آپ جنت میں محل تیار کر رہے ہیں کیا مجھ غریب کو بھی کوئی محل مل سکتا ہے۔ یا کہ نہیں میں آپ کے دروازے پر گدا بن کے آئی ہوں شہنشاہ بن کے نہیں سوالن بن کے آئی ہوں بھکارن بن کے آئی ہوں اللہ کے ولی نے ایک نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی ایک نگاہ زبیدہ کے چہرے کو دیکھا زبیدہ نے عرض کی حضور میں نے عرض کی ہے کیا جنت میں مکان مل سکتا ہے فرمایا ہاں زبیدہ مل جائے گا عرض کی حضرت مفت ملے گا فرمایا نہیں جو چیز بغیر قیمت حاصل ہو اس کی قدر نہیں ہوتی اور مفت مکان گجرات۔ گوجرانوالہ۔ لاہور میں نہیں ملتا۔ اور دنیا کے کسی محلہ میں ایک انچ جگہ نہیں ملتی اور تم جنت میں محل مفت لینا چاہتی ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے مفت خوروں کا دنیا کی جنت میں بھی اور نہ رب کی جنت میں کوئی حصہ ہے حضور پھر یہ جنت میں کتنے کا محل ملے گا۔ اور آپ کیا قیمت لیں گے فقیر نے کہا شہزادی آج تو پانچ

marfat.com

صدکا ہے پھر شاید پانچ لاکھ کا بھی نہ ملے۔ آج ہم موج میں ہیں صرف پانچ سو روپے کا مکان وہ بھی تیرے ہاتھ فروخت کرنا ہے۔ شہزادی نے جلدی سے اپنا پرس کھولا اور پانچ سو روپے نکال کر فقیر کے قدموں پر نذرانہ رکھ دیا۔ ساتھ تعظیم کے ساتھ سر جھکا دیا فقیر کے قدموں کو بوسہ دیا پیسے دے کر کھڑی ہوگئی اور فقیر کے چہرے پر نظر ٹکائے دیکھ رہی ہے فقیر نے کہا شہزادی اب کیا دیکھ رہی ہو کس چیز کا انتظار ہے شہزادی نے عرض کیا حضور دنیا میں لوگ مکان خرید کرتے ہیں ان مکانات کی رجسٹری ہوتی ہے انتقال ہوتا ہے حضرت جی میں نے بھی مکان خرید کر پیسے دیئے اس کی رجسٹری بمعہ انتقال چاہتی ہوں فرمایا اے بی بی یہاں دیر نہیں لگتی ابھی تیرے نام کی رجسٹری بمعہ انتقال اور تیرا مکان جنت میں دکھاتا ہوں۔ قصص المحسنین کے مصنف نے واقعہ اس انداز سے تحریر کیا ہے کہ جب زبیدہ پیسے دے کر کھڑی تھی تو یقین کامل کے ساتھ کھڑی تھی یہ ساری باتیں یقین کامل کے ساتھ بنتی ہیں بغیر یقین کے نہیں بنتیں شہزادی کھڑی ہوگئی فقیر نے کہا اے بی بی یہ کوئی چوروں کی منڈی نہیں یہاں پر کوئی ظلم کا بازار نہیں تو ایک مکان خرید کر سوچ رہی ہے۔ مکان ملا بھی ہے یا نہیں یہ جو ریت کے ٹیلوں پر بیٹھا ہے یہ تو آنے جانے والوں کو ولایت کے تاج پہنا رہا ہے آخر شہزادی نے یہ سوال کیا حضرت کوئی رجسٹری کوئی انتقال کوئی کاغذات وغیرہ فقیر نے کہا اے زبیدہ تو اپنا مکان دیکھنا چاہتی ہے عرض کی غریب نواز جے کر کرم فرماؤ تو دیکھنا چاہتی ہوں فقیر نے نظر زبیدہ کے چہرے پر کی اور فرمایا اپنی آنکھوں کو بند کرو اور آسمان کی طرف منہ کر کے اب آنکھیں کھولو شہزادی نے جب آنکھ کھولی تو سامنے جنت کا وہ مکان نظر آیا جو فقیر نے دیا تھا اور اس کے محل کے دروازے پر لکھا ہوا تھا (زبیدہ خاتون زوجہ ہارون رشید) اللہ

marfat.com

اکبر جب یہ تحریر پڑھی تو زبیدہ کو سکون قلب نصیب ہوا اطمینان قلب کی دولت مل گئی شہزادی زبان کھولنے لگی تا کہ ہارون رشید کو بتائے فقیر نے فوراً کہا اب اس طرح پردہ فاش نہ کر تو رب کی طرف دیکھ تیرا مطلب پورا ہو گیا ہے اگر اس بات کا پتہ اور لوگوں کو چل گیا کہ ریت کے ٹیلوں پر بیٹھ کر جنت میں محل تیار کرتا ہے تو پھر مجھے یہاں پر کسی نے بیٹھنے نہیں دینا اور یہ راز فاش نہ کرنا۔ حتیٰ کہ ہارون رشید کو بھی نہ بتانا۔ اب واپسی ہوئی تو ہارون رشید جس نے سارا حال اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا سودا بھی اسکی آنکھوں کے سامنے ہوا تھا اس نے رستے میں شہزادی سے کہا اے نالائق بی بی آج تک تو میں سنتا رہا کہ عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں مگر آج اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ واقعی عورت ناقص العقل ہوتی ہے زبیدہ نے کہا اے شہنشاہ اتنے طعنے کیوں دے رہا ہے بات کیا ہے ہارون رشید نے کہا اے بیوقوف یہ فقیر جو ریت کے ساتھ بچوں کی طرح کھیل رہا ہے اُس کو پیسے دے کر جنت میں مکان خرید رہی ہے وہ خود تو بے مکان ہے دنیا میں اس کا کوئی مکان نہیں تو تو جنت میں مکان تلاش کر رہی ہے مجھے افسوس ہے کہ تجھے اتنی عقل بھی نہ آئی کہ ایک فقیر دیوانہ سا اُس کی باتوں میں آ گئی تو نے ریت کے ذروں کو جنت کا محل تصور کیا زبیدہ نے کہا اے بادشاہ سلامت مجھے اس فقیر کی ہر بات سچی لگتی ہے یہ کوئی بقول آپ کے ٹھگ نہیں اس کے چہرے پر سچائی کے آثار نظر آتے ہیں اس فقیر نے جو سودا کیا ہے وہ سچا کیا ہے جھوٹ نہیں کیا ہے بادشاہ نے پھر طعنہ دیا شہزادی نے کہا اے شہنشاہ طعنے نہ دے آج رات یہ فیصلہ ہو جائے گا دیر نہیں لگے گی آج رات ہی پتہ چل جائے گا کہ سودا سچا ہے یا جھوٹا جب رات پڑی تو پھ

marfat.com

رات پوے تے بے درداں نوں نیند پیاری آوے
پردرد منداں نوں یاد سجن دی ستیاں آن جگاوے
عاشق ہو کے توں سویں راتیں ایہہ گل نئیں تینوں پھبدی
دنے کسے دے ہتھ نہ آوندی تے جہڑی دولت راتیں لبھدی
اعظم جاگ اوسے نوں آوی ہووے جس تے رحمت رب دی

رات ہوئی تو بادشاہ اپنے کمرے میں داخل ہو کر سو گیا زبیدہ اپنے کمرے میں الگ سو گئی نصف رات گذری تو بادشاہ ہارون رشید کیا دیکھتا ہے کہ جنت میں بہت ہی خوبصورت ایک محل ہے جس کے دروازے پر لکھا ہوا ہے (زبیدہ خاتون زوجہ ہارون رشید) اب بادشاہ نے اندر داخل ہونے کی کوشش کی تو دو پہریدار سامنے آکر کھڑے ہو گئے انہوں نے کہا ٹھہر جاؤ کہاں جاتے ہو یہ دنیا نہیں جہاں پر جو چاہے قابض ہو جائے یہاں پر ظلم نہیں ہوتا۔ دھوکا فریب نہیں ہوتا جس کا یہ مکان ہے وہی اس میں داخل ہوگا ہارون رشید نے کہا زبیدہ میری بیوی ہے اور یہ اس کا محل ہے دربانوں نے کہا اے ہارون رشید یہاں پر نفسی نفسی کا حساب ہے یہاں پر بیوی اور شوہر کا کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی کوئی واسطہ ہے جو دنیا میں کر کے آئے گا وہی یہاں پر پائے گا ذرا ٹھہر جا اس جنتی محل کے اندر وہی داخل ہوگی جس نے دن کے وقت بہلول کو (فقیر بزرگ کا نام ہے) پیسے دیکر جنت میں ایک مکان خریدا تھا یہ وہی محل ہے اور اب اس پر کسی اور کا قبضہ نہیں ہو سکتا تم زبیدہ دے اور محل میں تو داخل ہو یہ بات غلط ہے۔

ہارون رشید کی آنکھ کھل گئی دیکھا کہ اپنے بستر پر ہے جلدی سے بستر سے

marfat.com

اُٹھا اور دوڑ کر زبیدہ (ہارون رشید کی بیوی) کے کمرے میں داخل ہوا زور سے آواز دی اے زبیدہ اٹھو زبیدہ حیران ہوگئی عرض کی شہنشاہ آپ کو کیا ہوگیا کیا بات ہے کوئی ڈراونا خواب تو نہیں دیکھا یہاں ڈر تو نہیں گئے اس وقت ساری دنیا آرام کر رہی ہے اندھیری رات ہے شدید سردی پڑ رہی ہے کس چیز نے آپ کو پریشان کیا ہے نیند کیوں نہیں آتی بادشاہ نے کہا زیادہ باتیں نہ کر جلدی اٹھ کھڑی ہو ابھی اسی وقت اس فقیر کے قدموں میں جا گریں شاید اب بات بن جائے۔ اب زبیدہ نے کہا کونسا بزرگ بادشاہ نے کہا جو بغداد کے ریت کے ٹیلوں پر بیٹھ کر دن کو جنت میں محلات تیار کر کے لوگوں کو دے رہا تھا اور تو نے بھی ایک محل خریدا تھا زبیدہ نے کہا حضور اب آرام کرو صبح ہوگی دن طلوع ہوگا فقیر کے پاس چلے جائیں گے بادشاہ کی چیخ نکل گئی اور کہا اے زبیدہ پتہ نہیں صبح نصیب ہوگی کہ نہ جلدی کرو ابھی اسی وقت چلیں کھڑی ہوئی اور فقیر کی طرف روانہ ہوئے دونوں میاں بیوی سفر کرتے کرتے فقیر کے پاس پہنچ گئے فقیر نے جب دیکھا کہ وہی بادشاہ ہے جو دن کو کہہ رہا تھا کہ یہ کوئی دیوانہ ہے یا پھر ٹھگ ہے اب وہی میرے ڈیرے پر آ گیا ہے۔ فقیر نے کچھ غیر نگاہ سے دیکھا غصے سے بھری ہوئی نگاہ جب بادشاہ کے چہرے پر پڑی تو ہارون رشید بادشاہ ڈر گیا اب فقیر غصے سے بولا۔ اے ہارون رشید یہ تو ٹھگوں کا ڈیرا ہے دیوانے اور پاگل کے پاس کیوں آئے ہو۔ اب کیا لینا ہے رات کا وقت ہے جا چلا جا بادشاہ نے عرض کی حضور مجھے یہ بتا دیجیے کہ سارا ماجرا کیا ہے یہ ریت کے ٹیلے جنت کے محل کس طرح بن گئے فقیر نے جواب دیا واہ شہنشاہ

marfat.com

جھڑے محرم راز حقیقت دے اوہ راز حقیقت کھول دے نہیں
جہناں ڈٹھا نہیں اوہ بھُول پے جہناں دیکھ لیا اوہ بولدے نہیں

فقیر نے کہا اب کیا لینے آئے ہو۔ وہ ایک وقت تھا جو گذر گیا بادشاہ نے عرض کی حضور جنت کا طالب ہوں آپ قیمت بتائیں کہ جنت میں محل کتنے کا دو گے فرمایا آج بہت زیادہ قیمت ہے جب قیمت کم تھی اس وقت تو نے سودا نہ کیا اور طعنہ زنی میں لگا رہا بادشاہ نے ایک لاکھ روپے نکال کر فقیر کے قدموں میں رکھ دیے اور قدموں کو بوسہ دے کر کہنے لگا حضور میری بیوی نے پانچ سو دے کر جنت کے ایک محل کی مالک بن گئی اور میں ایک لاکھ روپے دے رہا ہوں ایک محل میرے حوالے کردو فقیر نے مسکرا کے کہا اے بادشاہ جو جنت کا محل تیری بیوی (زبیدہ) کو ملا وہ پانچ سو کے بدلے نہیں ملا تجھے پانچ سو روپے نظر آتے تھے تیری نظر پیسوں پر تھی اور میری نظر زبیدہ کی عقیدت پر تھی۔ اس کا عقیدہ درست تھا وہ خلوص لے کر آئی تھی یہ جنتی محل اس کی خلوص نیت کی بنا پر اس کو ملا روپوں پیسوں سے نہیں۔

نبیاں ولیاں دے دراُتے مقبول دعاؤں ہندیاں نے
ہڑ وگدے جد اشکاں دے پھر معاف خطاواں ہُندیاں نے

marfat.com

حضرت بابا فرید الدین گنجشکر رحمتہ اللہ علیہ

= گولر کے دانے =

(1)۔ فقراء کے ہاں اگر کوئی دنیوی جھلک دکھائی دے تو اسے بنظر تنقید دیکھنا بے ادبی ہے۔

(2)۔ایک ولی اللہ کا رابطہ دوسرے ولی اللہ سے ٹیلیفون کی طرح ہوتا ہے۔

(3)۔مردان کامل دل کی باتوں سے آگاہ ہو جاتے ہیں۔

(4)۔مرد درویش اپنے مرید کے حالات پر نظر رکھتا ہے اور مصیبت میں اس کی حفاظت بھی کرتا ہے۔

حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ کا درباری حسن نامی قوال:

وہ بس ایک قوال تھا اور قوال کہلانا ہی اسے بے حد پسند تھا ایک دنیا میں اسے میراثی بھی کہا گیا وہ میاں جی نہیں بنا۔اس نے چودھری کہلانا بھی پسند نہیں کیا۔ وہ قریشیوں اور سیدوں کی صف میں بھی کھڑا نہیں ہونا چاہتا تھا۔بس وہ ایک قوال کہلایا سب اسے حسن قوال کہتے تھے یہ حسن قوال حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ کی بارگاہ ناز کا منظور نظر قوال تھا وہ اس تعارف میں اپنی سعادت سمجھتا تھا وہ بابا جیؒ کے ہاں رہتا صبح وشام بابا جیؒ کی محفل سماع میں اپنی شیریں قوالی سے حاضرین وسامعین کو محظوظ کرتا تھا اس محفل سماع میں اور بھی بڑے بڑے استاد قوال تشریف لاتے مگر جو پذیرائی اور عزت افزائی حسن قوال کو حاصل ہوتی وہ کسی اور کے حصہ میں کم ہی آتی حسن قوال کے

marfat.com

اس شعر پر تو باباجیؒ پر خوب وجد طاری ہو جاتا۔

در میکدہ و حدت ایثار نمی گنجد

درعالم یک رنگی اغیار نمی گنجد

حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ اور حضرت شیخ المشائخ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ میں بھائیوں جیسی محبت تھی آپ کی محفل میں حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ کا اکثر تذکرہ رہتا تھا ایک دن حسن قوال نے عرض کیا حضور حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا کی بڑی تعریف سنتا ہوں جی چاہتا ہے ان کی زیارت کا شرف پاؤں حضرت بابا صاحبؒ نے فرمایا جا۔ مگر بے ادبی نہ کرنا الغرض حسن قوال ملتان پہنچا اور خانقاہ بہاؤالدین زکریا میں حاضر ہوا خدام نے اس کے آنے کی خبر حضرت صاحب کو دی حکم ہوا آنے دو جب یہ حضرت صاحبؒ کی خدمت میں پہنچا تو اس کی حیرانی کی کوئی انتہا نہ رہی کہ مکان عالیشان ہے اور ہر طرح سے آراستہ ہے جس میں قاقم اور دیبا کا فرش ہے اس پر مخمل رومی تکیہ وغیرہ آراستہ ہے اور شیخ بہاؤالدین اس پر بیٹھے ہیں یہ پر تکلف ٹھاٹھ دیکھ کر حسن کے دل میں خیال آیا کہ یہ کیسی شیخی ہے کل سامان عیش دنیا موجود ہے ایسی شیخی کو فقیری سے کیا تعلق ہے فقیری تو بس میرے حضرت بابا فرید الدینؒ کے ہاں ہے کہ جہاں ایک بوریا کے سوا کوئی دوسرا بوریا بھی نہیں ہے۔ حضرت بہاؤالدین زکریاؒ نے اپنے نور باطن سے حسن قوال کے دل کے خدشات جان لئے فرمایا بھائی فرید الدین نے تو تجھے کہا تھا کہ بے ادبی نہ کرنا۔ مگر تو نہ مانا حضرت بہاؤالدین زکریاؒ کے دل سے غیظ و غضب کی لہر اٹھی مگر درمیان میں حضرت بابا فرید الدینؒ کا ہاتھ آ گیا اور شیخ حضرت بہاؤالدین زکریاؒ درگزر فرما گئے۔ دوسری مرتبہ پھر غصہ آیا اور حسن

marfat.com

قوال کو اٹھا کر پھینکنے لگے کہ وہی ہاتھ درمیان میں حائل ہو گیا تیسری مرتبہ پھر ایسا ہی ہوا کہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ کے ہاتھ نے حسن قوال کو ان کے غضب سے بچا لیا۔ حسن قوال واپس آیا تو اس سارے واقعہ کو بیان کیا حضرت بابا فرید الدینؒ نے فرمایا اے حسن قوال کیا تو اس ہاتھ کو پہچانتا ہے۔ حسن قوال نے عرض کیا قربان جاؤں اس ہاتھ پر اگر وہ ہاتھ نہ ہوتا تو آج میں زندہ نظر نہ آتا۔

(2)۔ ایک دن یہی حسن قوال حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا کہ میری لڑکی جوان ہوگئی ہے اس کی شادی کرنی ہے کچھ عنایت فرمایئے حضرت فرید الدینؒ نے فرمایا میرے پاس کیا ہے کہ آپ کو کچھ دے سکوں تو تو خوب جانتا ہے اس حسن قوال نے عرض کیا اگر کچھ نہیں ہے تو فرما دو یہ اینٹ اٹھا لے تھوڑی دیر تو آپ چپ رہے بعدہ فرمایا کہ اٹھا لے۔ جب اس نے اینٹ اٹھائی تو وہ سونے کی بن گئی یہ بہت خوش ہوا پھر عرض کیا کہ حکم دیجیے ایک اور اینٹ اٹھا لوں آپ نے فرمایا یہی کافی ہے۔ جب اُس نے اصرار کیا تو آپ نے دوسری اینٹ اٹھانے کی اجازت دی اور وہ اینٹ بھی سونے کی بن گئی پھر عرض کیا حضرت ایک اور اینٹ اٹھانے کی اجازت دے دیں آپ مسکرا دیئے فرمایا جا تیسری بھی اٹھا لے اور وہ بھی سونے کی ہو گئی حسن قوال سونے کی تینوں اینٹیں گھر لے گیا اور دھوم دھام سے بیٹی کی شادی کی اور ساتھ ہی برادری کی بہترین دعوت کی اور حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ کی یہ کرامت بھی بیان کی۔

(3)۔ حسن قوال کو بیس سال اجودھن (پاک پتن شریف) میں آپؒ کی خدمت میں رہتے گزر گئے دنیوی مال کی ریل پیل تو نہ ہو سکی تاہم روحانی دولت سے وہ خوب مالدار ہوا اس بیس سالہ حاضری اور خدمت گذاری کے باعث حضرت بابا فرید الدین

marfat.com

گنج شکرؒ کے ہاں آنے والے علماء اور مشائخ کو آپ سے انس ہو گیا تھا وہ آتے تو حسن قوال کی ضرور خدمت کرتے جب یہ بوڑھا ہو گیا اور اس کا گلہ صاف نہ رہا اور نہ ہی اس کی آواز سر اور تان کا ساتھ دے سکتی تو قوالی چھوڑ کر یاد اللہ میں زندگی بسر کرنے لگا ایک دن اس کی کمزور مالی حالت نے اسے مجبور کر دیا کہ وہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ کے بعض خلفاء کے ہاں جائے اور مالی امداد حاصل کرے۔

چنانچہ سب سے پہلے سیالکوٹ میں حضرت امام الحق رحمۃ اللہ علیہ سیالکوٹی کی خدمت میں حاضر ہوا حسن قوال ابھی آپ کی خانقاہ سے کافی دور تھا کہ امام صاحب کچھ بے چینی سی محسوس کرنے لگے مریدین سے فرمایا میرے مرشد کے قوال تشریف لا رہے ہیں بوڑھے ہیں لاٹھی ٹیک ٹیک کر چلے آ رہے ہیں جلدی سے جاؤ انہیں کسی سواری پر بٹھا لاؤ۔ ایسا نہ ہو گر یں اور چوٹ آ جائے۔ دو آدمی جلدی سے چلے گئے اور ان لوگوں نے باباجی کو ایک بیل گاڑی پر سوار کیا اور امام صاحبؒ کی خدمت میں لے آئے حضرت امام صاحبؒ نے جو حسن قوال کو دیکھا کھڑے ہو کر استقبال کیا اور گلے سے لگایا۔ اپنی مسند بیٹھنے کو پیش کر دی مگر باباجی نے اپنے آپ کو اس مسند کے قابل نہ سمجھا اور آداب کو ملحوظ رکھا۔ باباجی ایک ہفتہ یہاں قیام ٹھہرے حضرت امام صاحبؒ نے ان کی خوب خاطر مدارت کی۔ پھر تحفے تحائف اور نقدی دے کر رخصت کیا۔ باباجی نے سارے تحائف فروخت کر دیئے اور نقدی پلے باندھ لی یہ کام شاید پیرانہ سالی کے باعث انہوں نے کیا تھا کہ ان کا بڑھاپا یہ بوجھ اٹھانے کی اجازت نہ دیتا تھا اب باباجی شیخ جمال الدین ہانسویؒ کی خدمت میں تشریف لے گئے ہفتہ پھر یہاں قیام فرمایا اور خوب مال و زر حاصل کیا پھر حضرت شیخ نجیب الدین متوکلؒ کی خدمت

marfat.com

میں حاضر ہوئے یہاں بھی انہیں خوب تکریم ملی اور مال و زر سے نوازے گئے پھر حضرت شیخ عارفؒ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور وافر دولت پائی۔ باباجی کو یوں یوں دولت ملتی گئی ان کی حرص بڑھتی گئی یہاں سے آپ شیخ منتخب الدینؒ کی بارگاہ میں تشریف لے گئے اور باباجی فریدالدین گنج شکرؒ کے ناطے دینوی دولت سے سرفراز ہوئے اب آخر میں آپ حضرت باباجی کے بھانجے حضرت مخدوم علاوالدین صاحب کلیریؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ خیال دل میں جاگزیں تھا کہ چونکہ آپ حضرت بابا صاحب کے خلیفہ اعظم اور بھانجے بھی ہیں وہ اتنا کچھ دیں گے کہ اس کے بڑھاپے کی زندگی سکون سے گزر جائے گی مگر جب کلیر شریف میں پہنچے تو کلیر کو ویران پایا آس پاس کے گاؤں والوں سے دریافت کیا کہ خانقاہ صابر یہ کس جگہ ہے ان لوگوں نے کہا کہ یہاں قریب ہی ایک ٹیلہ ہے جہاں ایک گولر کے درخت کے نیچے گھاس پھونس کی ایک جھونپڑی ہے وہاں باباجی رہتے ہیں قوال بے چارہ گھبرا گیا ان سے کیا ملے گا جو آبادیوں سے دور ویرانوں میں ڈیرہ لگائے بیٹھے ہیں اپنی دال چپاتی شائد کیسے پوری کرتے ہوں گے کس قدر صعوبتوں اور تکلیفوں کے بعد یہاں پہنچا ہوں لگتا ہے خالی ہاتھ ہی لوٹنا ہوگا۔ بہرحال یہ قوال آہستہ آہستہ اپنا پشتارہ کمر پر باندھے اس جھونپڑی کے قریب تک پہنچ گیا مگر اس کی حیرانی کی کوئی انتہا نہ رہی کہ جھونپڑی بالکل خالی ہے نہ آپ ہیں نہ آپ کا کوئی خادم ایک کونے میں پانی کا ایک مٹکا پڑا ہے۔

بوڑھے قوال کو پیاس لگی ہوئی تھی خیال کیا سید صاحب کے آنے تک انتظار کرنا ہوگا لہذا خود پانی کا ایک پیالہ پی لوں۔ پیالے میں پانی انڈیلنے لگے مگر ہاتھوں کی کمزوری کے باعث مٹکے پر گرفت ڈھیلی رہی اور سارا مٹکا لڑھک گیا جھونپڑی جل تھل ہوگئی اور

marfat.com

پیالے میں ایک گھونٹ پانی بھی نہ آسکا بس یہ پیاسا بابا قوال یونہی کافی دیر تک بیٹھا رہا۔ مگر سید صاحب تشریف نہیں لائے۔ پھر اٹھا اور ارد گرد دیکھا تو کچھ فاصلے پر ایک گولر کے ٹہنے کو پکڑے کھڑے ہیں آنکھیں بند ہیں اور بے خودی کا عالم ہے ارد گرد کے ماحول سے بے خبر لگتے ہیں بابا قوال حسن قریب جا کر باادب کھڑا ہو گیا کافی دیر کے بعد حضرت سید صاحب نے آنکھ کھولی تو فرمایا کہ تو کیتی (تو کون ہے) اس نے عرض کیا کہ فریدالدین کا قوال حسن حاضر ہے۔ فرمایا کون فرید، بابا قوال حسن تو پہلے ہی بھوک پیاس کا ستایا ہوا تھا۔ اور یہاں جس پہچان کے حوالے سے آیا تھا اس کے بارے میں فرمایا جا رہا ہے کہ کون فرید اس نے جل کر جواب دیا آپ کے شیخ حضرت فریدالدین گنج شکرؒ اجودھن والے اور کون کیا کسی اور فرید سے بھی آپ کا تعلق ہے فرمایا ہاں میرا فرید اب اللہ ہے پھر مسکرا دیئے فرمایا بتاؤ میرے شیخ کیسے ہیں اچھے تو ہیں عرض کیا ہاں اچھے ہیں کب سے اچھے کتنے دنوں کی بات کرتے ہو۔ جب میں ان کے پاس سے آیا ہوں تو اچھے تھے اللہ اچھا رکھے کہو آپ میرے پاس کیسے آئے ہیں۔ بس سلام عرض کرنے کے لئے۔ سلام ہو گیا کوئی اور غرض و غایت، بابا قوال چپ ہو گیا فرمایا بولو چپ کیوں ہو گئے مانگنے آئے ہو نا مانگنا اچھی بات تو نہیں جتنا مانگتے جاؤ گے اشتہاء بڑھتی جائے گی۔ دولت کا پشتارہ اٹھانے سے عاجز بھی ہو۔ اور پھر بھی مانگ رہے ہو۔ جس در پر تم نے بیس سال گزارے کیا وہاں تم بھوکے رہنے لگے تھے کہ بھکاری بن گئے سنو بھیک مانگنے والے کے چہرے پر قیامت کو گوشت نہ ہوگا۔ بابا جی قوال بالکل چپ تھے اور سوچ رہے تھے کہ اس سے قبل وہ جس بزرگ کے پاس بھی گئے تکریم بھی ہوئی اور مال و زر سے بھی نوازا گیا ہوں مگر یہاں نہ تکریم ہے نہ عطا ہے

marfat.com

الٹی جھڑکیاں مل رہی ہیں۔ اب سید صاحب نے گولر کی ٹہنی چھوڑی اور بابا جی قوال کے پاس آئے اسے بازوؤں میں لے لیا پھر بازو تھامے جھونپڑے میں آئے بیٹھے اجودھن (پاکپتن شریف) کے بارے باتیں ہوئیں فرمایا لگتا ہے کھانا کھائے دیر ہوگئی ہے۔ بھوک ستا رہی ہوگی کچھ کھالو جھونپڑے میں چولہے پر مٹی کی ہنڈیا رکھی تھی۔ اس میں چند گولر کے دانے نکالے اور قوال بابا کو مرحمت فرمائے اور رخصت کر دیا قوال بابا تو پہلے ہی جلد باز تھا۔ کہنے لگا اتنی دیر سے آیا ہوں آپ کے پیرو مرشد کا قوال بابا ہوں لیکن آپ نے میری یہ تکریم کی ہے کہ نہ روٹی کھلائی اور نہ پانی پلایا۔ یہ چند گولر کے دانے میرے حوالے کئے اور کہا جانے کو رخصت میں یہی گولر کے دانے حضرت بابا فریدالدین گنج شکرؒ کی خدمت میں پیش کرونگا اور کہوں گا کہ آپ کے پیارے مرید نے یہ داتا نگری کی ہے۔ آپ نے فرمایا جو کچھ میں کھاتا ہوں آپ کی خدمت میں پیش کردیا، رہی بات پانی کی تو وہ مٹکا آپ نے گرا دیا ہے گھڑے میں ایک بوند پانی نہیں چھوڑا۔ ہمارا تعلق صرف پانی اور گولر تک تھا۔ یہی ہمارے لئے قوت لایموت ہے۔ آپ ماموں جان کے پاس جائیں گے تو انہیں ان حالات سے ضرور آگاہ کرنا تاکہ انہیں یقین ہوجائے کہ ان کا مرید بھانجا دینوی لذت اور لہو ولعب کی طرف مائل نہیں ہوا ہے حسن قوال واپس آیا حضرت بابا فریدالدین گنج شکرؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آداب بجالایا قدم بوسی کر کے ہر ایک مرید کی خریت عرض کی۔ آپ پر ہر ایک کا حال استفسار فرماتے رہے پھر آپ نے فرمایا میرے صابر بیٹا کو بھی دیکھا وہ کیسے ہیں انہوں نے کیا خدمت کی آپ کی۔ عرض کیا میں ان کی خدمت میں بڑی امید لے کر گیا تھا وہاں جھونپڑی ثابت بھی نہیں اور بڑے مغرور ہیں بڑی دیر تک کھڑا رہا۔ آپ

marfat.com

حالت سکر میں تھے۔ جب آنکھ کھولی میں نے سلام کیا پوچھا تو کون ہے میں نے عرض کی فریدالدینؒ کا قوال حسن ہوں۔ اس پر انجان بن کر پوچھا کون فریدالدین میں نے کہا آپ کے پیر اس وقت کہا کیا ہمارے شیخ اچھے ہیں اور یہ گولر داتا نگری کی ہیں کمر سے نکال کر پیش کیے حضرت بابا صاحب نے فوراً دو دانے پکڑے اور منہ میں ڈال لئے باقی حاضرین کو دیئے اور دو رکعت دوگانہ ادا کی اور فرمایا کہ آج میں شیخ ہوا ہوں حاضرین نے عرض کیا کیا آپ پہلے شیخ نہیں تھے۔ فرمایا شیخ تھا، مگر شخصیت کی تکمیل صابر کے بھیجے ہوئے ان گولروں کے کھانے سے ہوئی ہے تذکروں میں آتا ہے کہ جن جن لوگوں نے ان گولروں کے ٹکڑے کو کھایا ان کے نورِ باطن میں ترقی ہوئی۔ آپ نے حسن قوال سے بھی فرمایا کہ یہ گولر کے دانے عام دانے نہیں۔ کھاؤ گے تو روحانی دنیا کی سیر کرو گے۔ مگر اس کا رجحان مادیت کی طرف اب زیادہ ہو گیا تھا وہ تو ان گولروں کی شکایت کر رہا تھا اس نے ایک ٹکڑا تک نہیں چکھا اور روحانی ترقیوں سے محروم رہا۔

یہ دولت اس کو نصیب ہوتی ہے جس کے مقدر میں ہو۔ ماہنامہ نورالسلام ستمبر 2000ء

ولادت سے پہلے:۔

حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکرؒ ابھی والدہ کے شکم میں تھے کہ ایک دن آپ کی والدہ ماجدہ کو بیروں کی خواہش ہوئی چنانچہ پڑوس میں ایک ہمسایہ کے ہاں بیری کا درخت تھا انہوں نے بلا اجازت مالک کے دو چار بیر اس درخت سے توڑ کر کھانا چاہے آپ نے پیٹ کے اندر ایسی بیقراری کی کہ وہ بیر ان کے ہاتھ سے گر

marfat.com

بڑے اور وہ درد شکم کی وجہ سے وہ بیتاب ہو کر گھر لوٹ آئیں جب خواجہ صاحب بڑے ہوئے تو ایک بار آپ کی والدہ نے آپ سے فرمایا کہ میں نے تمہارے حمل میں کبھی کسی مشکوک شے کی جانب ہاتھ نہیں بڑھایا آپ نے عرض کی کہ ایک مرتبہ آپ بلا اجازت مالک کی بیری کے بیر کھانا چاہتی تھیں میں نے بیقراری کر کے آپ کو اس سے بچایا چنانچہ والدہ یہ سن کر بہت حیران ہوئی کہ میں نے کبھی کسی سے اس کا ذکر نہیں کیا مگر اس کو کیسے معلوم ہو گیا اور یہ میرا بیٹا کہتا ہے بالکل سچ ہے یقیناً یہ ولی اللہ ہے۔

جوگی قدموں میں:۔

حضرت خوجہ بابا فریدالدین گنج شکرؒ جب لاہور سے اجودھن پہنچے جو اس وقت ایک غیر معروف قصبہ تھا یہاں ایک زبردست اور صاحب استدراج جادوگر رہتا تھا قصبہ والے اسے ایک کامل فقیر سمجھتے تھے اور مانتے تھے آٹھ روز تک وہ بغیر کچھ کھائے پیئے جیتا اور آٹھویں روز صرف گائے کا دودھ پیتا تھا جو اہل قصبہ اس کے لیے لے جاتے اور کافی منت و خوشامد کے بعد اسے پلاتے اس میں کمال یہ تھا کہ قصبہ والے اس کے پاس جتنا دودھ بھی لاتے وہ پی جاتے جیسے دم بھی کرتا تھا۔ اور اس کے چیلے بھی بہت زیادہ تھے لیکن اسی فکر میں رہتا کہ کسی مسلمان فقیر اہل کمال سے ملے تاکہ جو مقامات ابھی باقی رہ گئے ہیں ان کو بھی طے کرے۔ چنانچہ جب آپ وہاں قیام پذیر ہوئے اور مخلوق خدا آپ کی طرف متوجہ ہوئی۔ تو جوگی کو خبر ہوئی جس کا نام شبنھو ناتھ تھا کہ اس قصبہ میں ایک مسلمان فقیر آیا ہوا ہے جس کا لوگوں میں بہت شہرہ ہے وہ یہ سن کر اپنے سینکڑوں چیلوں اور شاگردوں کو ساتھ لے کر اور دل میں یہ ٹھان کر

marfat.com

آپ کی طرف چلا کہ اگر وہ فقیر کامل ہوگا تو میرے کان کے دونوں مندرے اس کے روبرو ٹوٹ کر گر پڑھیں گے اگر ایسا ہوا تو میں سمجھوں گا کہ وہ واقعی کامل ہے ورنہ ناقص فقیروں سے ملنا لا حاصل ہے چنانچہ جب وہ آپ کے سامنے گیا تو آپ نے نور باطن سے اس کے دلی خیال کو معلوم کرلیا۔ اور مندروں کو دیکھا پس آپ کی نظر کا یہ اثر ہوا کہ دونوں مندرے خود بخود اس کے کان سے ٹوٹ کر زمین پر گر پڑے یہ دیکھ کر اس کے دل میں خطرہ گزرا کہ اگر یہ مندرے زمین میں گڑ کر ٹہنیاں پیدا کرلائیں تو میں جانوں آپ نے اس کے اس خطرے سے بھی آگاہ ہو کر وہ دونوں مندرے اپنے مبارک ہاتھوں سے اٹھا کر زمین میں دبا دیئے قدرت خدا سے تھوڑی ہی دیر میں وہ اُگ آئے اور شاخیں لائے یہ دیکھ کر وہ دل میں آپ کا معتقد ہو گیا اور عرض کرنے لگا ابھی بات اور باقی ہے آپ نے فرمایا کہ وہ کیا بات ہے اس نے کہا کہ میں چھپتا ہوں اگر آپ مجھ کو ڈھونڈ نکالیں تو پھر اپنا چیلہ بنالیں یہ کہہ کر اس نے زمین پر لیٹ کر چادر اوڑھ لی اور اس کی روح قلب سے پرواز کر کے عالم بالا پر پہنچی لوگوں نے جو چادر اٹھائی تو اس کو مردہ پایا آپ نے اس کا یہ حال دیکھ کر مراقبہ فرمایا تو اس جوگی کی روح عالم ملکوت تک جا چکی تھی کہ آپ کی روح مبارک نے اس کو جا دبایا اور کہا آگے قدم نہ رکھنا اپنی حد سے نہ گزرنا کیونکہ وہ مقام اہل ایمان کا ہے اور تو اس سے انجان ہے یہاں تک تیرا پہنچنا بھی صرف اس وجہ سے ہوا کہ تو اسلام سے محبت رکھتا اور اہل اسلام کی تعظیم کرتا ہے چنانچہ جب اس کی روح اس مقام سے واپس ہو کر قلب میں آئی تو وہ اُٹھ بیٹھا ادھر آپ نے مراقبہ سے سر اٹھایا ادھر وہ آپ کے قدموں پر گر پڑا اور آپ کا مرید ہو کر سچے دل سے کلمہ پڑھ کر اپنے تمام شاگردوں سمیت مسلمان ہو گیا پھر وہ اپنے

marfat.com

شاگردوں کے ساتھ آپ کا مرید ہو کر چند دن آپ کی خدمت میں رہ کر تکمیل علم الٰہی میں مصروف رہا بعد میں آپ نے اس کو ملک شیونستان کا شاہ ولایت بنا کر مع چیلوں کے رخصت کیا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ جوگی اور اس کے تمام چیلے وقت کے ولی کامل ہوئے۔

بیت المقدس نظر آ گیا:

ایک دفعہ درویشوں کا ایک گروہ حضرت بابا فرید الدینؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ آپ کو بغور دیکھنے لگے اس وقت وہ مراقبے میں تھے جب فارغ ہوئے تو ان درویشوں نے عرض کیا کہ ہم نے آپ کو ہر روز بیت المقدس میں جھاڑو دیتے دیکھا ہے۔ اور آپ نے ہمیں اپنا نام فرید الدین گنج شکرؒ بتایا تھا آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا کہ کیا ہمارا تمھارا عہد نہیں ہوا تھا۔ کہ اس کا کسی سے تذکرہ نہ کرنا۔ تم نے وہ عہد فراموش کر دیا یاد رکھو کہ مردان خدا جہاں ہیں وہیں کعبہ ہے اور وہیں بیت المقدس وہیں عرش ہے وہی کرسی خدا تعالیٰ کی تمام پیدا کی ہوئی چیزیں ہر وقت ان کے روبرو ہیں مگر ان کی توجہ صرف خدا ہی کی طرف رہتی ہے یقین نہیں ہے تو آنکھیں بند کر و اور دیکھ لو۔ انھوں نے آنکھیں بند کر کے تھوڑی دیر بعد کھول کر کہا واللہ قسم خدا کی ہم نے بیت المقدس کو بچشم خود یہاں دیکھ لیا۔ اس کے بعد وہ سب آپ کے مرید ہو گئے۔

زمین بول اٹھی:

ایک دفعہ حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکرؒ کی خریدی ہوئی زمین پر ایک شخص نے ملکیت کا دعویٰ کیا حاکم دیپال پور نے طلب کیا اور لکھا کہ قصبہ والوں سے تحقیق کر

marfat.com

لو آپ نے فرمایا۔ اس گردن شکستہ سے کہو کہ ہمارے پاس نہ رسید ہے نہ کوئی گواہ اگر اعتبار نہیں تو زمین سے خود پوچھ لے ہزار ہا لوگوں کے سامنے زمین نے گواہی دی کہ فرید الدینؒ کی ملکیت ہوں پہلے تو حاکم حیران ہوا پھر گرا اور گردن ٹوٹ گئی جس سے اس کی موت واقع ہوگئی۔

حصول تعلیم اور سیر و سیاحت:

حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ اپنے مرشد گرامی کے ارشاد کے مطابق ملتان میں کچھ عرصہ مزید قیام فرمانے کے بعد قندھار تشریف لے گئے بعد ازاں ممالک اسلامیہ کی سیاحت فرمائی جن میں غزنی، بلغ، بخارا، چشت، سیلوستان، کرمان، بدخشان، بغداد، کوفہ، بصرہ، بیت المقدس، مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے شہر قابل ذکر ہیں بغداد شریف میں آپ شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین سہروردیؒ نواح بغداد میں حضرت خواجہ اجمل شیرازیؒ بخارا میں حضرت شیخ سیف الدین باخزریؒ غزنی میں حضرت امام حدادی کرمان میں حضرت شیخ اوحد الدینؒ اور بدخشان میں حضرت شیخ عبدالواحد بدخشانیؒ نیز حضرت شیخ فرید الدین عطار نیشاپوری کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے ان بزرگان کے ارشادات اور فیوضات سے مستفیض ہوئے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے آپ کو اپنی تصنیف (عوارف المعارف) کا قلمی نسخہ عطا فرمایا نیز یہ بھی ارشاد فرمایا۔ شیطان تم پر کبھی قابو نہ پا سکے گا آپ نے تین سال حرمین شریفین میں جاروب کشی بھی کی۔ حج بیت اللہ سے سرفراز ہوئے اور آخر آقائے نامدار سرکار دو عالم ﷺ کے ارشاد عالیہ کے مطابق بغداد آئے اور حضرت سیدنا غوث

marfat.com

الاعظم" کے صاحبزادے اور جانشین حضرت سید عبدالوہاب" سے مندرجہ ذیل تبرکات حاصل کیے جو سلسلہ بہ سلسلہ حضرت غوث الاعظم" کو حضرت بابا فرید الدین گنج شکر" تک پہنچانے کے لیے ملے تھے۔

(1)۔ دو علم جو سرکار دو عالم ﷺ نے بعض غزوات میں استعمال فرمائے تھے۔

(۲) لکڑی کا ایک پیالہ (3)۔ ایک مقروص (4)۔ ایک دستار مبارک

ریاضت و مجاہدات:

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر" ایک ماہ میں صرف دو بار اپنے مُرشد گرامی کی خدمت میں حاضر ہوتے اور بقیہ وقت ان کی ہدایات وارشادات کے مطابق ریاضت و عبادت میں گذارتے تھے جہاں تک آپ کی پرورش روح ریاضت عبادت مجاہدات کا تعلق ہے کوئی بزرگ اس میدان میں اتنی دور نہیں پہنچا جہاں تک کہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر" کے قدم جا چکے ہیں۔

ایک بار حضرت خواجہ قطب لا قطاب بختار کا کیؒ نے آپ کو طے کا روزہ رکھنے کا ارشاد فرمایا (طے کا روزہ تین، پانچ یا سات دن کا ہوتا ہے) اور افطاری کے وقت صرف دو تین تولہ پانی پیا جاتا ہے) حضرت خواجہ صاحب" کا بھی حکم تھا اور افطار غیب سے آتی ہوئی کسی چیز سے کیا جائے چنانچہ ایک آدمی آپ کے لیے روزہ کے آخری روز۔ افطاری کے لیے کھانا لایا آپ نے اسے غیبی سمجھ کر نوش فرمالیا۔ لیکن کھانا نوش فرماتے ہی فوراً قے ہوگئی اور معدہ بالکل صاف ہوگیا۔ آپ نے یہ واقعہ اپنے مرشد گرامی کے حضور عرض کیا تو انھوں نے فرمایا کہ یہ کھانا ایک شرابی شخص کے

marfat.com

گھر سے آیا تھا۔ اور تمھارا معدہ اس کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا۔ دو بارہ طے کا روزہ رکھو جب آپ نے اس روزے کے ایام بھی پورے کر لیے تو افطاری میسر نہ آئی اور ضعف اس قدر رہوا کہ حالت غیر ہوگئی آخر چند کنکر اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال لیے اور قدرت خداوندی سے وہ کنکر منہ میں جاتے ہی شکر ہو گئے حکیم سنائی نے کیا خوب کہا ہے۔

سنگ در دست او گہر گردد
زہر درکام او شکر گردد

لیکن قربان جایئے آپ کے زہد و تقویٰ کے فوراً یہ خیال آیا کہ کہیں یہ بات رضائے الٰہی کے خلاف نہ ہو شکر منہ سے نکال دی اور یاد الٰہی میں مصروف ہو گئے جب حالت زیادہ خراب ہو گئی تو پھر کنکر منہ میں ڈال لیے پھر وہ شکر ہو گئے۔ آپ نے وہ شکر منہ سے نکال دی اس کے بعد جب تیسری مرتبہ بھی یہی واقعہ ہوا تو آپ نے اس کو تائید الٰہی خیال کرتے ہوئے روزہ افطار کرلیا دن چڑھے مرشد کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ عرض کیا ارشاد ہوا اچھا ہوا تم نے غیب کے تحفہ سے روزہ افطار کیا اب تمام عمر شکر کی طرح شیریں رہو گئے آپ کا لقب گنج شکر مشہور ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے اس کے بعد مرشد گرامی کی طرف سے آپ کو نماز معکوس ادا کرنے کا حکم ہوا (یہ نماز کسی سایہ دار کنوئیں میں چالیس رات دن الٹا لٹک کر ادا کی جاتی ہے) بہر حال آپ مرشد گرامی سے اجازت لے کر کھوتوال میں والدہ ماجدہؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر اوچ شریف تشریف لے گئے جہاں مسجد حاج میں نماز معکوس ادا فرمائی اس کے علاوہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ مختلف مقامات پر عبادت در یاضت اور مجاہدات میں مصروف رہے آپ کے چلہ کی جگہیں مندرجہ ذیل شہروں

marfat.com

میں پائی جاتی ہیں۔

(1)۔مکہ شریف (جبل فرید ہندی) (2)۔ ریواڑی (3)۔ چاٹگام (4)۔کلر کہار جہلم (5)۔لاہور (6)۔اجمیر شریف (7)۔ ملتان (8)۔ ریاست فرید کوٹ (8)۔ دہلی (9)۔ کراچی وغیرہ جواہر فریدی سے منقول ہے۔کہ حضرت بابا صاحب نے بارہ برس تک کھانا تناول نہیں فرمایا بلکہ درختوں کے پتوں سے گزر بسر کی۔ بعدازاں ایک کاٹھ کی روٹی سے بارہ برس گزارہ فرمایا۔ یہ روٹی آپ کی والدہ صاحبہ نے عطا فرمائی تھی۔اس کے بعد بارہ سال تک نماز معکوس میں مشغول رہے گلشن اولیاء سے منقول ہے کہ آپ کا پہلا چلہ پورا ہوا تو غیب سے اشارہ ہوا فرید ہماری طلب میں حاضر ہوا دوسرا چلہ پورا ہوا تو ارشاد ہوا فرید نے ہمارے حکم کی تعمیل کی۔تیسرے چلے کی تکمیل پر ارشاد ہوا ہم نے جو چاہا وہ تو نے پورا کیا اب جو تو چاہئے گا وہ ہم پورا کریں گے۔

حضرت بابا فریدالدین گنج شکرؒ کی کرامات:

(1)۔ ایک بار ایک شخص مرید ہونے کے لیے دہلی سے اجودھن روانہ ہوا راستہ میں ایک فاحشہ عورت سے ملاقات ہوئی تو اس کی نیت میں خلل آ گیا لیکن آپ کی بصیرت نے اپنے ہونے والے مرید کو گناہ سے بچالیا غیب سے اچانک ایک ہاتھ نمودار ہوا اور اس شخص کے منہ پر زناٹے کا تھپڑ رسید کیا اور ساتھ ہی آواز آئی فرید کے مرید ہونے کی نیت ہے اور ارادہ گناہ کا کرتا ہے جب وہ شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے ارشاد فرمایا دیکھو تمھیں اللہ تعالیٰ نے اس روز کتنی بڑی مصیبت سے

marfat.com

بچالیا۔

(2)۔ ایک بار حضرت بابا فرید الدینؒ اور آپ کے خالہ زاد بھائی حضرت خواجہ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ سفر میں تھے خواجہ صاحب کے پاؤں پر سانپ نے کاٹ لیا خواجہ صاحب درد سے بے تاب ہو گئے چنانچہ حضرت بابا صاحبؒ نے تھوڑی سی مٹی لی اور بسم اللہ شریف پڑھ کر زخم پر لگادی اور قدرت کاملہ نے شفا عطا کی۔

(3)۔ حضرت بابا صاحبؒ کے خلفیہ حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہیؒ کے پاس حضرت بابا صاحب کی ریش مبارک کا ایک بال تھا جس کو وہ بطور تعویز استعمال کرنے کی آپ سے اجازت حاصل کر چکے تھے حضرت خواجہ صاحب اس تعویز کو ضرورت مند مریضوں کو عطا کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کو شفا عطا کر دیتا۔ سارے شہر میں اس تعویز کا شہرہ تھا۔ اور ہزاروں لوگ اس تعویز سے مستفید ہوئے۔

(4)۔ ایک دفعہ حاکم ملتان و اُوچ نے حضرت بابا صاحبؒ کے ایک مرید مولانا عارف کے ہاتھ حضرت بابا صاحب کی خدمت میں سو اشرفیوں کا نذرانہ بھیجا مولانا موصوف کی رستے میں نیت بدل گئی اجودھن حاضر ہوئے تو نصف اشرفیاں اپنے پاس رکھ لیں۔ اور نصف بابا صاحب کی خدمت میں پیش کیں حضرت بابا صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ مولانا خوب برادرانہ تقسیم کی ہے مولانا یہ ارشاد سن کر سخت شرمندہ ہوئے اور قدم بوس ہو کر معافی کے خواستگار ہوئے حضرت بابا صاحبؒ نے مولانا کو معاف کر کے دوبارہ بیعت اور نعمت باطنی سے سرفراز فرمایا۔

marfat.com

حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ:

میں جو کچھ ہوں ماں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

یہ جملہ بابا فرید الدین گنج شکرؒ نے اپنی ماں کے متعلق کہا آپ کی والدہ کا نام قرسم خاتون نہایت عابدہ و زاہدہ تھیں بابا فرید الدین کمسن ہی تھے کہ آپ کے والد شیخ جمال الدین سلیمانؒ کا انتقال ہو گیا ماں نے ہمت نہیں ہاری بچے کو تعلیم دلوای جب بچہ ۷ سال کا ہوا اسے نماز پڑھنے کی یوں ترغیب دی کہ بیٹا اگر تم نماز پڑھو گے تو تمھارے مصلیٰ کے نیچے سے شکر نکلے گی آپ وضو کرنے جاتے تو ماں شکر کی پڑیا مصلیٰ کے نیچے رکھ دیتیں آپ نماز کے بعد مصلیٰ اُٹھاتے اور شکر کی پڑیا لے لیتے ایک روز آپ کی والدہ ماجدہ محلہ میں کسی کے ہاں گئی ہوئیں تھیں پیچھے سے بیٹے نے نماز شروع کر دی ایک دم خیال آیا اللہ سے عرض کی یا اللہ میری لاج رکھ لینا نماز کے بعد مصلیٰ اٹھایا تو نیچے بہت زیادہ شکر پڑی ہوئی تھی جونہی ماں گھر داخل ہوئی تو عرض کرتے ہیں اماں جی آج نماز کے بعد جب میں نے مصلیٰ اُٹھایا تو شکر کا ڈھیر نظر آیا ماں نے فرمایا بیٹے پہلے میں رکھتی تھی آج اللہ تعالیٰ نے خود رکھی والدہ نے بچے کو ابتدائی تعلیم کچھ خود دی اور کچھ اپنے قصبہ کھوتوال کے مولوی علیہ السلام سے دلوای اور مزید تعلیم کے لیے ملتان بھیج دیا۔ اب جب علم حاصل کر کے اپنے گاؤں کھوتوال پہنچے ماں بڑی خوش ہوئی آج بڑا عالم دین بن کر آیا ہے۔ ماں کی اجازت سے آپ نے پاکپتن کو سکونت کے لیے پسند کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد اپنے بھائی شیخ نجیب الدین کو بھیجا کہ جاؤ اور ماں کو پاکپتن لے آؤ۔ وہ کھوتوال پہنچے اور ماں کو رضامند کیا گھوڑے پہ بٹھایا اور خود پیدل ماں کے ساتھ ساتھ

marfat.com

کھوتوال اور پاکپتن کی راہ میں ایک خطرناک گھنا جنگل پڑتا تھا اس جنگل سے گزر رہے تھے کہ درمیان میں پہنچے کہ ماں نے کہا بیٹا مجھے پیاس لگی ہے۔ پانی لا دو۔ آپ نے ماں کو ایک درخت کے نیچے بٹھایا اور خود پانی کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے بڑی دیر بعد پانی ملا۔ پانی لے آئے تو درخت کے نیچے ماں نہیں تھی بڑا ادھر ادھر دیکھا آوازیں بھی دیں مگر ماں کا سراغ نہ ملا آپ روتے روتے پاکپتن پہنچے بابا فرید الدینؒ کو ساری بات سنائی آپ نے کچھ اور آدمی ساتھ بھیجے ماں کی تلاش کے لیے مگر ماں نہ ملی آپ نے فرمایا اللہ کی جو رضا مسکینوں کو کھانا کھلاؤ اور صدقہ کرو (تاریخ فرشتہ) اور ماں کو یاد کر کے بڑا روتے اور لوگوں سے کہتے جو میں آج ہوں سب ماں کی تربیت اور دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

حضرت بابا فرید الدینؒ اور ہندو لڑکی:

تاجدارِ پاکپتن حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ کی تبلیغ سے ہندوؤں کے عقیدے کی عبادت متزلزل ہونے لگی تو چند شر پسند ہندوؤں نے ایک نہایت گھناؤنی اور شاطرانہ چال چلنے کا فیصلہ کر لیا۔ ان شیطانوں نے ایک نہایت حسین و جمیل اور قتالہ عالم ہندو لڑکی کو زبردست بناؤ سنگھار کرنے کے بعد آپ کے پاس بھیج دیا آپ رات کے وقت مصروف عبادت تھے کہ دروازے پر دستک ہوئی آپ نے پوچھا کون نسوانی آواز آئی میں پناہ لینے آئی ہوں آپ نے دروازہ کھولا تو وہ لڑکی تیزی سے آپ کے حجرہ میں داخل ہو گئی آپ بھی دروازہ چھوڑ کر اندر آ گئے اور اُسے فرمایا بیٹھ جا لڑکی اپنے بھیجے والوں کے حکم کے مطابق بے حجابانہ بیٹھ گئی بابا جی کا جوانی کا عالم تھا اور

marfat.com

شیطان پوری قوتوں کے ساتھ آپ پر حملہ آور ہو چکا تھا مگر جہاں ذکر الٰہی کے کوڑوں کی برسات ہوتی ہو وہاں شیطان کیا ٹھہرتا۔ تاہم آپ نے اس لڑکی کے سامنے بیٹھ کر اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں لڑکی نے خیال کیا کام بن گیا اور ابھی پیش رفت بھی ہو جائے گی مگر آپ اُسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ایک ٹک گھورے جا رہے تھے لڑکی ان پاکباز نگاہوں کی تاب نہ لا سکی اور اُس کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہونے لگا آپ نے فرمایا اب بتاؤ کیسے آئی ہو۔ لڑکی نے جواب دیا یہ بات تو بعد میں بتاؤں گی پہلے آپ سے ایک سوال پوچھوں گی آپ نے فرمایا پوچھو لڑکی نے کہا میں نے سنا ہے اسلام میں غیر محرم عورت کو دیکھنا حرام ہے مگر آپ مجھے مسلسل دیکھے جا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا تو نے ٹھیک سنا ہے میں تجھے اُن نگاہوں سے نہیں دیکھ رہا جن سے دیکھنا اسلام میں ممنوع ہے میں تو تجھے تعجب سے دیکھ رہا ہوں اور سوچ رہا ہوں کیا اتنی اچھی صورت دوزخ میں ڈال دی جائے گی خدا جانے حضرت بابا فریدؒ کے اِن الفاظ میں کیا جادو تھا کہ لڑکی تڑپ کر رہ گئی اور اُسکی آنکھوں سے آنسوؤں کی دو نہریں جاری ہوگئیں بابا جی نے پوچھا بیٹی کیا بات ہے عرض کی اب اتنا کرم کیا ہے تو کلمہ بھی پڑھا دیں۔

درد دی لذت دیون والیا میرے وی درد ونڈاویں
میں جھوٹی توں سچا بابا خیر کرم دا پاویں

حضرت بابا فرید الدینؒ نے اُسے فرمایا پڑھو **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** لڑکی نے کلمہ پڑھا اور کلمے شریف کا ورد کرتے ہوئے واپس آگئی ہندوؤں نے کہا ہمارا داؤ چل گیا ہے صبح فجر کی نماز کے وقت مسلمانوں کو پتہ چل جائے

marfat.com

گا کہ اُن کے پیشواء کا کیا حال ہے چنانچہ انھوں نے عورتوں کو لڑکی کے پاس بھیجا کہ وہ اُس سے بابا جی کے حجرے میں پیش آنے والا واقعہ سن کر آئیں ہندو عورتیں لڑکی کے پاس گئیں اور اُس کے لباس وغیرہ کو دیکھ کر جان گئیں کہ ہندوؤں کا شیطانی حملہ نا کام رہا ہے تاہم اُنھوں نے لڑکی سے پوچھا تو اُس نے کہا۔

جدرج رج اوتھے روئی ساں میں سدا سہاگن ہوئی ساں
ہن کوئی اگے کوئی ساں پڑھو لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

☆ بابا فریدؒ ایک دن وَن کے درخت کے نیچے بیٹھے تھے کہ صبح صبح سبزی بیچنے والی ایک عورت مولیوں کا ٹوکرا سر پر اٹھائے پاس سے گزری فقیر کا دل مولی کھانے کو کر آیا اُس عورت سے فرمایا بی بی ایک مولی دے جاؤ عورت نے مولی دینے سے انکار کر دیا فقیر بابا جلال میں آ گئے اور اُس وَن کے پتے منہ میں ڈال کر فرمایا کہ تو ہی مولی بن جا چنانچہ ان پتوں میں مولی کا ذائقہ آ گیا وہ درخت آج بھی موجود ہے آج بھی اُس کے پتوں سے مولی کا مزہ آتا ہے۔

اٹھ فریدا ستیاتوں جھاڑو دے میت
توں سُتا رب جاگدا تیری ڈاڈھے ناں پریت
اٹھ فریدا ستیاتوں میلا ویکھن جا
مت کوئی مل جائے بخشیا توں وی بخشیا جا

marfat.com

نظر ولایت:۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے مقبول بندوں کو جو عظمتیں عطا فرمائی ہیں اہل ایمان انھیں تسلیم کرتے ہیں مگر کچھ لوگ ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے فیضان اولیاء کا نہ صرف انکار بلکہ استہزا اور ٹھٹھا کرتے ہیں کہ توجہ کوئی چیز نہیں نظر میں کوئی اثر نہیں حالانکہ وہ لوگ بری نظر کی طاقت کو مانتے ہیں کہ بچہ بیمار ہوگیا اس کو نظر بد لگ گئی مولوی صاحب دم کرر ہے ہیں کہ بری نظر لگ گئی ہے میں کہتا ہوں اگر بری نظر انسان کو بیمار کر سکتی ہے تو اچھی نظر سے تندرستی بھی ہوسکتی ہے بری نظر اگر بیمار کر سکتی ہے تو اچھی نظر آباد بھی کر سکتی ہے۔علامہ اقبالؒ:۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوق یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

اور ایک پنجابی شاعر نے لکھا:

بندے رب دے نظر کر کے تقدیر بدل دیندے
لکھی ہوئی لوح محفوظ والی تحریر بدل دیندے

سامعین کرام:۔

اللہ والے جس پر نگاہ ولایت ڈال دیں تو دل کی دنیا کو آباد کر دیتے ہیں مگر اُن نام نہاد پیروں فقیروں سے بچنا چاہیے جو مریدوں کے دلوں کی بجائے اُن کی جیبوں پر نظر ڈالتے ہیں جب کوئی مالدار مرید پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت صاحب اُس مرید کے استقبال کے لیے کھڑے ہوگئے بڑی شفقت ومحبت

marfat.com

سے مرید کو گلے لگایا پاس بٹھایا اور پھر فرمایا بیٹا میں تو پہلے ہی تیرا انتظار کر رہا تھا۔ میں تینوں راتیں غوث پاک دی کچہری وچہ ویکھیا اے جبکہ پیر صاحب خود بھی کبھی وہاں حاضر نہ ہو سکے ہوں اس انداز کی گفتگو کر کے مرید کی جیب صاف کر دی اور اگر کوئی غریب مرید حاضر ہوا تو خادم کو حکم دے دیا کہ دیکھو سامنے جو شخص آ رہا ہے اسے کہہ دے کہ حضرت صاحب کا حکم ہے باہر برآمدے میں بیٹھ جاؤ اور دو لاکھ مرتبہ پڑھو **(یاحیی یا قیوم)** ناں مکے تے ناں جند چھٹے۔ اللہ کا ولی وہ ہے جس کی نگاہ میں امیر و غریب کی تمیز نہ ہو حضور اکرم ﷺ کے ہر امتی کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے۔ اس کی نگاہ میں اُس کا ہر مرید ایسے ہو جیسے والدین کے لیے ساری اولاد ہوتی ہے پھر جیسے اولاد کے لیے ماں باپ کا احترام کرنا ضروری ہے اسی طرح مرید کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے شیخ کی کامل طور پر اطاعت اور خدمت کے لیے کمر بستہ رہے۔ اور ہر لمحہ ادب کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے تاریخ گواہ ہے کہ جن لوگوں نے مرشد کامل کی خدمت و اطاعت کی ہے انہیں دین و دنیا کی سعادتیں عظمتیں اور سر بلندیاں حاصل ہوئی ہیں سوائے خدمت و اطاعت کے لقائے یار نصیب نہیں ہوتا۔

نالے جان پیاری تینوں نالے لبھیں قرب سجن دا
خدمت ولوں جی چرا ویں تے چا مخدوم بنن دا
نالے مٹھی نیندر ہونویں نالے شوق دیدار کرن دا
تن وچہ پھسا رہنا ویں اعظم اتے سودا کرنا این من دا

سرکار خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ نے بیس سال اپنے مرشد کامل حضرت خواجہ عثمانی ہارونیؒ کی خدمت و اطاعت کی حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ بارہ سال

marfat.com

اپنے پیر کامل کی خدمت واطاعت کی۔

خدمت شیخ:۔

حضرت خواجہ بابا فرید الدین گنج شکرؒ نے بارہ سال اپنے پیر کامل خواجہ قطب الدین بختار کاکیؒ کی خدمت کی اور جب بارہ سال کی آخری شب آئی۔ تہجد کا وقت تھا مرشد کامل نے اپنے مرید صادق سے فرمایا۔

اٹھ جاگ فرید ا ستیاتوں وی میلہ ویکھن جا

مت کوئی بخشا مل جاوے توں وی بخشیا جا

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر بیدار ہوئے تو مرشد نے حکم فرمایا۔ فرید تہجد کی نماز کا وقت ہے خود بھی وضو کر اور مجھے بھی وضو کروا تا کہ دونوں مل کر اپنے مالک وخالق کے حضور سربسجود ہو جائیں مرید صادق حضرت بابا فرید الدینؒ اٹھے تا کہ مرشد کامل کو وضو کرائیں سردی کا موسم تھا آدھی رات کے وقت جو پانی کے برتن کو ہاتھ لگایا تو سخت سردی کی وجہ سے بہت ٹھنڈا تھا محبت نے یہ گوارا کیا کہ مرشد کامل کو اس ٹھنڈے پانی سے وضو کرایا جائے اور پانی گرم کرنے کے لیے پاس کوئی سامان نہیں تھا ۔آخر لوٹا ہاتھ میں لیا اور پانی گرم کرنے کے لیے آدھی رات کے وقت چل پڑے۔ گردونواح پر نظر دوڑائی۔ شاید کہیں سے آگ مل جائے اور پانی گرم کر کے مرشد کامل کو وضو کرایا جائے اس خیال سے جو چاروں طرف نظر کی تو ایک گھر میں روشنی سی نظر آئی آپ وہاں پہنچے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ گھر کی مالکہ دروازے پر آئی تو کہنے لگی ۔اے درویش تو نے دروازہ کیوں کھٹکھٹایا کہو کیا بات ہے آپ نے فرمایا۔ اے بی بی آدھی

marfat.com

رات کا وقت ہے خدا کی رحمتوں کا نزول ہو رہا ہے۔ میرے مرشد کامل نے وضو کرنا ہے سخت سردی کی وجہ سے پانی بہت ٹھنڈا ہے تیرے گھر میں آگ جل رہی ہے اس لیے تیرے دروازے پر آیا ہوں اُس نے جو آپ کی طرف دیکھا تو آپ کی بڑی بڑی خوبصورت آنکھیں بڑی پسند آئیں کہنے لگی اے بابا جی اگر پانی گرم کرنا چاہتے ہو تو پہلے اپنی آنکھ نکال کر مجھے دے دو۔ آپ نے فرمایا اے بی بی جاؤ اندر سے چھری لا کر مجھے دے دو میں ابھی آنکھ نکال دیتا ہوں اور تم پانی گرم کر دو۔

گلاں نال تے ہر کوئی لائی پھردا
لا کے توڑ نبھا نیاں اوکھیاں نے

چنانچہ اُس عورت نے پانی گرم کر کے آپ کو دے دیا۔ اور آپ نے اسے آنکھ نکال کر دے دی آنکھ پر پٹی باندھ کر پانی کا لوٹا اٹھائے شیخ کامل کی خدمت میں حاضر ہو گئے مرشد پاک کو وضو کرایا جب آپ وضو سے فارغ ہوئے تو خواجہ بختار کاکیؒ نے نظر اُٹھائی اور فرمایا فرید آنکھ پر پٹی کیوں باندھ رکھی ہے۔ ہماری پنجابی زبان میں جس کی آنکھے کو آشوب چشم ہو وہ کہتا ہے اکھ آئی ہوئی اے۔ تو خواجہ بختار کاکیؒ کے پوچھنے پر حضرت بابا فریدؒ نے عرض کیا حضور میری آنکھ آئی ہوئے اے۔

آپ نے مرید کی یہ حالت دیکھی تو وجد میں آ گئے فرمایا فرید پٹی لاہ دے آکھ آئی ہوئی اے اب جو آپ نے پٹی اتاری تو کیا دیکھتے ہیں کہ واقعی اکھ آئی ہوئی اے (شلوک فریدیؒ)

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

marfat.com

یہ ہے خدمت شیخ یہ ہے محبت مرشد یہ ہے اطاعت پیر اور یہ ہے نگاہ ولی کی شان جو اٹھے تو بیڑا پار کر دے جو مردہ دل پر پڑے تو زندہ کر دے۔ جو بے نماز پر پڑے تو نمازی کر دے جو چور پر پڑے تو ولی بنا دے۔

☆ حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ حضرت خواجہ بختار کاکیؒ کے مرید ہوئے تو مرشد پاک نے ریاضت و چلہ کشی میں ایک حجرے میں بٹھا دیا کئی سال کے بعد حضرت خواجہ اجمیریؒ جو کہ خواجہ بختار کاکیؒ کے مرشد تھے دہلی تشریف لائے اور فرمایا بختار اپنی کمائی دکھاؤ آپ نے اپنے تمام خلفاء کو حاضر خدمت کر دیا۔ تو خواجہ صاحب نے فرمایا وہ حجرے والا کہاں ہے عرض کی وہ چلہ کشی میں مشغول ہے اور فرمایا اُس کے پاس ہم خود چلتے ہیں۔ بابا فرید الدینؒ اتنے کمزور اور لاغر ہو گئے تھے کہ تعظیم کے لیے بھی نہ اٹھ سکے خواجہ اجمیریؒ نے فرمایا۔ بیٹا تم اٹھنے کی تکلیف نہ کرو ہم خود ہی اٹھا لیتے ہیں پھر ایک بازو خواجہ اجمیریؒ اور دوسرا بازو خواجہ بختار کاکی نے پکڑا اور اٹھاتے ہوئے فرمایا فرید کہاں تک اٹھنا چاہتے ہو۔ عرض کی جہاں سے پھر میں بیٹھ نہ سکوں۔ پھر خواجہ صاحب نے فرمایا بابا قطب الدین شہباز عظیم در دام آوردہ بجز سدرۃ المنتہیٰ آشیانہ نگیرد۔ کہ بابا فرید ایک ایسا شہباز ہمارے جال میں پھنس ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ کے سوا اپنا آشیانہ نہیں بنائے گا۔ خواجہ بختار کاکیؒ نے فرمایا فرید اٹھو اور اپنے دادا مرشد کے قدم چومو بابا صاحب اٹھے اور اپنے ہی مرشد کے قدموں کو بوسہ دیا خواجہ صاحب نے فرمایا فرید میں نے حکم دیا ہے کہ خواجہ اجمیریؒ کے قدم چومو مگر تم میرے ہی پاؤں کو چوما ہے عرض کی آقا آپ کے قدموں کے سوا کسی اور کے قدم نظر نہیں آتے پھر خواجہ اجمیریؒ نے فرمایا بختار فرید ٹھیک کہتا ہے یہ منزل کے دروازے تک پہنچ گیا ہے جہاں وحدت

marfat.com

ہی وحدت ہوتی ہے دوسرا کوئی نظر نہیں آتا۔

اوراد وظائف:۔

حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی کو رنج و غم پیش آئے تو وہ صبح کی نماز کے بعد ایک سو مرتبہ یہ آیت پڑھے۔

لَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ العَلِیِّ العَظِیم یَا فَردُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ ۔

(2)۔ حضرت بابا صاحبؒ نے ارشاد فرمایا کہ کسی شخص کو حالت بے کسی میں کوئی شدید مشکل یا مہم پیش آئے تو وہ ان کلمات کو ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر دعا مانگے تو اس کی مشکل حل اور حاجت پوری ہو جائے گی کلمات یہ ہیں۔

اَقْوٰی مُعِینٍ وَاَهدٰی دَلِیلٍ اِیَّاكَ نَعبُدُ وَاِیَّاكَ نَستَعِین ۔

(3):۔ اولاد نرینہ کے لیے فرمایا کہ یہ آیت بکثرت پڑھ کر دعا مانگی جائے۔

رَبِّ هَب لِی مِن لَّدُنكَ ذُرِیَّةً طَیِّبَةً اِنَّكَ سَمِیعُ الدُّعاءِ ۔

(4)۔ دل کو نور ایمان سے منور کرنے کے لیے یہ آیت پڑھنا چاہیے۔

رَبَّنَا اَتمِم لَنَا نُورَنَا وَاغفِرلَنَا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیءٍ قَدِیر ہ

(5)۔ ایک بار ارشاد فرمایا کہ یکم محرم سے دس محرم تک جو شخص روزانہ ستر (70) بار یہ آیت پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی تمام مشکلات دور فرمائے گا نیز اس کو بخش دے گا اور اس کا شمار اولیاء کرام کے زمرہ میں ہوگا۔

حَسبِیَ اللّٰهُ وَ نِعمَ الوَكِیل وُنِعمَ المَولٰی وَنِعمَ النَّصِیر ہ

marfat.com

بہشتی دروازہ:۔

حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکرؒ کا مزار پرانوار 688ھ میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء اور حضرت امیر خسروؒ نے تعمیر کروایا تھا وہ اپنے ساتھ دہلی سے 200 حفاظ قرآن لے کر آئے تھے ہر اینٹ پر ایک بار قرآن شریف پڑھ کر دم کیا گیا اس کے بعد ان ہی دم شدہ اینٹوں سے مزار کی تعمیر کی گئی فوائد الفوائد میں ہے کہ تعمیر کے آخری ایام میں خواجہ نظام الدین اولیاء کو رسول مقبول ﷺ خواب میں ملے اور فرمایا نظام الدینؒ تو نے بہت اچھا کیا ہے جو اپنے مرشد کا مزار اتنے ذوق وشوق سے بنوایا اور ایک ایک اینٹ پر ختم قرآن مجید کرا دیا۔ ہم تجھ سے بہت خوش ہیں جنوبی دروازے کا نام بہشتی دروازہ رکھنا اور اعلان کر دو۔ کہ جو شخص اس دروازے میں سے **اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَتُوبُ اِلَیکَ مِنْ کُلِّ ذَنبٍ** ہ۔ پڑھ کر گزرے گا۔ حق تعالیٰ اسے جنت سے سرفراز فرمائے گا۔ بشرطیکہ آئندہ گناہوں سے توبہ کرے اور پابند صوم وصلوٰۃ رہے۔ (سوانح حیات حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکرؒ)

قیامت کے ہولناک مناظر

حضور علیہ السلام کا فرمان ہے بندے کے قدم تب تک نہیں ہٹیں گے جب تک کہ اس سے چار باتوں کے بارے میں سوال نہ ہو جائے۔

(1)۔ عمر کس کام میں فنا کر دی۔ (2)۔ بدن کس کام میں بوسیدہ کر دیا۔

(3)۔ علم پر کس قدر عمل کیا (4)۔ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔

marfat.com

حضرت سید منظور حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ

پیر طریقت حضرت سید منظور حسین شاہؒ قادری سروری محلہ دسوندھی پورہ گجرات شہر کی مشہور سڑک سرگودھا روڈ کے قریب محلہ دسوندھی پورہ میں پیر طریقت حضرت سید منظور حسین شاہؒ کا آستانہ مبارک ہے یہاں رشد و ہدایت کی شمع روشن ہے آپ 1926ء میں راولپنڈی میں پیدا ہوئے پھر آپ کے والد محترم پیر سید فضل حسین شاہؒ وہاں سے موضع کسوکی تحصیل و ضلع گجرات تشریف لے آئے اور وہیں سکونت اختیار کی آپ کے والد تھوڑے عرصہ میں مالک حقیقی سے جا ملے پھر آپ کی پرورش والدہ محترمہ نے شروع کی مابعد ان کا بھی انتقال ہو گیا والدہ محترمہ کے وصال کے بعد آپ کی پرورش دادی جان نے شروع کی۔اور ساتھ ہی تعلیم و تربیت کے لیے میاں خلیل الرحمٰن صاحب کے پاس چھوڑ آئیں وہاں آپ نے دینی و دنیاوی علوم حاصل کیئے وہاں سے فیصل آباد شیخ الحدیث محدث پاکستان حضرت مولانا سردار احمدؒ کے ہاں سے علوم دینی مکمل کیئے فارغ ہو کر جب واپس تشریف لائے تو ایک دینی درسگاہ کا پروگرام بنایا شیخ الحدیث محدث پاکستان حضرت مولنا سردار احمد خانؒ صاحب کو دعوت دی آپ تشریف لائے اور مدرسے کا نام آپ کے والد کے نام کی نسبت سے جامع فضل العلوم رضویہ تجویز کیا آپ کو روحانی فیض آستانہ عالیہ چھالے شریف سے ہوا۔آپ مزد قلندر۔ولی اللہ درویش ہو گزرے ہیں آپ کا وصال 1981ء میں ہوا آستانہ عالیہ پر یکم کا تک 17 اکتوبر 18 ذوالحجہ کو عرس منایا جاتا ہے نصیب آباد میں اسوج کے آخری جمعہ کو عرس منایا جاتا ہے۔(سجادہ نشین صاحبزادہ پیر سید ظہور حسین

marfat.com

شاہ قادری محلہ دسوندھی پورہ سرگودھا روڈ گجرات امیر جماعت اہلسنت ضلع گجرات :
منجانب خادم صوفی ملک منیر احمد سادات کالونی گجرات۔

حضرت رابعہ بصری قلندرؒ

آپ ایک پہاڑی پر تشریف لے گئیں اور تمام صحرائی جانور آپ کے گرد جمع ہو گئے لیکن جب خواجہ حسن بصریؒ وہاں پہنچے تو تمام جانور فرار ہو گئے حسن بصریؒ نے حیرت زدہ ہو کر آپ سے سوال کیا کہ تمام جانور مجھے دیکھتے ہی فرار کیوں ہو گئے رابعہ بصریؒ نے پوچھا کہ آج آپ نے کیا کھایا تھا تو انھوں نے جواب دیا کہ گوشت روٹی یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ جب تم ان کا گوشت کھاؤ گے تو پھر یہ تم سے کیونکر مانوس ہو سکتے ہیں۔

محبت کی علامت :۔

مشائخین بصرہ میں سے ایک شخص آپ کے یہاں جا کر سرہانے بیٹھ گیا اور دنیا کی شکایت کرنے لگا تو رابعہؒ نے فرمایا کہ غالباً آپ کو دنیا سے بہت زیادہ لگاؤ ہے کیونکہ جو شخص جس سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے اس کا ذکر بھی بہت زیادہ کرتا ہے۔ کیونکہ اگر آپ کو دنیا سے بہت زیادہ محبت ہوگی تو آپ نے یہ ذکر چھیڑا۔

marfat.com

حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ

کھڑی شریف میں آستانہ عالیہ حضرت پیر شاہ غازی المعروف دمڑیاں والی سرکار آستانہ عالیہ حضرت میاں محمد بخش ؒ کشمیر کی سرزمین جو قدرتی حسن سے مالا مال ہے وہاں اولیاء کرام نے قدم قدم پر نور کے چشمے جاری کر رکھے ہیں۔ طالباں حق اپنی پیاس بجھانے ان چشموں پر پہنچ جاتے ہیں یہ خطہ پہاڑوں اور جنگلوں پر مشتمل ہے پیشتر اولیاء کرام چلہ کشی یادالٰہی کے لیے ایسے ہی علاقوں کا انتخاب کرتے ہیں تاکہ وہاں مخلوق خدا سے دور رہ کر اللہ کی عبادت کرسکیں کھڑی شریف کا خطہ جہاں حضرت پیر شاہ غازی المعروف دمڑیاں والی سرکار اور عارفانہ کلام سیف الملوک کے مصنف حضرت میاں محمد بخش ؒ صاحب جن کا کلام پڑھنے سننے سے تن من میں ایک تڑپ اور لہر پیدا ہو جاتی ہے۔ آپ کا کلام ہر آستانے مسجدوں روحانی محفلوں جہلم کی تقریبات میں پڑھا جاتا ہے۔ آپ نے رونقیں بکھیر رکھی ہیں۔

1)۔ کسی شخص کی باتیں اس کی شخصیت کی عکاس ہوتی ہے۔

2)۔ نیک لوگ اپنے نام اور مرتبہ کی تشہیر پسند نہیں کرتے۔

3)۔ مردان کاملین کا کسی جگہ قیام کرنا باعث برکت ہوتا ہے۔

4)۔ اللہ کے نیک بندوں کا ذکر بوئے گل اپنے دامن میں لئے پھرتی ہے۔

مالی دا کم پانی دینا بھر بھر مشکاں پاوے
مالک دا کم پھل پُھل لانا لاوے یا نہ لاوے

marfat.com

یہ شعر صاحب سیف الملوک حضرت میاں محمد بخش قادری قلندریؒ کا ہے۔
آپ کا سارا کلام تصوف کے رنگ سے بھرا ہے آپ کی کتاب پنجاب کے دیہاتوں، شہروں، قصبوں میں بڑے شوق سے پڑھی جاتی ہے اکثر لوگ میاں صاحب کو محض ایک شاعر جانتے ہیں مگر ان کے کلام کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے وہ ایک صاحب حال صاحب نظر بزرگ تھے۔ یہ صرف خیال ہی نہیں بلکہ حقیقت بھی یہی ہے بلکہ ان کا شمار مردان کاملین میں ہوتا ہے۔

☆ ایک بار حافظ کرم داد جو دھمی شریف کے رہنے والے تھے آپ کے ہمراہ تھے ایک گھوڑی پر دونوں سوار تھے پہاڑیوں کے پیچ و خم والے راستے کے باعث آپ منزل مقصود تک نہ پہنچ سکے شام کے اندھیرے گہرے ہوتے گئے بھیانک آوازیں آنے لگیں آپ کے چہرے پر کسی قسم کا تردد نہ تھا البتہ حافظ کرم داد کو کچھ فکر لاحق ہوئی کہ اب کیا بنے گا کہ اچانک انہیں کچھ فاصلے پر مدہم اور ٹمٹماتے دیوں کی روشنی دکھائی دی یہ دونوں مسافر اس سمت کو چل دیئے یہ ایک چھوٹی سی دیہاتی بستی تھی جسے دلاور پور کہا جاتا تھا فیصلہ ہوا اس بستی میں رات گزار لیتے ہیں مگر یہاں تو آپ کا جاننے والا کوئی نہ تھا۔ آپ نے حافظ کرم داد سے فرمایا کرم داد یہیں کسی مسجد میں رات گزار لیتے ہیں مگر حضور اس گھوڑی کا کیا بنے گا۔ اسے کہاں باندھیں اسے کیا کھلائیں بے چاری دن بھر کی بھوکی ہے۔ آپ نے فرمایا یہاں کسی چوہدری کے ڈیرے میں باندھ دو کھلیوں میں کچھ جھوٹا چارہ ہوگا تو وہی کھا کر گزارہ کر لے گی۔ جاؤ لے جاؤ میرا نام پتہ کسی کو نہ بتانا۔ میں یہاں مسجد میں نماز پڑھتا ہوں حافظ کرم داد پوچھتے پوچھتے چوہدریوں کے ایک ڈیرے میں پہنچے السلام علیکم فرمایا مگر ان لوگوں نے سلام کا جواب

marfat.com

نہ دیا۔ وہ لوگ کھیل میں مصروف تھے حافظ صاحب کو بیحد شرمندگی ہوئی۔ انہیں بھوک بھی ستا رہی تھی ان کا خیال تھا کہ کھانے کو کچھ مل جائے گا۔ مگر ان چوہدریوں کے ڈیرے پر روٹی ملنا تو کجا انہیں توجہ بھی نہ مل سکی۔ آپ گھوڑی کی لگام تھامے باہر نکلنے لگے تو ایک آواز بھی نہ سن پائے کہ وہ کس غرض سے آئے تھے۔ وہ بڑے آہستہ آہستہ چلتے میاں محمد بخشؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ سوچ رہے تھے کہ میاں صاحب سے کیا کہیں اگر پوری منظر کشی کی تو نہ جانے فقیر کے دل پر کیا بات آئے ناگواری کا خیال کوئی بد دعا لبوں تک نہ لے آئے اور چوہدریوں کا بہت زیادہ نقصان نہ ہو جائے بس خاموشی سے مسجد کے باہر ایک درخت کی شاخ سے گھوڑی باندھی اور میاں صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میاں صاحبؒ نے خود ہی فرمایا حافظ صاحب گھبرائیں نہ اللہ تعالیٰ رات بسری کا انتظام بہتر کر دے گا آپ جلدی سے نماز پڑھ لیں اسی دوران میں ایک شخص مسجد میں آیا اس نے (اجنبی) حافظ صاحب کو دیکھا تو ان کے قریب بیٹھ گیا جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو بولا آپ مجھے اجنبی لگتے ہیں کیا رات بسری کا کوئی انتظام ہے یا نہیں حافظ صاحب نے کہا ہاں مسجد میں رات گزار لیں گے نووارد سے عرض کیا آپ مجھے پڑھے لکھے لگتے ہیں اگر صاحب علم چٹائیوں پر سوئے گا تو ہم سب گاؤں والوں کی توہین ہے اگر آپ ہمارے ہاں قدم رنجہ فرمائیں تو ہمارے لئے سعادت ہے ویسے بھی ہم نے گیارھویں شریف کے ختم کے لئے کھانا پکا رکھا ہے آپ ہمارے ساتھ چلیں ختم شریف پڑھیں لنگر کھائیں اور رات گزاریں اب حافظ صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ نووارد کی گفتگو تو آپ نے سن لی ہوگی اب کیا حکم ہے۔ میاں صاحبؒ نے فرمایا ضرور چلیں گے مگر انہیں کہیں

marfat.com

کہ رات تب گزاریں گے کہ وہاں کوئی شور وغیرہ نہ ہو۔ اس نے عرض کیا حضور میرا ڈیرہ بستی سے باہر وہاں کوئی شور شرابہ نہیں ہے۔ آپ بڑے سکون سے رات کی عبادت میں مشغول رہ سکیں گے پھر حافظ صاحب سے یہ بھی دریافت کیا وہ دوسرے بزرگ کون ہیں انہوں نے کہا ہم دونوں ہم سفر ہیں یعنی ان کے مقام و مرتبہ سے آگاہ نہ کیا بس سرسری سا جواب دے کر ٹال دیا۔ کیونکہ میاں صاحب نے انہیں نام و نشان بتانے سے منع کر دیا ہوا تھا بہرحال اس شخص نے آپ کی خدمت کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اچھے بستر دیئے لوٹا مصلیٰ بھی پاس رکھ دیا ان کی گھوڑی کو بھی چارہ مل گیا۔ دونوں مہمانوں نے اپنی یہ رات بالکل گھر کے ماحول کی گزاری صبح کو جب یہ لوگ تشریف لے جانے لگے تو وہ شخص بھی ہمراہ ہولیا۔ اب رستہ میں حافظ صاحب نے میاں محمد بخش ؒ کے بارے میں سب کچھ بتا دیا۔ جونہی اس شخص کو حضرت میاں محمد بخش ؒ کے بارے معلوم ہوا تو وہ زار و قطار رونے لگا نہایت عجز و انکساری عرض کرنے لگا۔ حضور مجھے رات کو کیوں نہ بتایا کہ میرے گھر میں جلیل القدر ہستی تشریف فرما ہے۔ میرا مفلس کدہ ان کی خدمت ان کے مقام و مرتبہ کے مطابق کرنے سے قاصر رہا۔ وہ رو رو کر عرض کرنے لگا۔ حضور میں بڑا غریب ہوں میرے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ میرے دن بدل دے میاں صاحب ؒ نے اس کا حال دیکھا تو اپنی شفقت کا ہاتھ اس کے سر پر رکھا۔ فرمایا اللہ کے لئے کوئی مشکل نہیں کہ وہ اس شخص کا مال آپ کو دے دے جو شخص مسافروں اور مہمانوں پر خرچ کرنے میں بخل کرتا ہے۔ پھر کہا تھا لوگوں نے دیکھا یہ شخص تو صاحب مال ہو گیا اور وہ چوہدری جس نے حافظ صاحب پر توجہ نہ دی تھی اپنے مال سے محروم ہونے لگا اور بالکل غریب ہو گیا ادھر یہ شخص اپنی حالت کے بدلنے

marfat.com

میں بڑا خوش تھا۔ اس نے جگہ جگہ حضرت میاں محمد بخشؒ کے تذکرے شروع کر دیئے آخر آپ کے مقام و مرتبہ کی باتیں والی ریاست جموں وکشمیر کے کانوں تک پہنچنے لگیں اس وقت ریاست جموں وکشمیر کا راجہ پرتاب سنگھ تھا جو اولاد سے محروم تھا۔ اس کا کوئی بیٹا نہ تھا جو اس کے بعد ریاست کی حکمرانی سنبھال سکے اولاد سے محرومی کی فکر اسے دن رات کھائے جا رہی تھی وہ حکیموں سنیاسیوں اور ڈاکٹروں سے علاج کروا چکا تھا مگر اس کے گھر میں کسی بچے کے کھیلنے کی آواز نہ آئی۔ اب وہ چاہتا تھا کہ کسی اللہ والے کے پاس جائے تاکہ اس کی دعا سے والی ریاست جموں وکشمیر کا کوئی جانشین پیدا ہو۔ وہ حضرت قاضی سلطان محمود قادریؒ اور حضرت پیر بھاون شاہ صاحبؒ کے ہاں بھی جا چکا تھا اگرچہ انہوں نے اسے یقین دلایا تھا کہ وہ ضرور اولاد نرینہ سے نوازا جائے گا مگر ابھی اس خوشی کا وقت نہیں آیا ہے۔ اس یقین کے باوجود بھی وہ جگہ جگہ بھاگا پھرتا تھا۔ حضرت میاں محمد بخشؒ کا تذکرہ سن کر وہ اپنے چھوٹے بھائی امرت سنگھ کو ساتھ لے کر حضرت میاں محمد بخشؒ کی خدمت میں پہنچا ریاست کے امراء بھی اس کے ساتھ ائے امراء کا ایک مجمع کھڑی شریف میں لگ گیا۔ ضرورت مند لوگوں نے اپنی درخواستیں راجہ کو دیں۔ راجہ نے بعض درخواستوں پر اسی وقت احکام جاری کر دیئے۔ کچھ بوڑھے اور بے کس لوگوں کے وظائف بھی جاری کر دیئے مزید ایسے لوگوں سے دعا کی درخواست بھی کی گئی کہ وہ جس مقصد کے لئے آیا ہے دعا کریں وہ پورا ہو جائے۔

حضرت میاں محمد بخشؒ اس وقت اپنے گھر میں موجود نہ تھے آپ اپنے مرشد حضرت پیر غازی دمڑی والی سرکار کے آستانہ پر تھے۔ خادم نے جا کر عرض کیا کہ حضور مہاراجہ پرتاب سنگھ والی ریاست جموں وکشمیر تشریف فرما ہیں اور بغرض سلام حاضر ہیں آپ ذرا

marfat.com

باہر تشریف لے چلیں وہ آپ سے ملنا چاہتا ہے وہ والی ریاست ہے۔آپ کا ملنا منافع سے خالی نہ ہوگا۔میاں صاحب نے نہایت خفگی سے جواب دیا۔کہا جاؤ اسے کہہ دو میں نہیں آسکتا میں اس وقت اپنے پیر کی خدمت میں حاضر ہوں مجھے کسی راجے کی ضرورت نہیں یہ جواب پا کر راجہ کو بڑی شرمندگی ہوئی کہ میں کیسا راجہ ہوں جس کی حیثیت بھگوان کے فقیر کے ہاں یہ ہے۔کہ وہ سلام بھی قبول نہیں کر رہے ہیں اب راجے نے آپ کے بڑے بھائی میاں بہاول بخشؒ کی سفارش کا سہارا لیا عرض کیا گیا کہ ہم بڑی آس لیکر میاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے مگر ہماری حاضری کو قبول تک نہیں کیا جا رہا ہماری آپ سے استدعا ہے کہ میاں صاحب سے وقت برائے حاضری مانگا جائے۔اب میاں بہاول بخش صاحبؒ نے اپنے خادم کو کہلا بھیجا کہ میرے کہنے پر آپ ضرور باہر آئیں اور مہاراجہ کشمیر کی بات ضرور سنیں یہ خادم ڈرتا ہوا اندر گیا مگر کامیابی اب بھی نہیں ہوئی۔اب سجادہ نشین بارگاہ دمڑی والی سرکار کی طرف سے خادم تیسری بار اندر گیا تو آپ تشریف لائے۔آپ قدم قدم پر سلام و نیاز مرشد کی بارگاہ میں پیش کر رہے تھے۔راجہ پرتاب سنگھ بارگاہ کے دروازے پر نظریں گاڑے بیٹھا تھا کہ حضور کب باہر تشریف لاتے ہیں جونہی اس نے دیکھا کہ میاں صاحب باہر آرہے ہیں تو فرط عقیدت سے کھڑا ہو گیا اس کے کھڑے ہونے پر دیگر تمام درباری جو اس کے ہمراہ آئے تھے وہ بھی کھڑے ہو گئے حضور سیدھے اپنی بیٹھک میں تشریف لے گئے پھر مہاراجہ کو بلایا مہاراجہ آیا تو غلامانہ انداز میں آیا وہ دست بستہ تھا۔اس کی آنکھیں جھکی ہوئی تھیں وہ بالکل آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔عقیدت مندی اس کے انگ انگ میں عیاں تھی۔راجہ نے اپنے وزیر سے کہا حضرت میاں محمد بخشؒ کی

marfat.com

خدمت میں نذرانہ پیش کیا جائے۔ وزیر نے دست بستہ ہوکر زرومال کی ایک تھیلی پیش کی۔

حضرت میاں محمد بخش صاحبؒ نے پوچھا مہاراجہ صاحب اس تھیلی میں کیا ہے اس نے عرض کیا حضور میری طرف سے ایک حقیر نذرانہ ہے اسے قبول فرمائیں۔ آپ نے تھیلی میں سے ایک روپیہ نکالا اور اپنی آنکھ پر رکھا فرمایا مہاراجہ صاحب یہ کیسی نذر ہے اس سے اگلی نظر بھی بند ہوگئی ہے آپ کہتے ہیں نذر ہے اس سے تو پہلی نظر بھی جاتی رہی ہے مہاراجہ کی آنکھوں میں آنسو ہی آنسو تھے۔ روتے روتے عرض کیا حضور قبول فرمائیں آپ نے وہی ایک روپیہ خادم خاص کو دے دیا اور تھیلی کی باقی رقم واپس کردی۔ اب مہاراجہ نے عرض کیا بندہ آپ کے لنگر کے لئے کچھ زمین پیش کرنا چاہتا ہے۔ آپ نے مرشد کے دربار کی طرف اشارہ فرمایا۔ لنگر کا مالک ہر وقت اپنے لنگر کے انتظام کرنے والوں کی بھی خاطر خواہ دیکھ بھال کرتا ہے اور لنگر کا خرچہ بھی مل رہا ہے فقیر کو اس کی قطعاً ضرورت نہیں۔ مہاراجہ نے عرض کیا حضور میری ذات آپ کے کس کام آسکتی ہے۔ آپ نے فرمایا میں عرض کروں گا۔ آپ اس طرف دورہ کرنے کو نہ آیا کریں۔ یہاں کی رعیت غریب اور عاجز ہے اور بادشاہ کے آنے سے ان کو تکلیف ہوتی ہے۔ اب مہاراجہ نے عرض کیا حضور دعا فرمائیں میرے گھر میں اولاد نہیں ہے خدا مجھے اس تاج وتخت کا وارث عطا فرمائے۔ آپ نے فرمایا ایک موتی کے لئے غواصی کرنے والے تین غواص آپ نے تلاش کر لئے ہیں۔ مہاراجہ کی سمجھ میں یہ بات نہ آئی آپ نے وضاحت فرمائی۔ آپ کسی ایک بزرگ کی دعا پر یقین رکھیں آپ نے تین بزرگوں کو آزمائش میں ڈال دیا ہے۔ راجہ نے اب بھی عرض کیا حضور میں آپ کی

marfat.com

بات سمجھا نہیں ہوں۔ آپ نے فرمایا تم نے جس مقصد کے لئے دعا کرنے کو مجھے کہا ہے وہی مقصد آپ قاضی سلطان محمود قادری اور پیر بھاون شاہ کے ہاں بھی لے کر گئے ہیں۔ کسی ایک بزرگ پر یقین رکھیں اللہ تعالیٰ آپ کو یقیناً بیٹا دے گا۔ عرض کرنے لگا حضور آپ ہی میرے لئے دعا فرمائیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ آپ کو دمڑی والی سرکار کے صدقے سے ضرور ایک موتی دے گا جس کا نام موتی سنگھ ہوگا۔ وہی آپ کے تخت کا وارث ہوگا۔ آپ نے اپنے خادم سے فرمایا جاؤ دربار کے دائیں جانب کے درخت سے دو پتے لاکر مہاراجہ صاحب کو دے دو ایک وہ خود کھائیں اور دوسرا اپنی بیگم کو کھلائیں حضرت غازی قلندر پیر دمڑی والی سرکار کی نظر عنایت سے اللہ تعالیٰ آپ کو موتی سنگھ عطا فرمائے گا۔ اب مہاراجہ پرتاب سنگھ عام آدمیوں کی طرح چلا گیا از اں بعد آپ کے بڑے بھائی میاں بہاول بخشؒ نے کہا آپ تو تارک الدنیا ہیں مگر آپ کو علم ہے کہ میں کثیر الاولاد ہوں میری ضروریات دنیوی دولت سے پوری ہوسکتی ہیں آپ نے نہ تو مہاراجہ سے زرومال کی تھیلی قبول کی ہے اور نہ ہی زمین لینا پسند کی ہے اگر آپ کے کام کی یہ چیزیں نہیں ہیں تو آپ اس سے لے کر مجھے دے دیتے تاکہ میری پریشانی میں کمی ہوسکتی۔ آپ نے فرمایا بھائی جان حضرت بادشاہ غازی قلندر کے آستانہ میں سے نذرونیاز کی صورت میں آمدنی کیا ناکافی ہے کہ سکھ راجہ سے وہی چیزیں لینے کی استدعا کروں آپ حوصلہ رکھیں آپ کو بھی اس مال کی کمی نہ رہے گی۔

تقریباً دس ماہ کے بعد یہ خبر عام پھیل گئی کہ راجہ پرتاب سنگھ کے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے وہ بیٹے اور بیوی کے ساتھ کھڑی شریف میں حضرت میاں محمد بخش صاحبؒ کے ہاں حاضری کو آنے والا ہے۔ میاں محمد بخش صاحبؒ کے پاس جب یہ خبر پہنچی تو آپ نے

marfat.com

اپنے خادم سے فرمایا کہ وہ ایسی خبر پر کان رکھے کہ راجہ صاحب کب یہاں آ رہا ہے اس دن کی خبر مجھے جلدی دینا تا کہ میں اس کی آمد پر یہاں سے کہیں چلا جاؤں یہ خبر درست ثابت ہوئی اور واقعی ایک دن راجہ پرتاب سنگھ اس کی بیوی اور موتی سنگھ (ان کا نومولود بیٹا) اپنے مصاحبوں کے ہمراہ کھڑی شریف میں تشریف لائے وہ بہت سے قیمتی تحائف ساتھ لائے تھے مگر میاں محمد بخش صاحبؒ اس دن موجود نہیں تھے وہ تحفے ان کے بڑے بھائی میاں بہاول بخش نے وصول کر لئے۔ س

(ماہنامہ نور السلام)

شرقپور شریف جولائی 1999ء

☆ پیر طریقت حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا میرے پاس ایک دفعہ دو نوجوان آئے اُن میں سے ایک مسلمان تھا اور دوسرا ہندو تھا۔ مسلمان نوجوان نے عرض کیا میرے ساتھ والا نوجوان مسلمان ہونا چاہتا ہے ہندو لڑکے نے عرض کیا میں نے حضرت میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ کا صوفیانہ کلام سیف الملوک غور سے پڑھا ہے میرا دل نورانی ہو گیا ہے۔

marfat.com

آداب شیخ پیر طریقت حضرت خواجہ صوفی محمد بخشؒ

(1)۔ اپنے شیخ سے کمال محبت رکھے دل و جان سے نثار ہو۔

(2)۔ مرشد کی اتباع کرے تمام افعال و احکام میں، نماز، عبادت، ریاضت اخلاق سب نیک کام اپنے پیر کی طرح لائے۔

(3)۔ مرشد پاک پر کسی طرح کا اعتراض نہ کرے اگر اعتراض کا موقع بخطا پر دیکھے تو خاموش رہے اس سوچ کو ہوائے نفس جانے کیونکہ اعتراض کا نتیجہ محرومی ہے۔

(4)۔ مرشد کی صحبت میں بیٹھے تو ہوش سے انکے ارشادات سنے اور دوسرے کی طرف متوجہ نہ ہو۔

(5)۔ اپنی آواز کو مرشد کی آواز سے بلند نہ کرے بلکہ اس کام میں سستی بھی نہ کرے ملاقات کرتا رہے۔

(6)۔ اپنے مرشد کی زیارت وصحبت ہرگز ہرگز ترک نہ کرے۔

(7)۔ جو وردو ظائف مرشد پاک بتائیں انکی ادائیگی پر پابندی ہمشیگی رکھے۔

(8)۔ ہر طرح سے مرشد پاک کا مطیع ہو دل و جان سے شیخ کی خدمت کرے کیونکہ عقیدت محبت کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

(9)۔ مرشد پاک جو کچھ کہیں اس پر عمل کرے بغیر تامل کے فوراً بجالائے روگردانی نہ کرے۔

(10)۔ مرشد کی بات کو کسی نافہم و بدعقیدہ سے ہرگز نہ کرے۔

(11)۔ مرشد پاک کی خدمت میں دوزانوں ہو کر بیٹھے۔

marfat.com

(12)۔ اپنے مرشد سے مخاطب ہونا چاہیے تو لفظ حضور یا حضرت کا استعمال کرے۔

(13)۔ مرشد کو جب تک اپنی طرف مخاطب نہ پائے خاموش رہے۔

(14)۔ مرشد کے سامنے کوئی بات یا حرکت نہ کرے جو مرشد کی ناراضگی کا سبب بنے۔

(15)۔ مرشد پاک کی صحبت میں رہ کر ان کے چہرا انور کو دیکھتا رہے۔

الحقیر : جناب صوفی اکرم اویسی چشتی صابری خادم آستانہ عالیہ گوہر آباد بھٹی کے وزیر آباد

آداب مرشد:

مرید جتنا اپنے پیرو مرشد کا ادب کرے گا اتنی زیادہ محبت بڑھے گی جوں جوں محبت بڑھے گی اتنا ہی کمال ہو گا شریعت معرفت مجموعہ آداب ہے جس کے پاس ادب نہیں اس کے پاس شریعت نہیں جس کے پاس شریعت نہیں اس کے پاس طریقت نہیں جس کے پاس طریقت نہیں اس کے پاس معرفت نہیں جس کے پاس معرفت نہیں اس کے پاس کچھ نہیں مرید کے لیے ضروری ہے کہ کامل پیرو مرشد کی عظمت وعزت دل میں پختہ رکھے پھر بیعت کرے۔ کسی حالت میں مخالفت نہ کرے پیر کی مرضی کے بغیر کوئی کام نہ کرے اپنی حالت اور خواب پیر سے پوشیدہ نہ رکھے۔ جس رنگ میں مرشد ہو۔ اس رنگ میں اپنے آپ کو ڈھال لے پیر کا اٹھنا بیٹھنا زہد و عبادت تقویٰ دیکھ کر خود بھی زہد و تقویٰ اختیار کرے۔ (صوفی غلام ڈوگر معصومی)

marfat.com

مقام اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہ

کھاری پانی میٹھا ہو سکتا ہے — اگر کملی والے آقا کا لعاب دہن ہو

خون دودھ بن سکتا ہے — اگر کہنے والے داتا علی ہجویری ہوں

لوہے میں نرمی آسکتی ہے — کہنے والے داؤد علیہ السلام ہوں

اندھا بینا ہو سکتا ہے — کہنے والے عیسیٰ علیہ السلام ہوں

آگ خالص نور بن سکتی ہے — جب سامنے خلیل اللہ ہوں

مردے بھی بولنے لگتے ہیں — بات کرنے والے غوث الاعظمؒ ہوں

پانی ڈبوتا نہیں — گزرنے والے موسیٰ علیہ السلام ہوں

ہوا دیا نہیں بجھاتی — اگر جلانے والے صابرؒ پیا ہوں

سورج واپس آجاتا ہے — بلانے والے آمنہؓ کے لال ہوں

مٹی سونا بن جاتی ہے — کہنے والے فریدالدینؒ ہوں

سانپ ڈھنگ نہیں مارتا — اگر سامنے یوسف علیہ السلام ہوں

چھری کاٹتی نہیں — اگر گلا اسماعیل علیہ السلام کا ہو

شکر نمک بن جاتی ہے — کہنے والے گنج شکر ہوں

marfat.com

مقام عشق

عشق عشقہ سے بنا ہے عشق ایک بیل کو کہتے ہیں جو جس درخت کو چمٹ جائے اُس کا رس جوس لیتی ہے۔ اسے کمزور کر دیتی ہے۔ عشق کو عشق اس لیے کہتے ہیں یہ جیسے لگ جاتا ہے وہ نکرے لگ جاتا ہے۔

عشق آگ ہے بغیر دھوؤں کے
عشق شعلہ ہے بغیر چراغ کے
عشق تالا ہے بغیر چابی کے
عشق گھڑی ہے بغیر بوجھ کے
یہ وہ عشق ہے جس نے سوہنی کو موجوں میں بہایا عشق نے
سسی کو صحرا میں رلایا عشق نے
مجنوں کو جنگل میں پھرایا عشق نے
منصور کو سولی پہ چڑھایا عشق نے
موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پہ بلایا عشق نے
بلالؓ کو ریت پہ تڑپایا عشق نے
زلیخاں کو تخت سے گرایا عشق نے
یوسف علیہ السلام کو تخت پہ بٹھایا عشق نے
بلھےؒ کو نچایا عشق نے
امام حسینؓ کو کربلا میں بلایا عشق نے

marfat.com

خنجر تلے سجدہ کرایا عشق نے

نیزے پہ چڑھا کے قرآن سنایا عشق نے

جنت کا وارث بنایا عشق نے

معرفت حاصل کرنا ہو تو

کپڑا خریدنا ہو تو فیصل آباد جانا پڑھتا ہے

کرکٹ کا سامان خریدنا ہو تو سیالکوٹ جانا پڑھتا ہے

پنکھوں کا سامان خریدنا ہو تو گجرات جانا پڑھتا ہے

علم حاصل کرنا ہو تو عالم کے پاس جانا پڑھتا ہے

قرات پڑھنا ہو تو قاری کے پاس جانا پڑھتا ہے

فلسفہ پڑھنا ہو تو فلسفی کے پاس جانا پڑھتا ہے

منطق پڑھنا ہو تو منطقی کے پاس جانا پڑھتا ہے

ادب سیکھنا ہو تو ادیب کے پاس جانا پڑھتا ہے

تقریر سیکھنی ہو تو مقرر کے پاس جانا پڑھتا ہے

فقہ پڑھنی ہو تو فقی کے پاس جانا پڑھتا ہے

تفسیر پڑھنی ہو تو مفسر کے پاس جانا پڑھتا ہے

حدیث پڑھنی ہو تو محدث کے پاس جانا پڑھتا ہے

رب کی معرفت حاصل کرنا ہو تو کسی اللہ والے کے پاس جانا پڑھتا ہے

اللہ اللہ کیے جانے سے اللہ نہ ملے

اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

marfat.com

قرآن پاک کون پڑھتا ہے

حضرات محترم ان لوگوں کا دعوی ہے کہ ہم قرآن سناتے ہیں اور دوسرے تمام شعر پڑھتے ہیں سبحان اللہ گپ ہوتو ایسی ہو جھوٹ ہوتو ایسا ہو یہ لوگ قرآن پڑھتے ہیں مگر برائے نام اور وہ بھی صرف اُن آیات پر مشتمل ہوتا ہے جو اللہ رب العزت نے یا تو بتوں کے حق میں نازل فرمائی ہیں یا کافروں کے حق میں یہ آیات یقیناً انہوں نے رٹ رکھی ہیں مگر ان کا مقصد نیک نہیں یہ لوگ ان آیات کو انبیا کرام اولیاء کرام اور اللہ تعالیٰ کے دوسرے برگزیدہ بندوں سے منسوب کر کے توہین انبیاء اور اہانت اولیاء کرام کرنے کا منصوبہ پورا کرتے ہیں اور شعر خوانی تو ان کی مساجد و محافل میں اس قدر ہوتی ہے کہ انہیں سر پیر کا بھی ہوش نہیں رہتا یہ الگ بات ہے کہ ان کے بے لگام شاعروں کی تکبندیوں کو شعر کے حسن و مطافت سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ان کے شعروں کا نمونہ ملاحظہ ہو۔

بدعتیاں دی گود وچ لکھ بدعت پلی آ
اوہ نکھیڑی دسو گلی آ جتھے فتہ نہیں کھلی آ
آدم دی اولاد دے حساب نال بھائی آ
نبی بھائی ہندا پھیر تینوں کی اچوائی آ
اُنج تے نبی بھائی آپر شان بڑی ہائی آ
نبی دی جو بیوی ہندی اوہ مومناں دی مائی آ

marfat.com

بہر حال یہ لوگ قرآن اُتنا ہی پڑھتے ہیں جس سے ان کا کام نکل جائے اور یہ اپنا کام نکالنے کے لیے آیات الٰہیہ کا ترجمہ اور تفسیر کرتے وقت پوری بے ایمانی خرچ کر ڈالتے ہیں اسلیے ایمان کا تو پہلے ہی جنازہ نکلوا چکے ہیں۔ قرآن پڑھنے کے بعد ان لوگوں کا دعویٰ ہے کہ حدیث سناتے ہیں تو ہم سناتے ہیں اسلئے کہ ہمارا تو نام ہی اہلحدیث ہے سبحان اللہ کیا شان ہے ان اہل حدیثوں کی جس کی حدیث پڑھتے ہیں اُس کی توہین کرتے ہیں جب کہ حدیث کا بھی اسی قدر حصہ پڑھتے ہیں جس کا ترجمہ بگاڑ کر مقصد پورا ہو سکے۔ اور وہ مقصد یہ ہے کہ امام اعظم امام مالک امام شافعی امام احمد بن حنبلؒ کی بجائے ان کی جماعت کے ہر مولوی کو مجتہد اعظم مان لیا جائے حضرات ہم یہ بتانا چاہتے تھے۔ کہ اِن لوگوں کے دوسرے جھوٹے دعوؤں کی طرح قرآن وحدیث سنانے کا دعویٰ بھی سراسر کذابیت اور فریب پر مبنی ہے۔

حق یہ ہے قرآن پڑھتا ہے تو سنی

قرآن پڑھاتا ہے تو سنی

قرآن میں تفقہ اور غور کرتا ہے تو سنی

قرآن کو سینے سے لگا کر رکھتا ہے تو سنی

قرآن پر عمل کرتا ہے تو سنی

قرآن کی توہین کرنے والوں کے ساتھ نبرد آزما ہے تو سنی

قرآن کی حفاظت کرتا ہے تو سنی

قرآن کی روح کو سمجھتا ہے تو سنی

قرآن کو روحوں میں بسا کر اور سینوں میں سجا کر ہندوستاں کے شرکستان میں کون آئے سنی

marfat.com

قرآن کی تلاوت سے ہندوؤں کے مندروں میں زلزلہ کون لایا سنی

داتا گنج بخش ؒ	کون تھے سنی
خواجہ غریب ؒ نواز	کون تھے سنی
خواجہ قطب الدین ؒ بختیار	کون تھے سنی
بابا فرید الدین ؒ	کون تھے سنی
شاہ رکن عالم ؒ	کون تھے سنی
غوث الاعظم ؒ	کون تھے سنی
شاہ عبدالحق ؒ محدث دھلوی	کون تھے سنی
خواجہ باقی ؒ باللہ	کون تھے سنی
شاہ عبدالرحیم ؒ	کون تھے سنی
شاہ ولی اللہ ؒ	کون تھے سنی
شاہ عبدالعزیز ؒ	کون تھے سنی
سلطان باہو ؒ	کون تھے سنی

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خاں ؒ کون تھے سنی

علی پور شریف والے	کون تھے سنی
شرق پور شریف والے	کون تھے سنی
گولڑے شریف والے	کون تھے سنی
سیال شریف والے	کون تھے سنی

marfat.com

پاکستان کس نے بنایا

اگر یہ سنی ہیں تو پاکستان کس نے بنایا کہو سنیوں نے

1965 کی جنگ میں پاکستان کو کس نے بچایا کہو سنیوں نے

یا علیؑ کے نعرے لگا کر دشمنوں کے ٹینکوں سے ٹکرانے والے کون تھے کہو سنی

اپنے جسموں سے بم باندھ کر پلوں کو اڑانے والے کون تھے کہو سنی

اپنے خون سے دوبارہ پاکستان کا نقشہ تحریر کرنے والے کون تھے کہو سنی

ملک وملت کے لیے جانیں فدا کر کے نشان حیدر کا اعزاز لینے والے کون تھے سنی

عزیز بھٹی کون تھا کہو سنی۔ سرور شہید کون تھا کہو سنی۔ کلیم شہید کون تھا سنی

اب جب کہ پاکستان بنانے والے سنی ہیں پاکستان کو بچانے والے سنی ہیں اپنے پاکیزہ خون سے پاکستان کی بنیادیں مضبوط کرنے والے سنی ہیں تو یہ کہاں سے ٹپک پڑے

ملک وملت کی بقا کے لیے جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے یا علیؑ کا نعرہ لگا کر دشمنوں کے چھکے چھڑا دیتے ہیں اور ملاں جی کا فتویٰ اُنہیں مشرک قرار دے رہا ہے آخر بات کیا ہے کیا اب بھی ہندؤں کا مشن پورا کرنا مقصود ہے۔

کیا ابھی تک گاندھی کی لنگوٹی کی زنجیر پاؤں میں پڑی ہے

کیا ابھی تک کانگرسی کھانوں کی خوشبو دماغ میں محفوظ ہے

اگر یا علیؑ کا نعرہ لگانے والوں کو مشرک قرار دے دیا گیا تو پاکستان کی سرحدوں کی حفاظت کون کرے گا۔

marfat.com

اگر مجاہدین اسلام پر شرک کا فتوئی چسپاں کر دیا گیا تو قوم کی نگاہوں میں اُن کے خون کی کیا قیمت رہ جائے گی۔

اگر ملک وملت پر قربان ہونے والوں کو مشرکین کی صفوں میں کھڑا کر دیا گیا تو وہ شہادت کی تمنا لیکر میدان میں کیسے جاسکیں۔

یہ لوگ کہتے ہیں ہم سلف کی تفسیر و تحقیق سے بے نیاز ہیں

ہم کسی کو اپنا امام نہیں مانتے

ہم کسی کو اپنا پیشوا نہیں مانتے

ہم اپنے بڑوں کو بھی اپنے آپ سے بڑا نہیں مانتے

ہم قرآن سے خود مسائل اخذ کر سکتے ہیں

ہم قرآن کی تفسیر خود کر سکتے ہیں

ہم قرآن کا ترجمہ اپنی مرضی سے کر سکتے ہیں

ہم اسلاف کی روش کے محتاج نہیں ہم خود اجتہاد کر سکتے ہیں۔

ہم کسی کے مقلد نہیں۔۔

ہم اہل حدیث ہیں اور حدیث کو تمام لوگوں سے زیادہ سمجھتے ہیں

ہم قرآن و حدیث پر عمل کرتے ہیں

ہم قرآن و حدیث کی روشنی میں فقہ مرتب کر لیتے ہیں۔

ہم اپنے فقہیوں کے بھی مقلد نہیں ہم سب مجتہد ہیں دوسروں کی کتابوں اور اجتہاد کے محتاج نہیں۔

marfat.com

اَلَاۤ اِنَّ اَولِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحزَنُون۔

کیا ولی خدا کے شریک ہیں

حضرات محترم ایک مسئلہ خاص طور پر ذہین نشین کر لیں کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے نہ اس کی کوئی مثل ہے نہ اس کی کوئی مثال ہے **لَا مِثلَ لَہٗ وَلَا مِثَالَ لَہٗ** نہ اس کی کوئی ضد ہے نہ ند ہے۔ **لَا ضِدَّ لَہٗ وَلَا نِدَّ لَہٗ** اب دیکھنا یہ ہے کہ جب ہم اولیاء سے کسی چیز کا سوال کرتے ہیں تو کیا وہ اللہ تعالیٰ کے شریک ہو جاتے ہیں۔ ہرگز نہیں اس لیے کہ وہ اللہ کے شریک نہیں اللہ کے دوست اور ولی ہیں اللہ کے غیر اور بیگانے نہیں بلکہ اُس کے اپنے ہیں اللہ کے دشمن نہیں دوست ہیں۔

اللہ کے ولی من دون اللہ نہیں مع اللہ ہیں

اللہ کے ولی غیر اللہ نہیں اولیاء اللہ ہیں

اولیاء کی عطا	مِنَ اللہ
اولیاء کی رضا	مَاشَاءَ اللہ
اولیاء کی معیت	مَعَ اللہ
اولیاء اللہ کی بصارت	عَینُ اللہ
اولیاء اللہ کی سماعت	اُذنُ اللہ
اولیاء اللہ کی رنگت	صِبغَۃَ اللہ
اولیاء اللہ کا مردے زندہ کرنا	بِاِذنِ اللہ
اولیاء اللہ کا وظیفہ	لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

marfat.com

ان کا عقیدہ	سُبْحَانَ اللہ
ان کا آنا	مِنَ اللہ
ان کا جانا	اِلَی اللہ
ان کا قیام	مَعَ اللہ
ان کا ذکر	ھُوَ اللہ
ان کے پاس خزانوں کا آنا	عِنْدَ اللہ
ان کے خزانوں کا تقسیم کرنا	فِی سَبِیلِ اللہ
ان کی حیات	بِقَاءِ اللہ
ان کی موت	فَنَا فِی اللہ
ان کا علم	عِلْمُ اللہ
ان کا راستہ	سَبِیلُ اللہ
ان کا توکل	عَلَی اللہ
ان کا فعل	مَا یَفْعَلُ اللہ
ان کا دوست	مُحِبُّ اللہ
ان کا دشمن	عَدُوُّ اللہ
ان کا قلب	عَرْشُ اللہ
ان کا سینہ	بَیْتُ اللہ
ان کا رہبر	نُورُ اللہ
ان کی فتح	اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ

marfat.com

ان کا نبی　　　　　نبیُ اللہ

ان کا رسول　　　　رسُولُ اللہ ﷺ

ولی من اللہ ولی مع اللہ ولی داسفر الی اللہ
جھلے لوکی پھر وی آکھن ولیاں نوں غیر اللہ

ولی دے دشمن دابن کے دشمن
خدا دے یاراں دا یار بن جا
جے لوڑیں عزت خدا دے گھر وچ
ولی دے در دا غبار بن جا

ولیاں دے درباراں اُتے ہر بھکھار ج جاوے
ولیاں دے درباروں منگتا جو منگے سو پاوے
ولیاں دے دربار تمامی ہین چمکدے تارے
دھرتی اُتے ایہہ جنت دے ٹکڑے رب اُتارے

کون ولی:۔ اولیاء راہست قدرت از الٰہ　تیر جستہ باز گرداند ز راہ

marfat.com

حضرت منصورؒ کی حالت اور کرامت

حضرت منصورؒ ایک بڑے درجے کے بزرگ ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ کی محبت کے جوش اور بے ہوشی میں بے اختیاری سے ان کی زبان سے "اَنَا الحق" نکل جاتا تھا۔ یعنی ہم ہی حق ہیں اس وقت کے علماء نے ان پر شریعت کا حکم جاری فرمایا۔ اور حکومت نے انہیں پکڑ کر قید خانہ بھیج دیا ہاتھ اور پاؤں زنجیروں سے باندھ دیئے آپ نے اُن کو دیکھ کر "اَنَا الحق" کہہ دیا زنجیریں ٹوٹ گئیں اور قید خانہ کی دیوار کی طرف دیکھ کر انا الحق کہا وہ بھی گر پڑھیں اور آپ اٹھ کر چل دیئے آخر آپ نے پوچھا کہ مجھے زنجیروں میں کیوں باندھتے ہو کہا گیا آپ شریعت کے خلاف بولتے ہیں۔ کفر کے الفاظ کہتے ہیں شریعت کے حکم میں خلل ڈالتے ہیں اگر ایسی باتوں پر توجہ نہ دی جائے تو لوگ شریعت محمدی کے خلاف ہو جائیں گے۔ تم کو چاہیے کہ "اَنَا الحق" کہنا چھوڑ دو۔ ورنہ پھانسی ہو جائے گی۔ آپ نے کہا اگر شریعت کے خلاف میری زبان سے کوئی کلمہ نکلے تو بے شک مجھے پھانسی دی جائے آپ پھر جوش میں آگئے اور "اَنَا الحق" کہتے رہے پھر آپ کو پھانسی دے دی گئی۔ حضرت منصورؒ کو پھانسی ہو گئی تو ایک آدمی نے آپ کی لاش پر تلوار ماری اس وقت خون اچھلنا شروع ہو گیا اور خون کے ہر قطرے سے "اَنَا الحق" کی آواز آنے لگی عالموں نے آپ کی لاش اور خون کو جلا دیا اور راکھ کے ہر ذرے سے بھی "اَنَا الحق" کی آوازیں آنے لگیں پھر راکھ کو دریائے دجلہ میں ڈال دیا دریا سے بھی یہی آوازیں آنے لگی اور شور وغل سے ایک طوفان مچ گیا۔ اور دریا کا پانی چڑھ گیا یہ حال دیکھ کر لوگ ڈر گئے گھبرا گئے۔ حضرت امام محمدؒ کے پاس آگئے۔ اور عرض کیا کہ حضرت منصورؒ

marfat.com

نے بڑا شور مچا رکھا ہے۔ اور شہر غرق ہونے کو ہے۔ آپ کچھ انتظام کریں۔ آپ نے لاٹھی لی۔ اور دریا پر آ گئے دیکھا تو واقعی دریا کا پانی چڑھا ہوا تھا اور ''اَنَا الحق'' کی آوازیں آ رہی تھی آپ نے دریا میں لاٹھی مار کر فرمایا منصور ہم جانتے ہیں کہ تم خدا کی محبت میں سچے تھے لیکن ہمارا قلم اگر شریعت کے خلاف چلا ہو پھر تو تم اپنا کمال اور جلال دکھاؤ۔ اور شہر والوں کو غرق کرو۔ اور شریعت کا ادب کرو اور چپ ہو جاؤ اور اب تو حق ہی حق ہے۔ پھر اس کے ساتھ ''اَنَا الحق'' کیوں لگاتے ہو۔ انا کہنے سے ہی تم کو پھانسی دی گئی۔ ورنہ حق تو سارا جہاں ہی کہتا ہے بس آپ کا یہ فرمانا تھا کہ دریا کا جوش ختم ہوا تو آوازیں آنا بند ہو گئیں۔ یہ مسئلہ یاد رکھے کہ اگر کوئی شخص کتنا ہی اللہ والا ہو اپنے مال اور محبت کے جوش میں بے ہوشی میں شریعت کے خلاف کوئی عمل کرے یا کہے تو ہر شخص کے لیے جائز نہیں کہ اس پر عمل کرے اللہ اکبر۔ کیا شان عالی ہے علماء متقین اہل ہوش کی۔ جیسے امام محمدؒ تھے اور ایسے ہی اہل حق ہمیشہ ہوتے رہیں گے جن کی محنت اور مضبوطی و کوشش سے قانون شریعت میں فرق نہیں آیا۔ (عاشقان محمد ﷺ صفحہ نمبر 35)

☆ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اللہ اللہ گفت اللہ می شود

این سخن حق است باللہ می شود

اے مسلمان تو اتنا اللہ اللہ کر کہ خود اللہ ہو جا مطلب یہ ہے کہ ایک طالب حق اور سالک راہِ حقیقت اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے سے وہ اللہ کے قریب ہو جاتا ہے کہ خود اللہ اس بندے سے محبت کرنے لگتا ہے وہ اس کے ہاتھ، کان، زبان بن جاتا ہے

marfat.com

حضرت شاہ شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ

ملتان شہر کا واقعہ ہے کہ حضرت شاہ شمس تبریزؒ کے زمانے میں اس وقت کے بادشاہ کا لڑکا مر گیا انھوں نے سب علماء کو اکٹھا کیا کہ اس میرے لڑکے کو زندہ کر دو مگر کسی عالم سے بھی وہ لڑکا زندہ نہ ہوا اب تمام علماء اکھٹے ہو کر حضرت شاہ شمس تبریزؒ کے پاس آئے اور کہا کہ حضرت آپ اس کام کو کر سکتے ہیں حضرت شاہ شمس تبریزؒ نے فرمایا کہ بھائی میں ایک گنہگار بندہ ہوں میں یہ کام نہیں کر سکتا۔ آپ نے بہت معافی چاہی لیکن علماء کے اصرار پر حضرت شاہ شمس تبریزؒ بادشاہ کے محل کی جانب چل پڑے وہاں جا کر حضرت نے مردہ لڑکے کے سامنے کہا تجھے اللہ رب لعزت کی قسم ہے اس پروردگار کے حکم سے اٹھ دو مرتبہ یہ جملہ کہا تیسری بار غیب سے آواز آئی کہ اب یہ نہ کہنا ساری دنیا کے مردے اُٹھ کر بیٹھ جائیں گے اور حکم ہوا کہ قُم باذنی میرے حکم سے اٹھ یہ کہنا تھا کہ بادشاہ کا لڑکا اٹھ کر بیٹھ گیا اب آپ پر شریعت کے مطابق حضرت پر فتوٰی لگایا گیا اور حضرت کو کوڑے لگنے کا حکم ہوا حضرت گوشہ نشین تھے آپ اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت پیر و مرشد کے قدموں میں سر رکھ دیا کیا دیکھتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ کی محفل لگی ہوئی ہے۔ اور سارے صحابہ کرامؓ اور بزرگان دین پر سورج کا سایہ ہے لیکن حضور پاک ﷺ پر دھوپ ہے یہ دیکھ کر آپ چونک گے اور ڈر کر اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے مرشد سے عرض کی کہ یہ میں کیا دیکھتا ہوں حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ جو دھوپ آپ نے نبی کریم ﷺ پر دیکھی ہے وہ جب ختم ہوگی کہ آپ اپنی کھال پر کوڑے لگوالیں۔ یہ سن کر حضرت شاہ شمس تبریزؒ نے اپنی کھال اُتار

marfat.com

کران کے حوالے کی جنھوں نے آپ پر فتویٰ لگایا تھا فرمایا کہ میں کھال تو کھال اپنے نبی کریم ﷺ پر جان بھی دینے کو تیار ہوں کیونکہ آپ نبی کریم ﷺ کے سچے عاشق تھے۔ (عاشقان محمد ﷺ صفحہ نمبر 44)

حضرت شیخ شبلی رحمتہ اللہ علیہ

علامہ سخاوی ابو بن محمد سے نقل کرتے ہیں کہ میں ابو بکر بن مجاہد کے پاس تھا اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلیؒ آئے وہ دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور ان سے مصافحہ فرمایا ان کی پیشانی پر بوسہ دیا میں نے عرض کیا میرے سردار آپ شبلیؒ سے یہ معاملہ کرتے ہیں اور علماء جو ان کو پاگل خیال کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے جو کچھ کیا ہے حضور علیہ السلام کو کرتے دیکھا ہے۔ پھر میں نے حضور ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد لقد جاءکم رسول آخر تک یہ آیت جو سورۃ توبہ کی ایک آیت ہے پڑھتا ہے اور بعد میں یہ تین بار صلی اللہ علیک یا محمدؐ پڑھتا ہے۔ اس لیے یہ آپ کا اکرام ہے۔

marfat.com

حضرت خواجہ عثمان ہارونی اور آتش پرست

یہ واقعہ سلطان الہند حضرت سید نا خواجہ معین الدین چشتی سرکار غریب نوازؒ نے خود اپنے پیر کا اپنی کتاب جو کہ کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے (انیس الا روح صفحہ نمبر 9 پر لکھتے ہیں) کہ ایک مرتبہ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ ہارون آباد سے بغداد شریف کی طرف تشریف لے جا رہے تھے۔ آپ کے ساتھ آپ کے مرید خاص شیخ فخر الدینؒ بھی تھے۔ سفر کرتے کرتے آپ ایک مقام پر پہنچے جو کہ مجوسیوں کا علاقہ تھا اور وہاں کے لوگ آتش پرست تھے اس علاقے میں ایک بہت بڑا آتش کدہ تھا۔ اس آتش کدھے پر ہزاروں منوں کے حساب سے لکڑیاں جلائی جاتی تھی اور آگ ہمیشہ روشن رہتی تھی حضرت خواجہ عثمان ہارونی جب اس علاقے میں پہنچے تو آپ نے وہاں ایک درخت کے سائے میں اپنا ڈیرہ لگایا اور تھوڑی دیر آرام فرمایا ادھر نماز کا وقت ہوا آپ نے مصلیٰ بچھایا اور نماز میں مشغول ہو گئے جب عصر کا وقت ہوا تو آپ نے اپنے مرید حضرت شیخ فخر الدینؒ کو حکم فرمایا کہ فخر الدینؒ عرض کی حضور حاضر ہوں فرمایا شام ہونے والی ہے روزہ بھی افطار کرنا ہے لہذا جاؤ کہیں سے آگ لے آؤ تا کہ روٹی پکائیں اور روزہ افطار کریں حضرت شیخ فخر الدین اپنے پیر کے حکم کے مطابق اسی مجوسیوں کے آتش کدے پر تشریف لے گئے اور جا کر اُن سے آگ مانگی لیکن مجوسیوں نے انکار کر دیا کیونکہ یہ ہمارا معبود ہے ہمارا خدا ہے۔ ہم اس میں سے آگ نہیں دے سکتے فخر الدین نا کام واپس آ گئے حضرت عثمان ہارونی نے فرمایا۔ آگ نہیں لائے آپ نے تمام قصہ تمام حالات مجوسیوں کے بتائے آپ نے جب یہ حالات

marfat.com

سنے تو آپ نے دوبارہ وضو فرمایا اور خود مجوسیوں کے پاس تشریف لے گئے جب آپ اُن کے آتش کدھے میں پہنچے تو آپ نے کیا دیکھا۔ کہ ایک بہت بڑا تخت بچھا ہوا ہے اس پر مجوسیوں کے بہت بڑے بزرگ بیٹھے ہوئے ہیں اور ایک لڑکا جس کی عمر سات سال ہے اُس کی گود میں بیٹھا ہوا ہے۔ اس بزرگ کا نام مختیا تھا۔ اور بہت سے آتش پرست اس کے پاس بیٹھے آگ کی پوجا کر رہے تھے حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے مجوسیوں کے پیشوا کو مخاطب کر کے فرمایا او مختیا اس آگ کو پوجنے کا کیا فائدہ یہ آگ اللہ تعالیٰ کی ادنیٰ مخلوق ہے۔ جو تھوڑے سے پانی سے ختم ہو سکتی ہے۔ اس رب ذوالجلال کی عبادت کیوں نہیں کرتے جس کی یہ مخلوق ہے تا کہ تمھیں تمھاری عبادت فائدہ دے ۔ مجوسیوں کے پیشوا نے جواب دیا کہ عثمان آگ ہمارے دین میں بہت بزرگ اور ہمارے لیے باعث نجات ہے حضرت عثمان ہارونیؒ نے یہ جواب سُن کر فرمایا اے مختیا تم اس آگ کی بہت عرصہ سے پوجا کر رہے ہو۔ آؤ ذرا اس میں ہاتھ ڈالو اگر یہ آگ باعث نجات ہے تو تمھیں جلنے سے نجات دے گی ۔ اُس نے جواب دیا اے عثمان ہارونیؒ جلانا آگ کی خاصیت ہے کس کی مجال ہے جو اس میں ہاتھ ڈالے پھر سلامت رہے۔ حضرت خواجہ عثمانؒ ہارونی نے فرمایا اے مختیا آگ اللہ پاک کے حکم کے تابع ہے اس کی کیا مجال جو اللہ کے حکم کے بغیر کسی کا ایک بال بھی جلائے ۔ یہ فرما کر حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے مختیا کی گود سے سات سالہ لڑکے کو اٹھا لیا جو اس کی گود میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور اپنی گود میں لے لیا۔ پھر اپنی زبان سے پڑھا **بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم یٰنَارُ کُونِی بَردًا وَّ سَلَامًا عَلٰی اِبرَاھِیم**

اس لڑکے کو لے کر اُس آتش کدے میں جلتی ہوئی آگ میں تشریف لے گئے جس میں

marfat.com

منوں کے حساب سے لکڑیاں جل رہی تھیں آتش کدے والے تمام مجوسی اور تمام مجوسیوں کا پیشوا بڑا حیران ہو گیا اور مجوسیوں نے آتش پر کھڑے ہو کر رونا شروع کر دیا ۔ ہائے ہم مارے گئے ایک مسلمان اور ہمارا بچہ آگ میں جل گیا تقریباً آدھ گھنٹے کے بعد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ اس آتش کدے سے باہر تشریف لائے مجوسیوں نے کیا دیکھا کہ حضرت خواجہ عثمانؒ ہارونی آدھ گھنٹہ آگ میں رہتے ہیں لیکن آگ نے آپ کو تو کیا آپ کے لباس کے ایک دھاگہ کو بھی نہیں چھوا اور وہ لڑکا بھی صحیح سلامت ہے اور بڑا خوش ہے اس پر بھی آگ نے اثر نہیں کیا ۔ مخشیا نے اپنے لڑکے سے پوچھا تو بڑا خوش ہے کیا بات ہے ۔ تو نے آگ میں کیا منظر دیکھا ہے ۔ لڑکے نے مخشیا کو جواب دیا کہ بابا جان جب میں حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے ساتھ آگ میں گیا ۔ آپ لوگ تو آگ دیکھ رہے تھے ۔ بابا جان ہم تو ایک باغ میں پہنچ گئے جہاں پر ہر طرح بہاریں ہی بہاریں تھیں ایسی پیاری پیاری چیزیں دیکھی جن کو آج تک میری نظروں نے نہیں دیکھا ۔ تو میں نے پوچھا حضرت یہ باغ کتنا پیارا ہے تو حضرت نے فرمایا یہی باغ جنت کا باغ ہے ۔ جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے ساتھ فرمایا ہوا ہے ۔ اگر تم مجھ پر ایمان لاؤ گے میری اور میرے رسولوں کی پیروی کرو گے تو یہی جنت کا باغ تمہیں ملے گا حضرت خواجہ عثمانؒ ہارونی نے فرمایا اے مجوسیو اب تو مان گئے کہ یہ آگ جس کو تم نے خدا بنا رکھا ہے ۔ یہ سوائے خدا کے کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی تمام مجوسیوں نے اقرار کیا حضرت عثمانؒ ہارونی نے فرمایا تو پھر پڑھو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ حضرت خواجہ عثمانؒ ہارونی کا فرمانا تھا ۔ کہ پورا علاقہ جو مجوسیوں کا تھا سب نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گئے ۔ (انیس الارواح صفحہ نمبر 8) (سالک السالکین)

marfat.com

ولی ربا نے پاک زبانے کلمہ پاک الایا
سارے مجوسی مومن بن گئے تے کلمے رنگ وکھایا

کلام اولیاء اللہ قضا کا تیر ہوتا ہے
نکل جاتا ہے جب منہ سے تو فوراً پار ہوتا ہے

جب سارے مجوسی مسلمان ہوگئے تو حضرت خواجہ عثمانؒ ہارونی نے مکھیا کا نام عبداللہ رکھا اور لڑکے کا نام ابراہیم رکھا۔ حضرت خواجہ عثمانؒ ہارونی تقریباً ڈھائی سال یہاں قیام فرمایا۔ اور لوگوں کو صراط مستقیم بتاتے رہے۔ اور دین کے احکام سناتے رہے عبداللہ کو حضرت خواجہ عثمانؒ ہارونی نے اپنا خاص خلیفہ بنایا اور ان کو اپنا خرقہ خلافت عطا فرمایا۔ ان کو اس بستی کا سردار مقرر فرمایا۔ آتش کدے کی بجائے بڑی عالیشان مسجد تعمیر کروائی۔ اور شیخ عبداللہ اور اُن کے بیٹے ابراہیم اسی مسجد کے پہلو میں دفن ہوئے۔

محبت شیخ طریقت:۔ حضرت خواجہ غریب نوازؒ کو اپنے مرشد سے بڑی محبت تھی اپنے مرشد کی بڑی خدمت کی جس کی مثال نہیں ملتی سیر و سیاحت میں بھی ساتھ رہے۔ جہاں خواجہ عثمان ہارونی مسافرت فرماتے حضرت خواجہ غریب نواز حضرت کا جامہ اور توشہ سفر سر پر لیے ہم رکاب رہتے خواجہ عثمان ہارونی نے خواجہ غریب نواز کی یہ خدمت دیکھ کر آپ کو وہ نعمت عطا فرمائی جس کی حد نہیں۔ آخر کار خواجہ غریب نواز مرشد سے اجازت لے کر بغداد سے رخصت ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر 52 سال تھی اس وقت مرشد نے خلافت عطا فرمائی۔ مرشد نے برکات مصطفوی جو خواجگان چشت میں سلسلہ بہ سلسلہ چلے آرہے تھے خواجہ غریب نواز کو عطا فرمائے۔ (انیس الارواح)

marfat.com

حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

ایک مجذوب

حضرت خواجہ غریب نواز کو بچپن ہی سے اللہ کے ولیوں سے محبت تھی۔ ۵۴۲ھ کا سال چل رہا تھا۔ خواجہ غریب نواز اپنے باغ کے اندر تشریف فرما تھے باغ کی رکھوالی کر رہے تھے تاکہ کوئی جانور باغ کو نقصان نہ پہنچائے اچانک ایک مجذوب جو اپنے وقت کے غوث اور قطب تھے حضرت ابراہیم قندوزیؒ بن پوچھے بغیر بتائے باغ کے اندر تشریف لے آئے۔ آپ جانتے ہیں بغیر اجازت باغ کے اندر کوئی آئے تو مالک کیا باتیں کرتا ہے لیکن آپ ولی تھے آپ نے ادب کے ساتھ مجذوب کو بیٹھایا عرض کی حضور آپ تشریف رکھیں میں پھل توڑ کر لاتا ہوں پھل توڑ کر لائے آپ کی خدمت میں پیش کیے حضرت ابراہیم قندوزیؒ پھل بھی کھا رہے تھے اور پیشانی پر نظر رکھے ہوئے تھے فرمایا یہ بچہ جس طرح باغ کی رکھوالی کر رہا ہے ایک وقت آئے گا نبی کریم ﷺ کے دین کی حفاظت کرے گا ایک نظر خواجہ معین الدین اجمیری کی پیشانی پر اور ایک نظر لوح محفوظ پر ڈالتے جا رہے۔ یاد رکھو یہ اللہ والوں کا کمال اللہ کے ولیوں کی نظر کی وسعت ہوتی ہے کہ وہ بیٹھے زمین پر ہوتے ہیں اور نظر عرش بریں پر ہوتی ہے

لوح محفوظ است پیش اولیاء

از چہ محفوظ است محفوظ از خطا

ترجمہ: لوح محفوظ اللہ کے ولیوں کے سامنے ہوتی ہے جو ہر خطا اور ہر غلطی سے

marfat.com

بھی محفوظ ہوتی ہے۔ حضرت ابراہیم قندوزیؒ نے خواجہ غریب نوازؒ کی پیشانی پر پڑھ لیا اور جان گئے یہ لڑکا بڑا ہو کر لوگوں کو سیدھا راستہ دکھائے گا اللہ کے دین کے پرچم کو بلند کرے گا اور گمراہ لوگوں کو صراط مستقیم کا راستہ دکھائے گا۔ اور جہنم کے گڑھوں میں گرنے والوں کو اپنی نظر عنایت سے جہنم سے نکال کر جنت میں لے جائے گا۔ اس کا وہ عالیشان دربار ہوگا اگر اس کے پاس ڈاکو آئے گا امین بن جائے گا رہزن آئے گا تو رہبر بن جائے گا۔ بے نمازی آئے گا تو تہجد گزار بن جائے گا۔ کوئی بے سہارا آئے گا تو آسرا ے کر جائے گا۔ کوئی بیمار آئے گا تو شفا پائے گا ۔حضرت ابراہیم قندوزی نے پھل کھانے کے بعد شکریہ ادا کیا فرمایا بیٹا آپ نے ہماری خدمت کی ہے ہم بھی آپ کو کچھ عنایت فرمانا چاہتے ہیں خواجہ غریب نوازؒ عرض کی حضور آپ کی نوازش ہے آپ نے غریب خانہ میں قدم رکھا۔ یہ بھی بڑی خوشی ہوگی آپ کچھ عنایت فرمائیں گے۔ آپ نے اپنے تھیلا سے خشک روٹی کا ٹکڑا نکالا اپنے منہ میں چبایا اور حضرت خواجہ غریب نوازؒ کو عنایت فرمایا خواجہ غریب نوازؒ نے بسم اللہ شریف پڑھ کر منہ میں ڈالا چبانا شروع کیا۔ پھر کیا تھا۔ ادھر ٹکڑا خواجہ غریب نواز کے بطن میں گیا اور دل کی دنیا بدل گئی سینہ معطر مدینہ بن گیا۔ اور دل میں یاد الٰہی کے چراغ جل اٹھے آنکھوں سے حجابات اٹھ گئے۔ گویا سیستان کے علاقے باغ میں کھڑے کھڑے مدینہ شریف کی زیارت کر لی خواجہ غریب نوازؒ بڑے غور سے دیکھتے ہیں حضرت ابراہیم قندوزیؒ نظر نہیں آتے آپ کہاں ہیں اللہ والے اپنا کام دیکھا کر چلے گئے پھر نظر نہ آئے۔

مدینے کے گدا دیکھے ہیں دنیا کے امام اکثر

بدل دیتے ہیں تقدیریں محمد ﷺ کے غلام اکثر

marfat.com

حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ باقی باللہ اور نانبائی

حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ تفسیر عزیزی میں یہ واقعہ لکھتے ہیں خواجہ باقی باللہؒ جن کا نام نامی اسم گرامی محمد باقی اور لقب شریف باقی باللہ تھا جو کہ امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے پیر و مرشد ہیں خواجہ باقی باللہ کا مزار شریف ہندوستان دہلی میں ہے ایک مرتبہ خواجہ باقیؒ اللہ کے چند مرید جو کہ دور دراز کا سفر کر کے آئے تھے شام کا وقت تھا۔ لنگر ختم ہو چکا تھا۔ سارے مرید کھانا کھا چکے تھے۔ ادھر یہ مرید اس وقت پہنچے جب کہ لنگر خانہ میں کھانا موجود نہیں تھا۔ جب یہ مرید بازار سے گزرے نان بائی یعنی ہوٹل والے نے دیکھا کہ یہ مرید حضرت خواجہ باقی باللہؒ کے معلوم ہوتے ہیں رات کا وقت ہے پیر صاحب کو کھانے کا بندوبست کرنا پڑے گا۔ نانبائی نے ہوٹل سے روٹیاں اور سالن وغیرہ لیا اور تمام مریدوں کو کھانا کھلایا ادھر مرید خوش ہو رہا تھا اُدھر پیر بھی خوش ہو رہا تھا جب تمام مرید کھانا کھا چکے خواجہ باقی باللہ نے فرمایا اے نانبائی آج تو نے ہم کو خوش کر دیا ہے مانگ جو تیرا جی چاہیے۔ عرض کی حضور جو مانگوں آپ عطا فرمائیں گے آپ نے فرمایا ضرور دوں گا۔ کیونکہ ہماری زبان سے جو نکلا ہے۔ نانبائی نے کیا مانگا عرض کی حضور آپ مجھے اپنے جیسا بنا دیں خواجہ باقی باللہ نے فرمایا تو نے بڑی چیز مانگی ہے لیکن تیرا برتن چھوٹا ہے کہیں پھٹ نہ جائے۔ کوئی اور چیز مانگ جو چیز خواجہ باقی باللہ نے عرصہ دراز محنت کر کے حاصل کی ہے تو چند منٹوں میں

marfat.com

لینا چاہتا ہے۔ اس نے عرض کی حضرت آپ نے خود فرمایا ہے۔ دینا ہے تو یہی دو مجھے اپنے جیسے بنادو۔ باقی رہی میری بات تو اس کی آپ فکر نہ کریں کیوں اسلیے کہ:۔

یہ تو مانا کہ سہہ سکتا نہیں تاب جمال
رُخ سے پردہ اُٹھا آگے میری تقدیر ہے

حضرت خواجہ باقی باللہ نے فرمایا تو میرے قریب آ خواجہ صاحب نے اس کا بازو پکڑا اُس کو اپنے کمرے میں لے گئے اور ایسی نظر رحمت اور نظر ولایت ڈالی کہ سب کچھ اُس کو عنایت فرمادیا۔ جس کا وہ طالب تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب خواجہ باقی باللہ نانبائی باہر نکلے تو مریدین کہتے ہیں رب کعبہ کی قسم پتہ نہیں چلتا تھا۔ کہ خواجہ باقی اللہ کون تھا اور نانبائی کون ہے۔ ظاہر کے ساتھ باطن بھی بدل ڈالا۔ شکل وصورت بھی بدل ڈالی فرق اتنا تھا۔ کہ نانبائی بیہوش تھا۔ کیونکہ ایک دم ہی پوری ولایت کی بوتل چڑھا گیا

فکر خرداں ہے نہ مستوں کو خیال روشن ہے
ساقی کوثر کے جام پی پی کے دم مدہوش ہے

طیبہ سے منگائی جاتی ہے سینوں میں چھپائی جاتی ہے
توحید کی مے پیالوں سے نہیں نظروں سے پلائی جاتی ہے

تین دن کے بعد وہ نانبائی فوت ہوگیا۔

marfat.com

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ:

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ "نعمان بن ثابت کوفی" آفتاب شریعت ماہتاب طریقت راہبر عالمین پیشوائے سالکین واقف رموز حقائق کاشف علوم وقائق تھے آپ کی تعریف ہر ملت والے کرتے ہیں یہی آپ کی جلالت شان کی اعلیٰ دلیل ہے آپ کی ریاضت اور عبادت کو اللہ خوب جانتا ہے آپ نے اکثر صحابہ سے ملاقات کی ہے۔ جیسے حضرت انس بن مالک، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن ابی اوفی، حضرت واثلہ بن اسقع، حضرت عبداللہ" اور حضرت امام، جعفر صادق" آپ کے تلامذہ بے حد ہیں تبرکاً چند نام لکھے جاتے ہیں حضرت فضیل بن عیاض حضرت ابراہیم بن ادہم حضرت بشر حافی حضرت داؤد طائی" بھی آپ کے شاگرد تھے۔ آپ کا نام نعمان اور آپ کے والد کا نام ثابت ہے اور ابوحنیفہ کنیت ہے اور اس کنیت رکھنے کا واقعہ یہ ہے۔

☆ ایک بار چند عورتیں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور سوال کیا کہ اس کی وجہ کیا ہے کہ شرع نے ایک وقت میں مرد کو چار نکاح کرنے کی اجازت دی ہے اور عورت ایک وقت میں دو شوہر بھی نہیں کرسکتی آپ نے فرمایا اس کا پھر جواب دوں گا۔ اور پریشان مکان میں تشریف لائے۔ آپ کی ایک صاحبزادی تھیں اور ان کا نام حنیفہ تھا۔ انھوں نے پریشان ہونے کی وجہ پوچھی آپ نے عورتوں کا سوال بیان کر کے فرمایا اس کا جواب میری سمجھ میں نہیں آتا اس کی فکر ہے انھوں نے عرض کی اگر آپ میرا نام اپنے نام کے ساتھ کردیں تو میں اس کا جواب دے دوں آپ نے اقرار کرلیا۔ انھوں

marfat.com

نے عرض کیا ان عورتوں کو میرے پاس بھیج دیجیے جب وہ عورتیں آئیں آپ نے ان عورتوں کو اپنی بیٹی کے پاس بھیج دیا۔ آپ کی صاحبزادی نے ایک ایک پیالی ہر عورت کو دیکر اُن سے کہا اس میں اپنا اپنا دودھ نچوڑو سب نے تھوڑا تھوڑا دودھ نچوڑا پھر آپ نے ایک پیالہ دے کر ان سے کہا کہ سب اس میں ملاؤ انھوں نے ملا دیا پھر فرمایا تم سب اس میں سے اپنا اپنا دودھ الگ کرلو ان عورتوں نے کہا اب ہم کس طرح الگ کر سکتے ہیں کیونکہ وہ سارا دودھ مل گیا ہے۔ انھوں نے کہا پھر چند شوہر کرنے کے بعد جب تمھارے اولاد ہوگی تو تم کس طرح بتا سکوں گی کہ یہ اولاد کس کی ہے ان عورتوں نے اپنے سوال کا کافی جواب پالیا اور چلی گئیں اسی دن سے آپ نے اپنی کنیت ابو حنیفہ رکھی اور نام سے زیادہ اللہ تعالیٰ نے کنیت کو مشہور کر دیا۔

☆ ایک دفعہ بہت سے لڑکے گیند کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ اچھل کر گیند آپ کی محفل میں آپ کے سامنے آ کر گرا کسی لڑکے کو جرات نہ ہوئی کہ آپ کے سامنے سے گیند اٹھا لے جائے مگر ایک لڑکا دوڑا ہوا آیا۔ اور گستاخانہ گیند اٹھا کر بھاگا آپ نے فرمایا یہ حرامی ہے اس لیے کہ اگر یہ حلالی ہوتا تو حیا اُس کو مانع ہوتی دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ واقعی وہ لڑکا حرامی تھا۔

☆ ایک آدمی آپ کا مقروض تھا۔ اور اُس کے محلّہ میں کوئی مر گیا آپ جنازہ کی نماز کے لیے گئے۔ اور دھوپ بہت سخت تھی گرمی کا زمانہ تھا کہیں سایہ تک نہ تھا البتہ آپ کے مقروض کی دیوار کے نیچے سایہ تھا۔ لوگوں نے کہا آپ سایہ میں آ جائیں۔ آپ نے فرمایا صاحب مکان میرا مقروض ہے۔ اس کے مکان کے سایہ سے مجھے فائدہ لینا جائز نہیں ہے کیونکہ حدیث میں ہے۔ قرض سے جو فائدہ لیا جائے وہ سود

marfat.com

ہے۔

☆ حضرت داؤد طائیؒ فرماتے ہیں بیس برس تک میں نے تنہائی اور مجمع میں کبھی آپ کو ننگے سر اور پاؤں پھیلائے نہیں دیکھا۔ میں نے کہا اگر آپ تنہائی میں پاؤں پھیلا دیا کریں تو کیا نقصان ہے آپ نے فرمایا مجمع میں تو لوگوں کا ادب کروں اور تنہائی میں پاؤں پھیلاؤں میں خدا کا ادب ترک کروں کیسے ہوسکتا ہے۔

☆ امام اعظم ابوحنیفہؒ نے ایک لڑکے کو کیچڑ میں چلتے دیکھ کر فرمایا ہوش سے چلو کہیں پاؤں نہ پھسلے اس نے کہا اگر میرا پاؤں پھسلے گا تو کچھ حرج نہیں آپ بچے رہیے کیونکہ آپ امام وقت ہیں اگر آپ پھسل گئے تو تمام خلق آپ کے ساتھ گمراہ ہو جائے گی اور پھر سنبھالنا بہت مشکل ہوگا۔ آپ کو عبرت ہوئی اور اُس دن سے اپنے تمام شاگردوں سے کہہ دیا کہ جس مسئلہ میں کوئی دلیل تمہیں نہ ملے اور شک واقع ہو تو ہرگز میری پیروی نہ کرنا بلکہ تحقیق کر کے خود اُسے دریافت کر لینا (تذکرۃ الاولیاء)

کون امام اعظمؒ:۔

آپ بلاشبہ علم فقہ میں مسلمانوں کے سب سے بڑے امام ہیں اسی لیے آپ کو امام اعظمؒ کے لقب سے پکارا جاتا ہے۔ آپ جب مدینہ طیبہ میں آقائے دو عالم مدنی تاجدار ﷺ کے روضہ اقدس کے سامنے حاضر ہوئے تو آپ نے یوں سلام عرض کیا السلام علیک یا سید المرسلین تو روضہ انور سے جواب آیا۔ وعلیک السلام یا امام المسلمین دربار رسالت سے آپ کو امام المسلمین کا خطاب ملا۔

marfat.com

آپ کے شاگرد خاص:۔

حضرت امام محمد بن حسن شیبانیؒ کی نو سو ننانوے تصانیف ہیں جن میں سے زمانہ آج تک فیض یاب ہو رہا ہے امام محمدؒ بھی آپ کے شاگرد ہیں۔ امام شافعی کا قول ہے اگر یہود و نصاریٰ آپ کی کتابیں کو دیکھ لیں تو بے اختیار ایمان لے آئیں چنانچہ مشہور ہے کہ عیسائیوں کے ایک نامور فاضل نے جامع کبیر کو ملاحظہ کیا تو فوراً حلقہ بگوش اسلام ہو گیا۔

حدائق الحنفیہ میں ہے امام شافعی فرمایا کرتے تھے کہ میں حضرت امام محمدؒ کی کتابوں کی بدولت فقیہ ہوا ہوں۔

چھوٹا محمدؒ:۔

حضرت امام محمدؒ کے متعلق یہ روایت مشہور ہے کہ ایک مرتبہ بصرے کے بازار سے اپنے شاگردوں اور کتابوں سمیت آپ کا گزر ہوا مسلمانوں کی دو رویہ قطاریں استقبال و دیدار کے لیے کھڑی تھیں یہودی اور عیسائی بھی مسلمانوں کے امام کی زیارت کے لیے کھڑے تھے آپ کو خدا نے اس قدر حسن و جمال اور عظمت و جلال کی فراوانی عطا فرمائی تھی۔ کہ اکثر یہودی عیسائی آپ کا جمال جہاں آرا دیکھ کر مسلمان ہو گئے۔ مسلمانوں نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم نے نہ کوئی دلیل طلب کی نہ مباحثہ و مناظرہ کیا پھر خاموشی سے مسلمان کیسے ہو گئے تو انھوں نے جواب دیا کہ ہم امام محمدؒ کو دیکھ کر مسلمان نہ ہوتے تو کیا کرتے ہم نے سوچا کہ اگر مسلمانوں کے چھوٹے محمد کی یہ شان ہے تو بڑا محمد ﷺ کیسا ہوگا۔ جن کو خواب میں ننانوے مرتبہ دیدار الٰہی کا

marfat.com

شرف حاصل ہوا۔

کون امام اعظمؒ:

کوفہ میں کسی کی بکری چوری ہوگئی تو سات سال تک بکری کا گوشت نہ کھایا۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ اور حضرت امام شافعیؒ:۔

فتاویٰ شامی جلد اول نمبر 51 امام ابو عبداللہ محمد المعروف امام شافعیؒ جو کہ چار اماموں میں ایک شریعت کے امام ہیں امام اعظم ابو حنیفہ ہے امام شافعیؒ، امام مالکؒ، امام احمد بن حنبلؒ، یہ چار شریعت کے امام ہیں۔ امام اعظمؒ ابو حنیفہ کے مقلدین اور پیروی کرنے والوں کو حنفی کہا جاتا ہے۔ امام شافعیؒ کے مقلدین اور پیروی کرنے والوں کو شافعی کہا جاتا ہے امام مالکؒ کے مقلدین اور ان کی پیروی کرنے والون کو مالکی کہا جاتا ہے امام احمد بن حنبلؒ کے مقلدین اور ان کی پیروی کرنے والوں کو حنبلی کہا جاتا ہے۔ یہ چاروں امام برحق ہیں لیکن ان میں سے زیادہ افضل اور اعلیٰ طریقہ اور سلسلہ وہی ہے جو امام اعظم ابو حنیفہؒ کا ہے امام شافعی جو جلیل القدر امام ہیں یہ ہر سال فلسطین سے پیدل چل کر بغداد شریف تشریف لاتے کس لیے صرف اور صرف امام اعظم ابو حنیفہؒ کے مزار شریف پر حاضری دینے کے لیے آپ اپنے شاگردوں کو فرماتے **اِنَّہٗ قَالَ اِنِّی لَا تَبَرَّکَ بِاَبِی حَنِفِیَۃَ وَاجِیْءُ اِلٰی قَبْرِہٖ** امام شافعیؒ فرمایا کرتے تھے کہ میں امام اعظم ابو حنیفہؒ کی قبر شریف پر حاضری دیتا ہوں اور امام اعظمؒ کے مزار شریف سے برکت حاصل کرتا ہوں **فَاِذَا عُرِضَتْ لِیْ حَاجَۃٌ، صَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ وَسَأَلْتُ اللّٰہِ تَعَالٰی عِنْدَ قَبْرِہٖ**

marfat.com

فَتقضَ سَرِیعَاۃ ۔

پھر فرماتے ہیں کہ جب مجھے کوئی مشکل پیش آتی ہے تو میں فلسطین سے آ کر امام اعظم ابو حنفیہؒ کے مزار شریف کے پاس دو رکعت نماز نفل پڑھتا ہوں اور پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہوں تو اللہ تعالیٰ میری دعا امام اعظمؒ کے صدقہ جلدی قبول فرمالیتا ہے۔ جب امام شافعی امام اعظم کی قبر کے پاس نماز پڑھتے تو رفع یدین نہیں کرتے تھے ۔ایک مرتبہ شاگردوں نے عرض کی ہم دیکھتے ہیں یہاں آپ رفع یدین کرتے ہیں وہاں جا کر رفع یدین نہیں کرتے فرمایا میرے شاگردو مجھے یہاں پہنچ کر اتنے بڑے امام کے سامنے اپنے اجتہاد پر عمل کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔

امام شافعیؒ جو فلسطین سے چل کر بغداد شریف حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کے مزار تشریف لاتے تھے کیا وہ شرک کرتے تھے معلوم ہوا مزارات پر جانا شرک نہیں امام شافعی کا عقیدہ ہے کہ یہاں آ کر ہر مشکل حل ہوتی ہے۔ (ماہ اجمیر)

☆ آپ کی والدہ بڑی زاہدہ تھی لوگ امانت ان کے پاس رکھا کرتے تھے ایک بار دو آدمیوں نے آ کر کپڑوں سے بھرا ہوا صندوق ان کے پاس رکھوایا اس کے بعد ان میں سے ایک آدمی آ کر وہ صندوق لے گیا پھر کچھ دنوں کے بعد دوسرا آدمی آیا اور صندوق مانگا آپ نے فرمایا تمھارا ساتھی لے گیا ہے اس نے کہا ہم دونوں نے رکھوایا تھا۔ آپ نے اسے اکیلے کیوں دے دیا آپ کی والدہ شرمندہ ہو کر خاموش رہ گئیں اتنے میں امام شافعیؒ آئے حالات دریافت کر کے اس آدمی سے کہا کہ تیرا صندوق رکھا ہے لیکن تو اکیلا کیوں آیا ہے اپنے ساتھی کو بھی لے آ تو وہ صندوق دیا جائے گا لوگ آپ کے جواب سے دنگ آ گئے۔

marfat.com

☆ امام شافعیؒ حضرت امام مالکؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت امام مالکؒ کی عمر ستر سال تھی امام شافعیؒ امام مالکؒ کے دروازے پر کھڑے رہتے اور جو شخص امام مالکؒ سے فتوی دستخط کرا کے باہر آتا آپ اُس سے لیکر فتوی ضرور دیکھ لیتے اگر جواب صحیح ہوتا تو اُسے دے دیتے اگر کچھ لغزش ہوتی تو کہتے پھر امام مالک کے پاس لے جاؤ تا کہ وہ اس میں غور کریں جب امام مالکؒ غور کرتے تو اپنی لغزش پر آگاہ ہوکر درست فرما دیتے امام شافعی کی اس بات سے بہت خوش ہوتے۔

☆ ایک رات کو خلفیہ ہارون الرشید اور اسکی بیوی زبیدہ میں کسی امر پر بحث ہوئی زبیدہ نے خلیفہ سے کہا تو دوزخی ہے خلیفہ نے کہا اگر میں دوزخی ہوں تو تجھے طلاق ۔اس کے بعد خلیفہ نے زبیدہ سے علیحدگی اختیار کرلی مگر چونکہ خلیفہ کو زبیدہ سے محبت تھی اس لیے اس سے علیحدگی سے تکلیف ہوئی تمام علماء سے پوچھا میں دوزخی ہوں یا جنتی سب اس کے جواب سے عاجز رہے۔حضرت امام شافعیؒ اُس وقت بہت کم عمر تھے اور اُن علماء کے ساتھ وہاں موجود تھے۔آپ نے کہا اگر اجازت ہو تو میں جواب دوں۔خلیفہ نے آپ کو اپنے پاس بلایا اور جواب پوچھا پہلے آپ نے خلیفہ سے دریافت فرمایا کہ آپ کو میری ضرورت ہے یا مجھے آپ کی خلیفہ نے کہا مجھے آپ کی ضرورت ہے آپ نے فرمایا تم تخت سے اترو کیونکہ علماء کا رتبہ زیادہ ہے خلیفہ تخت پر سے اُتر آیا اور آپ کو تخت پر بٹھایا۔آپ نے خلیفہ سے پوچھا کبھی تو نے ایسا بھی کیا ہے کہ گناہ کرنے پر قدرت ہونے کے وقت خدا کے خوف کی وجہ سے گناہ کرنے سے باز رہا ہو خلیفہ نے قسم کھا کر کہا ہاں باز رہا ہوں آپ نے فرمایا تو جنتی ہے تمام علماء نے دلیل پوچھی آپ نے فرمایا اللہ تعالٰی فرماتا ہے جس شخص نے گناہ کا ارادہ کیا اور پھر

marfat.com

خوف الٰہی کی وجہ سے گناہ کرنے سے باز رہا پس اُس کا گھر جنت ہے۔ **یَاَیَّتُھَا النَّفسُ المُطمَئِنَّۃُ ارجِعِی اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَۃً مَّرضِیَّۃ** ۵۔پ ۳۰

ترجمہ:۔ اے اطمینان والی جان اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی سب علماء نے آپ کی تعریف کی اور کہا جس کا کم عمری میں یہ حال ہے خدا جانے جوانی میں کس مرتبہ کا ہوگا۔آپ نے کبھی حرام مال سے کوئی نوالہ نہیں کھایا۔

سادات کا احترام:۔

آپ سیدوں کی اس درجہ تعظیم کرتے کہ ایک بار آپ اپنے استاد سے سبق پڑھ رہے تھے اور چھوٹے چھوٹے سیدوں کے لڑکے کھیل رہے تھے جب وہ لڑکے آپ کے قریب آجاتے تو تعظیم کے لیے آپ کھڑے ہو جاتے دس بارہ بار وہ لڑکے آپ کے قریب آئے اور ہر مرتبہ آپ نے ان کی تعظیم کی۔

آپ کی خیرات:

ایک بار مکہ معظمہ گئے اور دس ہزار دینار آپ کے پاس تھے لوگوں نے آپ کو رائے دی کہ اس سے زمین یا بھیڑیں خرید لیں۔آپ نے کسی کو جواب نہ دیا۔اور شہر سے باہر جا کر دیناروں کا ڈھیر لگا دیا جو ادھر سے گزرتا اس کو دینار دیتے یہاں تک کہ وہ دینار آپ نے یونہی تقسیم کر دیئے۔

☆ حاکم روم کچھ مال سالانہ ہارون الرشید کو بھیجا کرتا تھا۔ایک سال چند

marfat.com

راہبوں کو بھیج کر کہا اگر تمھارے مذہب کے علماء ان سے مباحثہ میں غالب آئیں تو میں مال مقررہ بھیجوں گا ورنہ نہ بھیجوں گا خلیفہ نے تمام علماء کو دجلے کے کنارے جمع کر کے حضرت امام شافعیؒ سے کہا کہ آپ ان راہبوں سے مباحثہ کیجیے آپ نے اپنا مصلیٰ دریا پر بچھایا اور خود اس پر جا بیٹھے اور راہبوں سے کہا اگر مباحثہ کرنا ہے تو یہاں آ کر مباحثہ کرو وہ یہ حالت دیکھ کر مشرف با ایمان ہو گئے سلطان روم کو جب یہ خبر معلوم ہوئی کہنے لگا اچھا ہوا کہ وہ شخص روم میں نہیں آیا ورنہ یہاں کے تمام لوگ مسلمان ہو جاتے

☆ آپ حافظ قرآن نہ تھے لوگوں نے خلیفہ سے کہا کہ امام شافعیؒ حافظ نہیں ہیں اس نے بغرض امتحان ماہ رمضان میں آپ کو امام بنایا۔ آپ روزانہ ایک پارہ یاد کرتے اور شب کو تراویح میں سنا دیتے تھے ایک مہینہ میں آپ نے پورا قرآن یاد کر لیا۔

☆ حضرت ربیعؒ فرماتے ہیں میں نے خواب دیکھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کا انتقال ہو گیا ہے اور جنازہ باہر نکالنے کی تیاری ہو رہی ہے۔ ایک بزرگ نے اس کی تعبیر فرمائی کہ کسی بڑے عالم کا انتقال ہو گا۔ اس زمانے میں حضرت امام شافعیؒ نے وفات پائی۔ (تذکرۃ الاولیاء)

☆ امام احمد بن حنبلؒ کے مذہب میں عمداً ایک نماز ترک کرنے والا کافر ہو جاتا ہے لیکن آپ کے مذہب میں کافر نہیں ہوتا مگر کفار سے زیادہ عذاب کا مستحق ہو جاتا ہے آپ نے امام احمد بن حنبل سے پوچھا عمداً ایک نماز ترک کرنے والا تمھارے نزدیک کافر ہو جاتا ہے۔ پھر وہ مسلمان کیونکر ہو سکتا ہے امام احمد بن حنبلؒ نے کہا نماز ادا کرے آپ نے فرمایا کافر کی نماز درست نہیں ہو سکتی امام احمد بن حنبلؒ خاموش ہو گئے۔

marfat.com

حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ

ماں کی تلاوت :۔

ایک وہ وقت تھا جب مائیں اپنے بچوں کو گود میں لے کر قرآن کی تلاوت کیا کرتی تھیں آج کل مائیں بچوں کو جھولی میں لے کر ایسی لغو فضول بے معنی اور لایعنی قسم کی لوریاں دیتی ہیں کہ خدا پناہ بلکہ نئی نسل تو فحش گانوں کیطرف مائل ہوگئی ہے۔آپ خود سوچیں شروع میں جس بچے کی تعلیم ایسی ہو بڑا ہو کر یہ شہزادہ پھر کیسا شاہکار بنے گا ماں کی گود بچے کا پہلا سکول ہے یہاں جیسی تربیت ہوگی آگے چل کر ویسی علمیت ہوگی جب مائیں قرآن پڑھنے والی ہوتی تھیں اس وقت بچے محدث، مفکر، مجتہد، فقیہہ اور ولی پیدا ہوتے تھے۔

یہی مائیں تھیں جن کی گود میں اسلام پلتا تھا
انہی گودوں میں انسان نور کے سانچے میں ڈلتا تھا

آپ کہیں گے ماں کے قرآن پڑھنے سے بیٹے کی ولایت کا کیا تعلق ہے آؤ حضرت بختیار کاکیؒ کی زندگی کو دیکھو۔ جب آپ کی عمر پانچ سال کی ہوئی آپ کی والدہ آپکو قرآن پڑھانے کے لیے ایک قاری صاحب کے پاس لے گئی ۔حضرت بختیار کاکی شاگرد ہوگئے پہلے دن تو قاری صاحب نے قرآن کے آداب پڑھائے دوسرے دن سبق شروع ہوا قاری صاحب نے اعوذ باللہ پڑھی آپ نے بھی پڑھی۔ قاری صاحب نے بسم اللہ پڑھی آپ نے بھی بسم اللہ پڑھی استاد صاحب نے اب

marfat.com

پڑھا۔ الحمد للہ رب العالمین : حضرت بختیار کاکیؒ خاموش ہیں استاد صاحب نے پھر پڑھا الحمد للہ رب العالمین ۔لیکن حضرت بختیار کاکیؒ پھر خاموش ہیں۔ بیٹے پڑھتے کیوں نہیں مجھے یہ سارا سبق یاد ہے میں یہاں سے نہیں پڑھوں گا تم کہاں سے پڑھو گے میں پندرہ سپارے سے پڑھوں گا۔ سُبحٰنَ الَّذِی اَسرٰی بِعَبدِہٖ سے استاد صاحب بڑے حیران ہوئے پوچھا بیٹا یہ تو پندرہ سپارہ ہے پہلے چودہ سپارے کون پڑھے گا۔ پہلے چودہ سپارے مجھے اچھی طرح یاد (حفظ) ہیں استاد صاحب کی حیرانی کی انتہا نہ رہی کہ پانچ برس کا بچہ ہے اور کہتا ہے میں چودہ سپاروں کا حافظ ہوں پوچھا بیٹا یہ تم نے کس طرح یاد کیے عرض کی استاد صاحب بات یہ ہے۔ میری والدہ چودہ سپاروں کی حافظہ ہے اور میری ماں کی یہ عادت ہے کہ جب تک صبح ان چودوں سپاروں کی تلاوت نہیں کر لیتی دنیا کا کوئی کام نہیں کرتی جب میں چھوٹا ہوتا تھا میری ماں مجھے گود میں لے کر روزانہ صبح ان چودہ سپاروں کی تلاوت کیا کرتی تھی چونکہ میں روزانہ سنا کرتا تھا یہ چودہ سپارے میرے ذہن میں پختہ ہوتے چلے گئے اب میں ماں کی طرح چودہ سپاروں کا حافظ ہوں اس لیے میرا سبق سُبحٰنَ الَّذِی اَسرٰی بِعَبدِہٖ سے شروع کریں۔

دوستو! جب ماں قرآن پڑھنے والی فاطمہؓ ہوتی تھیں تو بیٹا کربلا میں نیزے کی نوک پہ قرآن سنانے والا حسینؓ ہوتا تھا آج اگر ماؤں کی زبان پر گھروں میں قرآن کی قرآت نہ ہوئی تو آگے بیٹوں کو بھی دین کی بات کہنے کی جرأت نہ ہوئی۔ ہمارے گھروں سے قرآن کی تلاوت جاتی رہی تو ساتھ خدا کی رحمت بھی جاتی رہی۔ امیر کا گھر ہو یا غریب کا گھر ہر گھر میں بے چینی ہے۔

marfat.com

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت بشر حافی کو کشف و مجاہدے میں دستگاہ کامل حاصل تھی آپ کو اپنے ماموں حضرت علی حشرمؒ سے بیعت تھی آپ علم اصول شرع کے بڑے زبردست عالم تھے مرو میں آپ کی ولادت ہوئی اور بغداد میں سکونت اختیار کی۔ آپ کی توبہ کا قصہ یوں ہے آپ کو کچھ جنون تھا۔ ایک دن اسی حالت میں کسی طرف جا رہے تھے کہ راہ میں ایک کاغذ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی دیکھی آپ نے کاغذ اٹھایا صاف کیا عطر لگایا اور بلند مقام پر رکھ دیا اسی رات کو خواب میں بزرگ یعنی حضرت ذوالنون مصری کو حکم ہوا کہ جا کر بشر حافیؒ کو بشارت دیدو کہ جس طرح تو نے ہمارے نام کو خوشبو سے معطر کر کے بلند مقام پر رکھا ہے اور اُس کی عزت کی ہے اسی طرح ہم تجھے برائیوں سے پاک کر کے مراتب اعلیٰ عطا کریں گے جب حضرت ذوالنون مصریؒ بیدار ہوئے خیال کیا کہ بشر حافی تو فاسق ہے شاید یہ خواب میں نے غلط دیکھا ہے۔ وضو کیا اور نماز پڑھ کر سو گئے۔ پھر یہی خواب دیکھا پھر بیدار ہوئے اور یہی خیال کر کے سو گئے تیسری مرتبہ یہی خواب دیکھ کر صبح کو اس بزرگ نے حضرت بشر حافیؒ کو بلایا معلوم ہوا وہ شراب خانہ میں ہیں۔ آپ خود شراب خانے کے دروازے پر گئے معلوم ہوا بشر حافیؒ مست پڑے ہیں حضرت ذوالنونؒ نے فرمایا کہ ان سے کہہ دو کہ حضرت ذوالنونؒ اللہ کا پیغام لایا ہے۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا معلوم نہیں عتاب آمیز ہے یا عقاب آلود اور سب سے کہا میں اب تم لوگوں سے رخصت ہوتا ہوں یہ کہہ کر باہر آئے اور توبہ کی پھر آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایسا مرتبہ دیا۔ کہ آپ کا نام باعث تسکین خلق ہو گیا کیونکہ آپ

marfat.com

ذوق وشوق الٰہی میں برہنہ پا رہتے تھے اس لیے آپ کو حافی کہتے ہیں آپ سے لوگوں نے ننگے پاؤں رہنے کا سبب پوچھا۔ آپ نے فرمایا جب میں نے توبہ کی تھی تو ننگے پاؤں تھا اب جوتا پہننے سے مجھے شرم آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشاً** کہ ہم نے زمین کو انسان کے واسطے فرش بچھایا ہے اور بادشاہوں کے فرش پر جوتا پہن کر چلنا ادب کے خلاف ہے۔

☆ حضرت امام احمد بن حنبلؒ اکثر حضرت بشر حافیؒ کے ساتھ رہتے اور آپ کے بہت معتقد تھے ایک بار آپ کے شاگردوں نے عرض کیا تعجب ہے کہ آپ عالم اور محدث اور مجتہد ہو کر ہر وقت ایک دیوانہ کے ساتھ پھرا کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو علوم مجھے آتے ہیں اُنہیں میں اس دیوانہ سے بہتر جانتا ہوں لیکن وہ دیوانہ اللہ کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ آپ سے کہتے مجھ سے میرے خدا تعالیٰ کی باتیں کیجیے۔

☆ حضرت بشر حافیؒ نے خواب میں نبی پاک ﷺ کو دیکھا آپ نے فرمایا اے بشر کچھ تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیرا مرتبہ تیرے ہم عصروں سے کیوں زیادہ کیا ہے میں نے کہا میں نہیں جانتا آپ ﷺ نے فرمایا چونکہ تو نے اتباع میری سنت کی کی اور نیکوکاروں کی عزت کی اور مسلمانوں کو نصیحت کی۔ اور میرے اصحاب اور اہل بیت سے محبت کی اسلیے اللہ تعالیٰ نے تجھے یہ مرتبہ عطا فرمایا دوسری بار پھر زیارت آقا دو عالم ﷺ سے مشرف ہوئے عرض کی مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا امیر لوگ ثواب حاصل کرنے کے لیے جو شفقت فقیروں پر کرتے ہیں اچھی ہے اور اس سے زیادہ یہ امر پسندیدہ ہے کہ فقیر امیروں سے کوئی حاجت بیان نہ کریں بلکہ اللہ تعالیٰ

marfat.com

پر اعتماد قوی رکھیں۔

☆ وفات کے بعد ایک شخص نے آپ کو خواب میں دیکھا حال پوچھا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر عقاب کر کے کہا تو دنیا میں مجھ سے اس قدر کیوں ڈرتا تھا کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میں کریم ہوں ایک دوسرے شخص نے خواب میں دیکھ کر حال پوچھا آپ نے فرمایا اللہ نے مجھے بخش دیا اور فرمایا تجھ پر مرحبا ہو اسلیے کہ جب ہم نے تجھے دنیا سے اٹھایا تو کوئی دنیا میں تجھ سے زیادہ ہمارا دوست نہ تھا۔ (تذکرہ الاولیاء)

☆ ایک عورت نے آ کر حضرت امام احمد بن حنبلؒ سے دریافت کیا کہ میں کوٹھے پر روئی کات رہی تھی اور شاہی روشنی راستے سے گزری میں نے اس روشنی میں تھوڑا سا سوت کاتا آپ فرمائیے کہ وہ جائز ہے یا نہیں حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے اس عورت سے پوچھا تو کون ہے۔ جو ایسی بات پوچھنے آئی ہے۔ اس نے کہا میں حضرت بشر حافیؒ کی بہن ہوں فرمایا تیرے لیے ناجائز ہے کیونکہ تیرا خاندان پرہیز گاری کا ہے۔ تو اپنے بھائی کی پیروی کر وہ ایسے تھے کہ جب مشتبہ کھانے پر ہاتھ بڑھاتے تو ہاتھ ان کی پیروی نہ کرتا۔ آپ نے فرمایا دل میرا بادشاہ ہے۔ اور اس کی رعیت تقویٰ ہے مجھ میں یہ طاقت نہیں کہ بغیر اجازت سفر کروں اللہ رب العزت کی کروڑوں رحمتیں ہوں ان پر اور امت محمدیہ کی طرف سے سلام ہو آپ پر بے حد و حساب آمین۔

marfat.com

حضرت ذوالنّون مصری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ذوالنون مصریؒ طریقت الٰہی کے بادشاہ تھے آپ اسرار توحید سے بہت واقف تھے آپ کی عبادت اور ریاضت مشہور عالم ہے آپ نے اپنے اوصاف کسی پر ظاہر نہ فرمائے آپ کی توبہ کا قصہ اس طرح منقول ہے۔ لوگوں نے آپ کو کسی عابد کی خبر دی آپ اس کے پاس گئے دیکھا کہ وہ ایک درخت پر الٹا لٹکا ہوا ہے کہہ رہا ہے اے بدن جب تک تو عبادت الٰہی میں میری بات نہیں مانے گا۔ تجھے اسی تکلیف میں رکھوں گا۔ یہاں کہ تو مر جائے حضرت ذوالنوں مصریؒ یہ حال دیکھ کر رونے لگے۔ اس عابد نے کہا یہ کون ہے جو بے شرم اور گنہگار پر ترس کھا کر رو رہا ہے آپ اس کے سامنے گئے اور السلام علیکم کے بعد کیفیت دریافت کی اس بزرگ نے کہا کہ میرا جسم اللہ کی عبادت میں تیار نہیں ہوتا۔ اس لیے یہ سزا اس کو دی ہے آپ نے کہا میں نے سمجھا شاید آپ نے کسی کو مار ڈالا یا کوئی برا گناہ کیا ہے انھوں نے کہا مخلوق سے ملنے سے زیادہ کوئی گناہ نہیں ہے سب گناہ اس سے پیدا ہوئے آپ نے فرمایا واقعی آپ بڑے زاہد ہیں اس بزرگ نے فرمایا اگر بڑا زاہد دیکھنا ہے تو اس پہاڑ پر جا کر دیکھ لے۔ آپ وہاں گئے ایک نواجون کو دیکھا کہ عبادت خانے میں بیٹھا ہے اور اُس کا پاؤں کٹا ہوا باہر پڑا ہے اور کیڑے اسے کھا رہے ہیں اس سے ماجرہ پوچھا اُس نے کہا میں یہاں بیٹھا ہوا تھا ایک حسین عورت آئی وسوسہ شیطانی نے مجھے گھیرا میں اٹھ کر اُس کے پاس چلا گیا غیب سے آواز سنائی دی۔ کہ تجھے شرم نہیں آتی کہ تیس سال خدا کی اطاعت کی آج شیطان کی اطاعت کرنے کا ارادہ ہے۔ میں نے اُسی وقت

marfat.com

اس پاؤں کو جو باہر پڑا ہے کاٹ دیا کیونکہ پہلے یہ پاؤں باہر نکلا تم مجھ گنہگار کے پاس کیوں آئے ہو۔

☆ حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں میں ایک بار نہر پر گیا میں نے وہاں وضو کیا اس نہر کے قریب ایک عالی شان محل تھا میں اسے دیکھ رہا تھا۔ کہ ایک حسین عورت اُس کے کنگورے پر دکھائی دی۔ میں نے اس سے کہا کچھ بات کر اس نے کہا اے ذوالنون مصری جب میں نے تمھیں دور سے دیکھا تو سمجھی کوئی دیوانہ ہے جب نزدیک سے دیکھا تو سمجھا کوئی عالم ہے۔ جب اور نزدیک سے دیکھا سمجھی عارف ہے مگر اب معلوم ہوا کہ تم نہ دیوانے ہو نہ عالم نہ عارف میں نے پوچھا تیرے قول کی کیا دلیل ہے اس نے کہا اگر آپ دیوانے ہوتے تو وضو نہ کرتے اگر عالم ہوتے تو نامحرم کو نہ دیکھتے اگر عارف ہوتے تو ماسوائے اللہ کی طرف توجہ نہ کرتے یہ کہہ کر غائب ہو گئی آپ فرماتے ہیں میں سمجھ گیا یہ عورت نہیں تھی بلکہ تنبیہ غیبی تھی۔

☆ آپ فرماتے ہیں کہ میں ایک پہاڑ پر گیا دیکھا ہزاروں مریض بیٹھے ہیں ان سے سبب پوچھا انھوں نے کہا اس عبادت خانے میں ایک عابد ہے اور مریضوں پر دم کرتا ہے سب کو صحت ہو جاتی ہے میں بھی اُن کا منتظر رہا وہ عابد باہر آئے گو وہ نہایت ضعیف تھے اور آنکھوں میں حلقے پڑھے ہوئے تھے لیکن اُن کی ہیبت سے پہاڑ کانپنے لگا۔ انھوں نے آسمان کی طرف دیکھا پھر بیماروں پر پھونک ماری سب اچھے ہو گئے وہ چاہتے تھے کہ عبادت خانے میں جائیں میں نے اُن کا ہاتھ پکڑ لیا عرض کی آپ نے ظاہری بیماروں کو اچھا کیا ہے میری باطنی بیماری کو بھی دور کیجیے انھوں نے فرمایا ذوالنون میرا دامن چھوڑ دے اس لیے کہ اللہ دیکھ رہا ہے کہ اس کے سوا دوسرے کا دامن پکڑے

marfat.com

ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تجھے میرے اور مجھے تیرے حوالے کر دے اور دامن چھڑا کر عبادت خانے چلے گئے۔

☆ حضرت ذوالنون مصریؒ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو فرماتے اے اللہ میں تیری بارگاہ میں کس پاؤں سے آؤں اور کس آنکھ سے قبلہ کی طرف دیکھوں اور کس زبان سے تیرا راز کہوں اور کس تعریف کے ساتھ تیرا نام لوں میں بے سروسامان ہو کر تیری درگاہ میں آیا ہوں اور بے بسی کی وجہ سے میں نے حیا کو ترک کیا ہے اس کے بعد نیت باندھ کر نماز ادا کرتے اور کہتے آج جو کچھ مجھے تکلیفیں پیش آئیں تجھ سے بیان کر رہا ہوں مگر کل قیامت میں میرے اعمال کی وجہ سے جو تکلیفیں تو دے گا کس سے کہوں گا۔ اے اللہ مجھے عذاب کی شرمندگی سے بچانا۔

معرفت:۔ معرفت تین قسم کی ہوتی ہے ایک معرفت توحید کی جو عموماً ہر مسلمان کو حاصل ہوتی ہے دوسری معرفت محبت و بیان کی یہ حکما اور علما کو حاصل ہوتی ہے تیسری معرفت صفات و حدانیت کی یہ اولیاء اللہ کے لیے خاص ہے جو کچھ اللہ انھیں عطا فرماتا ہے۔ کسی کو نہیں دیتا اور کسی کو ان کے مراتب کی خبر نہیں ہوتی اور فرمایا اسرار الٰہی پر واقف ہونے کو معرفت کہتے ہیں دعویٰ معرفت کا نہ کرنا چاہیے اس لیے کہ اگر تو دعویٰ کرے گا تو جھوٹا ہو گا دوسرے معرفت عارف اور معروف کے ایک ہو جانے کو بھی کہتے ہیں اگر تو معرفت کا دعویٰ کرے گا تو دو حالتوں سے خالی نہیں یا تیرا دعویٰ سچ ہو گا یا جھوٹ اگر دعویٰ سچا ہے تو تو نے اپنی تعریف کی۔ اور قائدہ ہے کہ صدیق اپنی تعریف نہیں کرتا جیسا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔

marfat.com

صوفی کون ہوتا ہے:۔

آپ نے فرمایا صوفی وہ ہے جس نے تمام چیزوں کو ترک کر کے اللہ کو اختیار کرلیا ہو۔ اور اللہ اسے دوست رکھتا ہو۔

☆ ایک شخص نے کہا میری اللہ کی طرف راہنمائی کیجیے آپ نے فرمایا اللہ اس سے زیادہ ہے کہ تیری راہنمائی وہاں تک ہو البتہ اگر تو قرب الٰہی حاصل کرنا چاہیے تو وہ پہلے ہی قدم میں ہے ایک قدم اپنے نفس پر رکھ دوسرا قدم قرب الٰہی میں پڑھے گا۔

☆ مرض الموت میں آپ سے لوگوں نے پوچھا کہ اب آپ کی کیا آرزو ہے آپ نے فرمایا میری یہ آرزو ہے کہ اپنی موت کے وقت سے کچھ دیر پہلے آگاہ ہو جاؤں خوف نے مجھے بیمار کر ڈالا شوق نے جلایا محبت نے مجھ کو مارا۔ اور اللہ نے زندہ کیا۔ اس کے بعد آپ بے ہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے حضرت یوسف بن حسینؒ نے کہا مجھے وصیت فرمایئے آپ نے فرمایا اس وقت مجھے باتوں میں نہ لگاؤ اس لیے کہ میں احسانات الٰہی سے حیرت میں ہوں اور وفات پائی

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن ۝

جب آپ نے وفات پائی تو ستر بزرگوں نے اسی رات کو حضرت سرور عالم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں میں خدا کے دوست یعنی ذوالنون مصریؒ کے استقبال کے لیے آیا ہوں۔

marfat.com

مرنے کے بعد:۔

آپ کی وفات کے بعد لوگوں نے آپ کی پیشانی پر یہ عبارت لکھی ہوئی دیکھی یہ اللہ کا حبیب ہے (سبحان اللہ) اور اسی کی محبت میں اسے موت آئی ہے اور یہ اللہ کا قتیل ہے اور اسی کی تلوار نے اس کو قتل کیا۔

جنازہ:۔

جب لوگ آپ کا جنازہ لے کر چلے تو دھوپ بہت سخت تھی پرندوں نے آکر آپ کے جنازے پر اپنے پروں کا سایہ کر دیا جس راستے سے آپ کا جنازہ جا رہا تھا وہاں ایک مسجد میں موذن آذان دے رہا تھا۔ جب اُس نے **اَشْهَدُاَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ** کہا تو آپ کی انگشت شہادت اوپر کو اٹھ گئی لوگوں کو خیال ہوا کہ شاید آپ زندہ ہیں جنازہ رکھا تو آپ میں جان نہیں ہے لیکن آپ کی انگلی اٹھی ہوئی تھیں اے اللہ کے سچے عاشق اللہ رب العزت کی رحمتیں ہوں تجھ پر جن کا شمار کرنے والے شمار نہ کر سکیں (تذکرہ الاولیاء)

کون کہتا ہے کہ ولی مر گئے
وہ قید سے چھوٹے اپنے گھر گئے
ولی اللہ دے مردے نائیں کردے پردہ پوشی
کی ہویا اس دنیا توں ٹر گئے نال خاموشی

marfat.com

اَلَآ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰهِ لَاخَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ۝

شانِ غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محب اور محبوب کا فرق: محبّ اور محبوب ولیوں میں ایک لطیف اور مزیدار فرق محبّ ولی وہ ہُوتا ہے جوسلوک کے راستے خدا تک پہنچے اور محبوب ولی وہ ہُوتا جو جذب کے ذریعے وصول کی منزلیں طے کرے دوسرا فرق یہ ہے کہ محبّ ولی وہ ہوتا ہے جو کچھ خدا کہے وہ وہی کرے۔ اور محبوب ولی اس کو کہتے ہیں کہ جو کچھ وہ کہے وہی خدا کرے۔

کون غوث الاعظمؒ: غوث اعظم درمیان اولیاء

چوں محمد درمیان انبیاء

اسم گرامی سید عبدالقادر، کنیت ابو محمد، لقب محی الدین، غوث الاعظم اعلیٰ نسب، حسنی حسینی والانسب نجیب الطرفین۔

غوث الاعظم محمد کا محبوب ہے ۔ غوث اعظم زمانے کا سلطان ہے

غوث الاعظم کی ہر جا مچی دھوم ہے ۔ غوث اعظم کا گھر گھر میں فیضان ہے

فنائیت تامہ حضرت شیخ محمد صادق شہابی سعدی قادریؒ مناقب غوثیہ کے دیباچہ میں فرماتے ہیں۔ چناں کہ می آرد در مناقب معراجیہ کہ مگس نمی نشت. بر بدن مبارک وے رضی اللہ تعالیٰ عنہ چناں کہ نمی نشت بدن مبارک او علیہ وسلم وچوں در بیت الخلامی رفت بول و غائط او رازمین فرومی برد چناں کہ بول و غائط او رازمین فرومی برد علیہ وسلم پرسیدہ شد حضرت غوثیتؒ ازیں حالت پس گفت:

تَاللّٰهِ هٰذا وُجُودُ جَدِّیْ لَا وُجُودَ عبدِالقَادِر

marfat.com

ودریں کلام اشارتست بسوئے فناءِ اتم حضرت غوثیہ در حضرت نبویہ ذاتاً وصفاتاً قولاً وَ فعلاً حالاً ، کمالاً انتہی۔

یعنی مناقب مراجیہ میں مذکور ہے کہ حضرت شہنشاہ بغدادؒ کے جسم مبارک پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی جیسا کہ حضور شہنشاہ مدینہ ﷺ کے جسم اطہر پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی اور آپ کے جسم مبارک کا پسینہ خوشبودار تھا۔ جیسا کہ حضور ﷺ کے بدن مبارک کا پسینہ بھی خوشبودار تھا اور جب حضرت شہنشاہ بغداد بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تو آپ کا پیشاب اور پاخانہ زمین نگل جاتی تھی۔ چنانچہ حضرت غوث الاعظمؒ سے اس حالت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ اللہ کی قسم یہ وجود میرے نانا پاک ﷺ کا ہے۔ عبدالقادر کا وجود نہیں ہے اور آپ کے اس کلام میں ذات نبوت علیہ التحیۃ والثناء میں ذات اور صفات قول اور فعل، حال اور کمال کے اعتبار سے آپ کا کامل فنائیت کی طرف اشارہ ہے۔

کون شہنشاہ بغداد: جو اللہ کے بھی محبوب ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے بھی اسی شان محبوبیت کا ثمرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تمام مرادیں پوری فرمادیں۔ اسی لیے آپ فرماتے ہیں۔

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّیْ

عَطَا نِیْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِیْ

یعنی اے میرے مُریدو۔ تمہیں کوئی خوف اور غم نہیں ہونا چاہیے کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ نے وہ رفعتیں عطا کی ہیں کہ میں نے مرادیں پالی ہیں۔

میں پردے ڈالتا ہوں: کون شہنشاہ بغداد جو اپنے مریدوں کے متعلق اتنے خبردار ہیں

marfat.com

فرماتے ہیں۔

لَوْ اِنکَشَفَتْ عَورَۃُ مُرِیْدِی بِا المغرِبِ وَاَنَا بِالمَشرِقِ لَستَرتُھَا

اگر میرے کسی مرید کا پردہ مغرب میں کھل جائے اور میں مشرق میں ہوں تو اس کو ڈھانپ دیتا ہوں۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی فراست

حضرت امام شعرانیؒ نے فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے یہ قسم کھالی کہ وہ کوئی ایسی عبادت کرے گا کہ روئے زمین کا کوئی شخص اس وقت وہ عبادت نہ کر رہا ہو۔ اور اگر یہ قسم پوری نہ کر سکا تو اس کی بیوی کو تین طلاق یہ سوال بغداد کے بہت سے علماء کے پاس گیا عام طور سے علماء یہ سوال سن کر اسی نتیجے پر پہنچے کہ بظاہر اس شخص کے پاس طلاق سے بچنے کی کوئی صورت نہیں کیونکہ ایسی عبادت کونسی ہوسکتی ہے۔ کہ جس کے بارے میں یقین ہو جائے کہ روئے زمین کا کوئی شخص وہ عبادت نہیں کر رہا ہے۔ آخر میں سوال حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے برجستہ جواب دیا کہ اس شخص کے لیے حرم مکہ میں مطاف خالی کرا دیا جائے اور وہ اس حالت میں طواف کرے کہ کوئی اور شخص اس کے ساتھ شریک نہ ہو۔

<u>چور قطب بن گیا:</u> رات کے وقت ایک چور چوری کی نیت سے آستانہ غوث الاعظمؒ میں داخل ہوا مگر چوری کرنے میں ناکام رہا۔ اور خوف سے مصلے یا صف میں چھپ کر بیٹھ گیا تا کہ جونہی موقعہ ملے تو یہاں سے فرار ہو جاؤں۔ ابھی وہ موقعہ کی تاک میں تھا کہ حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے اور جناب غوث الاعظمؒ سے کہا کہ فلاں علاقے کا قطب فوت ہو گیا ہے وہاں کسی کی ڈیوٹی لگا دیجیے۔ آپ نے فرمایا صبح انتظام ہو

marfat.com

جائے گا خضر علیہ السلام نے اسی وقت اصرار کیا تو آپ نے فرمایا اگر جلدی ہے تو ہماری صفوں میں چُھپا ہوا ہے اسے لے جائے۔ حضرت خضر علیہ السلام اس کی طرف گئے اور پکڑا تو اس نے عرض کی حضور میں تو چور ہوں چوری کرنے آیا تھا۔ لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔ آپ نے فرمایا تو چور تھا مگر سرکار غوث الاعظمؒ کی نظرِ کرم نے تجھے قطب بنا دیا ہے۔

جس تے پیر میرے دی نگاہ ہوئے اس دی کیوں نہ معاف خطا ہوئے
جس بیڑے دا میراں ملاح ہووے اُونہوں پانی کدے وی روڑ دا نئیں
جانواں صدقے غوث الاعظمؒ توں جہڑا در توں خالی موڑ دا نئیں
مینوں قسم خدا دی اے پیر میرا جھدی بانہہ پھڑ دا اُونہوں چھوڑ دا نئیں

عیسائی مسلمان ہو گیا: ایک دفعہ بغداد شریف میں ایک عیسائی پادری نے لوگوں سے یہ کہہ کر گمراہ کرنا شروع کر دیا۔ کہ ہمارے نبی عیسیٰ علیہ السلام تمہارے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ سے افضل ہیں چونکہ عیسیٰ علیہ السلام نے مردے زندہ کیے ہیں اور تمھارے نبی نے کوئی مردہ زندہ نہیں کیا یہ بات حضرت غوث الاعظمؒ تک پہنچی تو آپ اس پادری کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے کہا تم لوگوں کو کیا کہہ رہے ہو اس نے دوبارہ وہی بات کہی یہ سن کر سرکار غوث اعظمؒ جلال میں آ گئے اور فرمایا پادری میں نبی نہیں ہوں نبی کریم علیہ السلام کا نواسہ ہوں اور ان کا غلام ہوں اگر میں مردہ زندہ کر دوں تو کیا تو میرے نانے کا کلمہ پڑھ لے گا۔ پادری نے کہا ہاں تب آپ نے فرمایا مجھے کسی پرانی قبر پر لے جاؤ تا کہ میں تم کو مردہ زندہ کر کے دکھا دوں۔ پادری آپ کو ایک پرانی قبر پر لے گیا۔ تو آپ نے فرمایا یہ ایک گویے کی قبر ہے اگر کہو تو گا تا ہوا اٹھے پادری نے کہا ٹھیک ہے۔

marfat.com

پھر آپ نے فرمایا تمھارے نبی مردہ زندہ کرتے وقت کیا کہتے تھے پادری نے کہا قُم بِاذنِ اللہ، اللہ کے حکم سے زندہ ہو جاؤ، وہ زندہ ہو جاتا تھا۔ پھر غوث پاکؓ نے جلال میں آ کر قبر کو پاؤں سے ٹھوکر ماری اور کہا قُم بِاذنِی میرے حکم سے اٹھ وہ مردہ قبر سے گاتا ہوا باہر نکل آیا سرکار غوث الاعظمؓ کی یہ عظیم کرامت دیکھ کر وہ عیسائی مسلمان ہو گیا۔

(تفریح الخواطر)

شعر:

عیسیٰ کے معجزوں نے مردے جلا دیئے ہیں
مصطفیٰ کے معجزوں نے مسیحا بنا دیئے ہیں

دھوبی بخشا گیا: سرکار غوث الاعظمؓ کا ایک دھوبی تھا جو آپ کے کپڑے دھویا کرتا تھا وہ فوت ہو گیا۔ تو قبر میں منکر نکیر نے سوالات کیئے تو اس دھوبی نے جواب دیا کہ میں سرکار غوث الاعظمؓ کا دھوبی ہوں فرشتوں نے عرض کی یا مولا اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ حکم آیا بخش دیا جائے۔ (الافاضات الیوعیہ ج ۲ ۲۹)۔

میرے بزرگو، دوستو، بارگاہ غوث الاعظمؓ میں چور آیا ولی بن گیا عیسائی آیا تو مسلمان ہو گیا دھوبی آیا تو بخشا گیا۔ ناقص آیا تو کامل ہو گیا۔ بُرا آیا تو اچھا ہو گیا۔

شعر:

اُن کے در سے کوئی خالی جائے ہو سکتا نہیں
اُن کے دروازے کھلے ہیں ہر گدا کے واسطے

فرمان غوث الاعظمؓ:

قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ

یہ میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔

marfat.com

جس کی ممبر بنی گردنِ اولیاء

اُس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

بزرگو، دوستو: ماں ہو حاجرہ — تو بیٹا ہوگا — ذبیح اللہ علیہ السلام

ماں ہو مریم — تو بیٹا ہوگا — روح اللہ علیہ السلام

ماں ہو آمنہ — تو بیٹا ہوگا — سردار دو جہاں علیہ السلام

ماں ہو فاطمہؓ — تو بیٹا ہوگا — شہیدِ اعظمؓ

ماں ہو امّ الخیر — تو بیٹا ہوگا — غوث الاعظمؓ

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی

بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

حضرت غوث الاعظمؓ: سرکار غوث الاعظمؓ کی سیرت مقدس میں ہے۔ ایک روز آپ کا ایک ارادت مند آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو کھانے کی دعوت پیش کی۔ آپ نے قبول فرمالی۔ پھر اسی وقت ایک اور مرید آ گیا اور اس نے بھی اسی وقت اُسی دن کھانے کی دعوت پیش کی آپ نے اس کی بھی دعوت قبول کر کے وعدہ فرما لیا۔ غرضیکہ اسی طرح یکے بعد دیگرے ستر مرید حاضر ہوئے اور سب نے ہی اُس دن اور اسی وقت کی دعوت پیش کی اور آپ نے سب کے ہاں تشریف لے جانے کا وعدہ فرما لیا۔ ایک شخص جو آپ کے پاس موجود تھا دل میں یہ خیال کرنے لگا کہ پیر صاحب تو ایک ہیں مگر کھانے کا وعدہ ستر جگہ پر جانے کا کر لیا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ آپ ایک ہی وقت میں ستر مقامات پر تشریف لے جا سکیں۔ یہ خیال ابھی اس کے دل میں آیا ہی تھا۔ کہ سرکار غوث پاکؓ اس سے مطلع ہو گئے پاس ہی ایک پیپل کا درخت تھا۔ آپ

marfat.com

نے اس شخص سے فرمایا۔ بھئی ذرا آنکھیں بند کرو پھر فرمایا آنکھیں کھولو اور سامنے والے درخت پر نظر کرو۔ اب جو اس نے درخت پر نظر کی تو عجیب نظارا دیکھا، کیا دیکھتا ہے کہ سرکار غوث اعظمؒ درخت کے ہر پتے پر تخت لگائے بیٹھے ہیں پھر فرمایا اے مرد خدا! جو عبدالقادر ایک وقت میں درخت کے ہر پتے پر تمہیں نظر آ رہا ہے کیا وہ ستر مریدوں کے ہاں حاضر نہیں ہو سکتا وہ معذرت کرتے ہوئے کہنے لگا۔

پانی کوڑ دا پیندے او
اگلی معاف کرو لجپال سدیندے او
لج پال پریتاں نوں توڑدے نیں
جہدی بانہہ پھڑ لیندے پھر چھوڑدے نیں

مادر زاد ولی: حضرت ام الخیر فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ بادلوں کے سبب رمضان کے چاند میں لوگوں کو شک ہوا۔ صبح لوگوں نے مجھ سے پوچھا کہ آج روزہ ہے کہ نہیں میں نے فرمایا آج روزہ ہے وہ کہنے لگے کیا آپ نے چاند دیکھا ہے۔ میں نے کہا کہ میں نے چاند کو نہیں دیکھا مگر صبح سے میرے چاند عبدالقادر نے دودھ نہیں پیا سرکار غوث اعظمؒ کی یہ کرامت شیر خوارگی کے زمانے میں ہی مشہور ہو گئی تھی

غوث الاعظم متقی ہر آن میں
چھوڑا ماں کا دودھ ماہ رمضان میں

بارہ (۱۲) خصلتیں

حضور غوث اعظمؒ فرماتے ہیں کہ شیخ کامل کے لیے بارہ خصلتوں کا ہونا ضروری ہے۔

دو خصلتیں اللہ تعالیٰ کی

marfat.com

دو خصلتیں نبی کریم ﷺ کی

دو خصلتیں حضرت ابو بکر صدیقؓ کی

دو خصلتیں حضرت عمر فاروق اعظمؓ کی

دو خصلتیں حضرت عثمانؓ کی

دو خصلتیں حضرت علی المرتضیٰؓ کی

اللہ کی دو خصلتیں یہ ہیں کہ ستار و غفار ہو۔

نبی پاک ﷺ کی دو خصلتیں یہ ہیں کہ شفیق و رفیق ہو۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کی دو خصلتیں یہ ہیں کہ صادق و مصدق ہو۔

حضرت عمر فاروق اعظمؓ کی دو خصلتیں یہ ہیں کہ آمر و ناہی ہو۔

حضرت عثمانؓ کی دو خصلتیں یہ ہیں کہ سخی اور تہجد گذار ہو۔

حضرت علی المرتضیٰؓ کی دو خصلتیں یہ ہیں کہ عالم اور بہادر ہو۔

معلوم ہوا: کہ سچا پیر و مرشد وہ ہے جو خدا کی صفات کا اور رسول خدا ﷺ کی مبارک اداؤں کا مظہر ہو جو حضور اکرم ﷺ کی سنت شریفہ کا مخالف یا حضور کے چار یاروں میں سے کسی کا دشمن ہو وہ پیر و مرشد ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ گمراہ و گمراہ کن ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور غوث الاعظمؓ ان بارہ خصلتوں کے جامع تھے اور جو کوئی حضور غوث الاعظمؓ کا منکر ہو۔ وہ گویا ان بارہ خصلتوں کا منکر ہے۔

کون شاہ جیلاں: جو محبوب سبحانی بھی ہیں اور غوث صمدانی بھی

جو شہباز لا مکانی بھی ہیں اور قطب ربانی بھی

marfat.com

جو قطب شش جہات بھی ہے اور نائب صدر کائنات بھی

جو پیر پیراں بھی ہے اور میر میراں بھی

جو ماہ گیلاں بھی ہے اور شاہ جیلاں بھی

کسی نے کیا خوب فرمایا:

شاہ جیلاں تیرے در کی قسم تیری یاد سے جی بہلاتے ہیں

سب غوث قطب ابدال ولی تیرے نام کا صدقہ کھاتے ہیں

بزرگو، دوستو، معظم نانے اور نواسے کی نسبتیں مقام کمال تک پہنچ کر یوں چمکتی ہیں کہ:

وہ نبیوں میں محبوب　　　یہ ولیوں میں محبوب

ہیں دونوں لاجواب:

وہ نبیوں میں لاجواب　　　یہ ولیوں میں لاجواب

ہیں دونوں امام:

وہ نبیوں میں امام　　　یہ ولیوں میں امام

ہیں دونوں بے مثال:

وہ نبیوں میں بے مثال　　　یہ ولیوں میں بے مثال

ہیں دونوں لاثانی:

وہ نبیوں میں لاثانی　　　یہ ولیوں میں لاثانی

ہیں دونوں ثقلین کے لیے:

وہ رسول الثقلین　　　یہ غوث الثقلین

ہیں دونوں کونین کے لیے:

marfat.com

وہ نبی الکونین — یہ ولی الکونین

ہیں دونوں حرمین کے لیے

وہ نبی الحرمین — یہ ولی الحرمین

ہیں دونوں انسانوں اور جنوں کے لیے:

وہ رسول الانس والجان — یہ شیخ الانس والجان

ہیں دونوں اعظم:

وہ رسول اعظم — یہ غوث اعظم

اُن کے جسم کا پسینہ بھی خوشبودار — اِن کے جسم کا پسینہ بھی خوشبودار

اُن کے جسم پر بھی مکھی نہیں بیٹھتی — اِن کے جسم پر بھی مکھی نہیں بیٹھتی

حضرات غور فرمائیں، ہیں دونوں شان والے

وہ خیر الوریٰ — یہ غوث الوریٰ

وہ مدینے والا — یہ بغداد والا

وہ بارھویں والا — یہ گیارھویں والا

ہیں دونوں بے نیاز

وہ حسن بے نیاز — یہ عشق بے نیاز

وہ شمع بے نیاز — یہ پروانہ بے نیاز

وہ گل بے نیاز — یہ عندلیب بے نیاز

وہ ناز بے نیاز — یہ نیاز بے نیاز

marfat.com

مَنْ عَادَلِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ (بُخاری شریف)

جو میرے ولی کے ساتھ بغض رکھے میں اسے جنگ کا چیلنج دیتا ہوں۔

مُنکرینِ اولیاء

سرکارِ غوثِ الاعظمؒ کے دور میں بھی کچھ لوگ تھے جو فیضانِ اولیاء کے منکر تھے، جو ولی اللہ کی خُدا داد طاقتوں کا انکار کرتے تھے جو مقبول بارگاہ کے علوم اور نگاہِ بصیرت کو نہیں مانتے تھے۔ ایک عیسائی نے جب مردے کو زندہ ہوتے دیکھا تو وہ مسلمان ہو گیا، مگر کچھ مسلمان ایسے بھی تھے جو آپ کی مخالفت کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ اب جو انہوں نے سُنا کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک عیسائی کو مسلمان کرنے کے لئے مردہ زندہ کر دیا۔ اس کے اٹھنے سے پہلے ہی آپ نے بتا دیا تھا کہ یہ قبر والا گایا کرتا تھا۔ وہ سرکار غوث پاکؒ کی عظمتوں کی قائل ہونے کی بجائے مخالفت پر اُتر آئے۔ کہنے لگے بھلا قبر سے مردہ کیسے اُٹھ سکتا ہے اور وہ گایا کرتا تھا، یہ پتہ کیسے چل سکتا ہے؟ بس یہ چکر ہے جو لوگوں کو دیئے جا رہے ہیں۔ اُن بے ادبوں نے ایک منصوبہ تیار کیا کہ ہم لوگوں پر ظاہر کریں گے کہ غوثِ اعظمؒ کوئی علم نہیں رکھتے اور نہ ہی وہ قبر کے حالات سے آگاہ ہیں۔

بناوٹی میت:

چنانچہ اس خیال بد سے انہوں نے یہ منصوبہ بنایا کہ ہم میں سے ایک شخص چارپائی پر لیٹ جائے اور اوپر چادر ڈال دی جائے اور اسے اٹھا کر عبدالقادر جیلانیؒ کے دروازے پر لے جائیں، اور ان سے کہیں کہ حضرت اس میت کی نمازِ جنازہ پڑھا دیں اور انہیں کیا معلوم کہ چارپائی پر کوئی مردہ ہے یا زندہ۔ چنانکہ جب وہ نمازِ جنازہ پڑھائیں، تو تم پیچھے کھڑے ہو جانا اور جب وہ تکبیر کہیں، تو چارپائی پر لیٹنے والا اُٹھ کھڑا ہو جائے اور پھر تم سب کہنا یہ ہے تمہارا علم کہ چارپائی پر لیٹنے والے کا تو پتہ نہ چل سکا اور قبر میں لیٹنے

marfat.com

والے مردے کو تو زندہ کرتے ہو اور اس کے حالات کی خبر نہیں رکھتے۔ چنانچہ انہوں نے اس منصوبہ کے تحت ایک نوجوان کو چارپائی پر لٹایا اور دوسرے ساتھ ہو لیے اور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درِ اقدس پر آ گئے اور کہنے لگے حضور یہ ہمارا جوان فوت ہو گیا ہے۔ آپ اللہ والے ہیں، اس کی نماز جنازہ پڑھا دیجیے۔ اب جو آپ نے نظر چارپائی پر کی، تو نگاہِ بصیرت سے مشاہدہ فرمایا، تو کیا دیکھا کہ وہ چارپائی پر لیٹنے والا زندہ ہے۔ آپ کو رحم آیا اور فرمایا۔ جاؤ لے جاؤ کسی اور سے نمازِ جنازہ پڑھوالو۔ انہوں نے منت سماجت کی۔ آپ بھی ان کے منصوبہ سے خبردار ہو چکے تھے۔

کوئی سمجھے تو کیا سمجھے، کوئی جانے تو کیا جانے
دو عالم کی خبر رکھتا ہے دیوانہ محمدؐ کا

جب وہ نہ مانے، تو آپ نے فرمایا اچھا چلو میں پڑھا دیتا ہوں۔ جنازہ گاہ پہنچے اور فرمایا صفیں درست کرلو، وہ اندر اندر سے خوش ہو رہے تھے، ہمارا کام بن گیا۔ انہوں نے صفیں درست کرلیں، تو فرمایا میت کا وارث کون ہے؟ یہ بات سن کر باپ کا دل ہل گیا، لیکن اسے یقین تھا کہ عبدالقادر جیلانیؓ کے نمازِ جنازہ پڑھانے سے کیا ہوگا، بچہ تو میرا زندہ ہے۔ کہنے لگا جناب پڑھا دو۔ اب جو آپ نے نیت باندھی، نماز جنازہ شروع کی۔ پیچھے کھڑے ساتھی انتظار کرنے لگے کہ اب وہ جوان چارپائی سے اٹھے گا اور ہم شور و غوغا کریں گے اور شیخ عبدالقادر جیلانیؓ کا مذاق اڑائیں گے، مگر قدرت خدا کی دیکھیے کہ پہلی تکبیر ہوئی، دوسری، تیسری اور چوتھی، حتیٰ کہ سلام پھیر دیا گیا اور وہ جوان چارپائی سے نہ اٹھا۔ جنازہ کے فوراً بعد اس کا باپ جلدی سے چارپائی کے قریب گیا اور چہرے پر سے چادر ہٹائی تو دیکھا لڑکا فوت ہو چکا ہے سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "اب عبدالقادر نے جنازہ پڑھا دیا ہے، یہ قیامت کے دن سے پہلے نہیں اٹھے گا"۔ سامعین کرام! اللہ والوں سے ٹھٹھا کرنے سے بچنا چاہیے۔ اگر اللہ والوں کی فرمانبرداری آباد کر دیتی ہے، تو ان کی بے ادبی برباد بھی کرسکتی ہے۔

marfat.com

1) بہجتہ الاسرار ۶۵۔ حضرت شیخ محمد بن قائد الادانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بچے کو لے کر حضرت غوث الاعظمؓ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی، اور عرض کی کہ میں دیکھتی ہوں کہ میرے اس بچے کو آپ سے بہت محبت ہے اس لئے میں اپنا حق چھوڑ کر محض لوجہ اللہ اپنے بچے کو آپ کے سپرد کرتی ہوں چنانچہ وہ عورت اپنے بچے کو چھوڑ کر چلی گئی چند دنوں کے بعد وہ عورت آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی تو اس نے دیکھا۔ یَاْ کُـلُ فی قَـرِص شَعِیُر فدخلت الی الشیخ فوجدت بین یدیه اناءً فیه عظام و جاجة مسلوقة اکلها فقالت یا سیدی تا کل الدجاج و یا کل ابنی خبز الشعیر فوضع یده تلك العظام وقال قومی باذن اللّٰه الذی یحی العظام و ہی و میم فقالت وجاجة سوتیه فصاحت فَقَال الشیخ اذا صاد ابنك هكذا فلیا كل ممّا یشك۔

کہ اس کا بچہ جو کی سوکھی ہوئی روٹی کھا رہا ہے۔ پس وہ عورت غوثِ اعظمؓ کے پاس گئی اور دیکھا کہ آپ مُرغی کے سالن سے روٹی کھا رہے ہیں اس عورت نے کہا آقا میرے بچے کو تو جو کی سوکھی روٹی کھلاتے ہو اور خود مرغی کے سالن سے کھاتے ہو پس آپ نے مرغی کی ہڈیاں جمع کیں اور فرمایا کہ اس اللہ کے حکم سے اٹھ جو مری ہوئی ہڈیوں کو بھی زندہ کرتا ہے تو وہ کڑ کڑ کرتی ہوئی اُٹھ کھڑی ہوئی تب آپ نے فرمایا کہ جب تیرا بچہ بھی اس قابل ہو جائے گا تو پھر وہ بھی جو جی چاہے کھائے۔

marfat.com

2) حیاتِ جاودانی اُردو ترجمہ قلائد الجواہر ۱۶۴:

حضرت شیخ ابو عمر ابو عثمان الصمد فینی اور حضرت شیخ محمد عبدالخالق الحیر می رحمتہ اللہ علیہما فرماتے ہیں۔ کہ ہم صفر ۵۵۵ ہجری کو حضرت غوثِ اعظمؒ کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھے کہ آپ جلال میں آ گئے۔ وضو کیا اور کھڑاویں پہنیں۔ اور ایک آواز دی اور ایک کھڑام ہوا میں پھینک دی پھر دوسری دفعہ بلند آواز سے پُکارے اور دوسری کھڑام بھی ہوا میں پھینک دی کسی کو یہ معاملہ پوچھنے کی جُرات نہ ہوئی لیکن تین دن کے بعد ایک قافلہ بغداد شریف آیا اور اس نے آپ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہو کر کچھ کپڑے اور سونا نذرانہ پیش کیا اور آپ کی دونوں کھڑاویں بھی پیش کیں ہم نے قافلہ والوں سے اصل واقعہ پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ تین دن ہوئے ہم فلاح جنگل میں رات بسر کر رہے تھے کہ ہمیں ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔ اس وقت ہم نے نذر مانی کہ اگر ہمارا سامان واپس مل گیا تو ہم اس میں سے شیخ عبدالقادر کا حصہ بھی نکالیں گے۔ پس پھر کیا تھا دو گرجدار آوازیں آئیں اور ڈاکوؤں نے ہمارا سامان واپس کر دیا اور کہا کہ ہمارے دو سردار بھی مارے گئے ہیں اور یہ ہیں وہ کھڑاویں جنہوں نے ہمارے سرداروں کو مارا ہے۔

3۔ اُردو ترجمہ تفریح الخاطر ۲۸:

شہنشاہِ بغداد حضرت غوث اعظمؒ کے زمانے میں ایک آدمی تھا جو ہر وقت فسق و فجور میں متلا رہتا تھا۔ مگر اسے غوثِ پاک سے بڑی محبت تھی۔ وہ فوت ہو گیا تو قبر میں منکر نکیر نے آ کر سوال کیا تو اس نے جواب دیا کہ میں تو عبدالقادر کے سوا اور کچھ بھی نہیں جانتا۔ فرشتوں نے بارگاہ ربّ العزت میں عرض کی کہ یا

marfat.com

مولا جو کچھ اس نے جواب دیا ہے تو جانتا ہے اب اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ خدا کی طرف سے حکم آیا کہ اگرچہ یہ میرا بندہ گنہگار ہے لیکن چونکہ اس کے دل میں میرے محبوب عبدالقادر کی محبت ہے اس لئے میں نے اس کو بخش دیا۔

4۔ تفریح الخاطر اُردو ترجمہ ۲۷ بہجتہ الاسرار ۱۵:

حضرت غوثِ اعظمؓ نے فرمایا:

قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰه

کہ میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔ آپ کا یہ ارشاد عالی سن کر تمام اولیاء اللہ نے اپنی اپنی گردنیں جھکا دیں مگر اصفہان کے ایک ولی شیخ صنعان نے اپنی گردن نہ جُھکائی حضرت غوث پاک کو کشف سے یہ معلوم ہو گیا تو جوش میں آ کر فرمایا کہ میرا یہ قدم خنزیروں کے چرانے والے کی گردن پر بھی ہے۔ پھر شیخ صنعان نے ایک لڑکی کی محبت میں خنزیر بھی چرائے اور خنزیر کا گوشت کھانے اور شراب پینے پر بھی تیار ہو گئے۔ تو ان کے دو مریدوں شیخ محمود مغربی اور شیخ محمد فرید الدین عطار نے بلند آواز سے پکارا۔ یا غوث اعظمؓ ہمارا پیر کافر ہو رہا ہے۔ مدد فرمایئے اور پھر غیب سے یہ آواز آئی۔ شیخ صنعان ہوش کر اور اپنی گردن جھکا دے یہ غوث اعظمؓ کی آواز تھی جسے سُن کر شیخ صنعان نے خنزیر کا گوشت اور شراب کا پیالہ پھینک دیا۔ اور گردن جھکا دی۔

5۔ بہجتہ الاسرار ۱۲۰:

حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نصر موسیٰ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ سنا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک دن مجھے

marfat.com

سیاحت کے دوران بڑی پیاس لگی اور پانی ملنے کی کوئی امید نہ تھی کہ اچانک میرے سر پر ایک بدلی چھا گئی اور اس سے پانی رسنے لگا اور پھر آواز آئی یا عبدالقادر اَنَا ربك فقد حللت لَكَ المحرمات کہ اے عبدالقادر میں تیرا رب ہوں اور میں نے تیرے لئے تمام حرام چیزیں حلال کر دی ہیں تو میں نے بلند آواز سے کہا کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پس وہ بدلی ہٹ گئی اور آواز آئی۔ ولقد اضللت بمثل هٰذِهِ الواقعة سبعين من اهل الطريق: کہ اے عبدالقادرؒ میں اسی طرح ستر ولیوں کو گمراہ کر چکا ہوں۔

6۔ بہجۃ الاسرار ۲۴:

حضرت شیخ عبدالقادرؒ نے فرمایا لولا لجام اشریعة علی لسانی لاخبرتکم بحاتاکلون وَمَا تد خرون فی بیوتکُمْ انتم بین سیدی کالقواریر یدی مافی بواطنکم و ظواھر کم: (شیخ نورالدین ابی الحسن علی بن یوسف)۔ کہ اگر مجھے شریعت مصطفیٰ علیہ السلام کا لحاظ نہ ہوتو میں تمہیں بتادوں جو کچھ کہ تم گھروں میں کھاتے ہو اور چھپا کر رکھتے ہو اور تم میرے سامنے ایسے ہو کہ جیسے کوئی شیشہ گر، اس کو باہر والی بھی اور اندر والی بھی ہر چیز نظر آتی ہے۔

7۔ اُردو ترجمہ قلائد الجواہر ۸۴۔۸۵: سفینۃ الاولیاء مصنفہ شہزادہ داراشکوہ ۷۶:

ایک دن ایک ولی اللہ بغداد شریف پر سے ہوا میں اڑتا ہوا گزرا اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ بغداد شریف میں میری مثل کوئی نہیں ہے۔ غوثِ اعظمؒ کو کشف کے ذریعے اس کا علم ہو گیا تو آپ نے اس کی طرف غصے سے دیکھا اور اس کے تمام کمالات چھین لئے وہ ولی فوراً آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور

marfat.com

معافی مانگی تو آپ نے اپنے خاص خلیفہ علی ہیتی کی سفارش پر اس کے تمام کمالات واپس کر دیئے اور وہ پھر ہوا میں اُڑ گیا۔

خاندانی پس منظر:

آپ غوث الوریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خاندان اولیاء اللہ کا گھرانہ تھا، آپ کے نانا جان، دادا جان، والد ماجد، والدہ ماجدہ، پھوپھی صاحبہ، برادران اور صاحبزادگان سب اولیاء الرحمان تھے اور صاحب کرامات ظاہرہ و باہرہ اور مالک مقامات علیا تھے۔اسی وجہ سے لوگ آپ کے خاندان کو اشراف کا خاندان کہتے تھے۔

سید و عالی نسب در اولیاء است!
نور چشم مصطفیٰ و مرتضیٰ است!

آپ کے نانا جان حضرت عبداللہ صومعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیلان شریف کے مشائخ میں سے ایک عظیم زاہد اور پرہیز گار ہونے کے ساتھ صاحب فضل و کمال تھے۔

آپ کے والد ماجد حضرت ابو صالح سید موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی جیلان شریف کے اکابر مشائخ میں سے تھے، متجلی بجلال الٰہی تھے، خاصاں الٰہی کا مقام حاصل تھا، آپ کو کوئی شخص اگر اذیت پہنچاتا تو اس کو ضرور ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا، آپ حسنی النسب اور حنفی المذہب بزرگ تھے۔

آپ کی پھوپھی جان عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت بڑی عابدہ، زاہدہ اور عارفہ خاتون تھیں۔

جہاں حضور غوث الوریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والدِ بزرگوار خاصانِ خدا میں سے

marfat.com

تھے، وہیں آپ کی والدہ ماجدہ وقت کی انتہائی پاک سیرت خاتون اور تقوی و طہارت کی بے نظیر مجسمہ تھیں، جن کا نام فاطمہ اور کنیت ابو الخیر تھی، یہ مبارک نام ہی اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ آپ اقسام خیر کی مکمل تفسیر تھیں۔

اخلاق و عادات:

آپ نحیف البدن، میانہ قد، فراخ صدر، دراز ریش، گندمی چہرے، بلند آبرو، تابندہ چہرہ، ذی وقار، نرم گفتار، کم گو اور ممتاز اہل علم تھے۔ کلام میں ایک طرح کی تیزی اور بلندی تھی جو سامع کے دل میں خوف کے ساتھ عجیب لذت پیدا کر دیتی تھی، دوران گفتگو پورا مجمع ہمہ تن گوش ہو کر آپ کے وجد آفرین کلام کو سنتا رہتا، دور و نزدیک آپ کی آواز برابر سنائی دیتی تھی، آپ کے حکم کی تعمیل ہر شخص بے چون و چرا کرتا، دل پر کسی قسم کا جبر محسوس نہ کرتا، سخت سے سخت دل والا بھی آپ کے جلال باکمال کی زیارت کر لیتا تو اس کا دل موم کی مثل نرم ہو جاتا۔
مشہور ہے کہ جب حضرت غوث الوریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جامع مسجد میں تشریف لاتے تو لوگ اپنے ہاتھ دعا کے لئے اٹھا دیتے اور آپ کے وسیلہ جلیلہ سے جو بھی مانگتے، رب کریم پوری فرما دیتا۔
صاحب "قلائد الجواہر" کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے حضور غوث الوریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ کی بزرگی اور عظمت کے دارومدار کے متعلق پوچھا، تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:
"سچائی میری شان و شوکت اور عظمت کا دارومدار ہے، میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، حتی کہ مکتب میں پڑھنے کے دوران بھی کبھی کذب بیانی سے کام نہیں لیا تھا۔"

marfat.com

اسی طرح ایک اور صاحب نے حضور غوث الوریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ حضور والا! آپ کو یہ ''مقام قطبیت'' کیسے حاصل ہوا؟ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

''دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطُبًا''

''میں علم دین پڑھ کر قطب بن گیا ہوں''۔

طبقات الکبریٰ میں آیا ہے کہ محمد بن حسین موصلی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی تیرہ علوم پر بحث کیا کرتے تھے، اور مدرسہ میں دوران درس اپنوں اور غیروں پر بے لاگ تبصرہ فرمایا کرتے۔ دن کے ابتدائی حصہ میں تفسیر اور حدیث و اصول کی تعلیم دیتے، اور ظہر کے بعد قرأت کے ساتھ قرآن مجید کی تعلیم دیتے تھے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کے تبحر علمی کے حوالے سے ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک روز کسی قاری نے آپ کی مجلس میں قرآن مجید کی ایک آیت تلاوت کی تو آپ نے اس آیت کی تفسیر میں پہلے ایک معنی، پھر دوسرا، اس کے بعد تیسرا معنی یہاں تک کہ حاضرین کے علم کے مطابق آپ نے اس آیت قرآنیہ کے گیارہ معانی بیان فرمائے۔ بعد ازاں اس حوالے سے دیگر وجوہات بیان فرمائیں جن کی تعداد چالیس تھی اور ہر وجہ کی تائید میں دلائل قاطعہ بیان فرمائے اور ہر معنے کے ساتھ سند بیان کی، آپ کے علمی دلائل کی تفصیل سے سب حاضرین بہت متعجب ہوئے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے ''اخبار الاخبار'' میں لکھا ہے کہ حضور غوث

marfat.com

الوریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس وعظ میں چار سو اشخاص قلم و دوات لیکر بیٹھتے تھے اور جو کچھ سنتے تھے وہ املاء کر لیتے تھے۔

امام ابن کثیر نے ''فتوح الغیب'' اور ''غنیۃ الطالبین'' کو حضور غوث الوریٰ کی تصانیف قرار دیا ہے۔

ان کے علاوہ شاہ ولی اللہ نے ''الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ'' میں ''مجالس ستین'' (جلاء الخاطر من کلام الشیخ عبدالقادر) کا بھی ذکر کیا ہے۔

''کشف الظنون'' میں ایک اور کتاب ''حزب الرجاء والانتہاء'' کو بھی حضور غوث الوریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف ظاہر کیا گیا ہے۔ اسی طرح مصر سے ۱۳۸۱ھ میں ایک کتاب ''الفتح الربانی'' چھپی تھی۔

وفات حسرت آیات:

آپ کا وصال ربیع الثانی ۵۶۱ھ میں ہوا، مگر وصال کے دن تاریخ کے بارے میں مورخین کا اختلاف ہے، اس ضمن میں چار تاریخیں: ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۷، بیان کی جاتی ہیں۔ بعض تذکرہ نگاروں نے ۱۷ ربیع الثانی کو ترجیحی قول قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس تاریخ کو حضور غوث الوریٰ کا عرس مبارک ہوتا ہے۔

وعظ و نصیحت:

''بہجتہ الاسرار'' میں آیا ہے کہ شیخ عبداللہ جبائی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور غوث الوریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ ابتداء میں میرے پاس دو یا تین آدمی بیٹھا کرتے تھے، پھر جب شہرت ہوئی تو میرے پاس خلقت کا ہجوم

marfat.com

آنے لگا، اس وقت میں بغداد شریف کے محلہ حلبہ کی عید گاہ میں بیٹھا کرتا تھا، لوگ رات کو مشعلیں اور لالٹینیں لے کر آتے، پھر اتنا اجتماع ہونے لگا کہ یہ عید گاہ بھی لوگوں کے لئے ناکافی ہوگئی، اس وجہ سے بڑی عید گاہ میں منبر رکھا گیا، لوگ دور دراز سے کثیر التعداد میں گھوڑوں، خچروں، گدھوں اور اونٹوں پر سوار ہوکر آتے، تقریباً ستر ہزار کا اجتماع ہوتا تھا۔

"كَانَ يَحْضُرُهُ الْعُلَمَاءُ وَ الْفُقَهَاء وَ غَيْرُهُمْ، وَ يَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ فِيْ مَجْلِسِهِ أَرْبَعُ مِاةِ مُحْبِرَةِ"۔

"آپ کی مبارک مجلس میں علماء، فقہا اور مشائخ وغیرہم کثیر تعداد میں حاضر ہوتے تھے، اور آپ کی مجلس میں افاضل علماء جن کی تعداد چار سو تھی، قلم اور دوات لیکر حاضر ہوتے تھے"۔

اسی طرح یہی آپ کے صاجزادے بتاتے ہیں کہ حضور غوث الوریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۵۲۱ھ سے ۵۶۱ھ تک چالیس سال مخلوق کو وعظ ونصیحت فرمائی۔

عماد الدین ابن کثیر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تاریخ میں فرماتے ہیں کہ آپ نیک بات کی تلقین فرماتے، برائی کو روکتے، اس سے بچنے کی تلقین کرتے، امراء و سلاطین و خاص و عام کو منبر پر رونق افروز ہوکر ان کے سامنے نیک باتیں بتاتے، جو کوئی ظالم شخص کو حاکم مقرر کرتا تو اس کو اس سے منع فرماتے، اور آپ کو برائی روکنے پر کسی سے قطعاً خوف و خطر نہ ہوتا، بادشاہوں اور دنیا کے حکام کی وقعت بحیثیت دنیا آپ کی نگاہ میں مطلقاً نہ تھی، بادشاہوں سے گفتگو نہایت بے اعتنائی سے فرماتے، ان کو نصیحتیں فرماتے تو ایسی کھری کھری بے لاگ باتیں ہوتیں، جس

marfat.com

کی کوئی حد نہیں۔

کہا جاتا ہے کہ خلیفہ وقت حضور کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ کے مبارک ہاتھوں کو بوسہ دیتا، اور ادب سے دست بستہ آپ کے سامنے بیٹھ جاتا، اگر آپ خلیفہ وقت کو کبھی تحریر لکھتے تو اس انداز سے لکھتے جیسے بادشاہ ماتحت کو فرمان جاری کرتا ہے، خلیفہ آپ کی تحریر کو دیکھتا اور چوم کر آنکھوں اور سر پر رکھتا اور زبان حال سے کہتا کہ حضرت کا فرمان بالکل ٹھیک ہے۔

گیارہویں شریف:

یہاں تین امور کی وضاحت ضروری ہے۔

1۔ گیارہویں شریف درحقیقت حضور غوث الوریٰ کی روح کو ایصال ثواب کرنا ہوتا ہے۔

2۔ علماء سنت کے نزدیک تعین یوم یا تاریخ ضروری نہیں ہے۔

3۔ کسی نیک عمل کو کسی بزرگ ولی اللہ کی طرف منسوب کرنا جائز ہے۔

1۔ ایصال ثواب کا ثبوت قرآن حکیم، احادیث نبویہ اور اقوال سلف صالحین میں بکثرت موجود ہے۔ ایک ایک دلیل پر اکتفا کیا جارہا ہے۔

قرآن مجید سے ایصال ثواب کا ثبوت:

سورۃ حشر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَالَّذِيْنَ جَاءُ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ"۔

اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں کہ ہمارے پروردگار! ہمیں اور

marfat.com

ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے"۔

حدیث پاک سے ایصالِ ثواب کا ثبوت:

مشکوۃ المصابیح کی ایک حدیث میں آتا ہے کہ صحابہ کرام نے حضور رحمتہ اللعالمین سے پوچھا کہ ہم اپنے مردوں کی طرف سے صدقہ کرتے ہیں، حج کرتے ہیں، تو کیا انہیں یہ ثواب پہنچتا ہے؟ تو حضور رحمتہ اللعالمین نے فرمایا، ہاں! وہ بے شک اس سے خوش ہوتے ہیں، جیسا کہ تمہیں طبق ہدیہ کیا جاتا ہے تو تم خوش ہوتے ہو۔

سلف صالحین کے اقوال سے ایصال ثواب کا ثبوت:

"فقہ اکبر" کی رو سے ثابت ہوتا ہے کہ سیدنا امام الاعظم ابو حنیفہ، امام احمد، عام جمہور سلف صالحین کے نزدیک میت کو ثواب پہنچتا ہے۔

"تذکرہ الموتی" میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جمہور فقہاء علیہم الرحمتہ نے حکم فرمایا کہ ہر عبادت کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔

خود مخالفین کے سربراہ جناب اسماعیل دہلوی صراط مستقیم میں فرماتے ہیں، "جب میت کو کوئی نفع پہنچانا مقصود ہو تو اسے کھانا کھلانے پر ہی موقوف نہ سمجھنا چاہیے، اگر ہو سکے تو بہتر ہے۔ ورنہ صرف فاتحہ اور اخلاص کا ثواب بہتر ہے"۔

اسی طرح "تذکرۃ الرشید" میں مولوی رشید احمد گنگوھی کا قول ہے کہ "احادیث سے نفع پہنچنا محقق ہے اور جمہور صحابہ وائمہ کا یہ مذہب ہے"۔

2۔ علماء اہل سنت کے نزدیک تعین یوم یا تاریخ ضروری نہیں ہے مذہب حق اہل سنت میں تعین یوم یا تاریخ کوئی ضروری نہیں، یعنی یہ کہنا کہ اگر گیارہویں شریف گیارہ تاریخ کو ہی کی جائے تو ہوئی ورنہ نہیں، یہ اہل سنت و جماعت کی کسی

marfat.com

بھی کتاب میں موجود نہیں ہے، جب بھی ایصال ثواب کیا جائے جائز ہے۔
البتہ تعین یوم کی مصلحت بیان کرتے ہوئے مخالفین کے امام حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''مقصود ایجاد رسم عرس سے یہ تھا کہ سب سلسلے کے لوگ ایک تاریخ میں جمع ہو جائیں، باہم ملاقات بھی ہو جائے اور صاحب قبر کی روح کو قرآن و طعام کا ثواب بھی پہنچا دیا جائے، یہ مصلحت ہے تعین یوم میں''۔

3۔ کسی نیک عمل کو کسی بزرگ ولی اللہ کی طرف سے منسوب کرنا جائز ہے۔
مشکوۃ شریف میں آتا ہے کہ نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں ام سعد کی ماں کے انتقال کا ذکر کیا گیا، اور اس کے لئے بہتر صدقہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے پانی کا فرمایا، تو سعد نے کنواں کھودا اور کہا:

''هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ'' ''یہ کنواں ام سعد کا ہے''۔

اسی طرح ایک اور حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک قافلہ کو مسجد عشار میں دو یا چار رکعت نماز پڑھنے کو کہا اور فرمایا کہ یوں کہنا:

''هٰذِهٖ لِاَبِیْ هُرَیْرَةَ'' ''اس نماز کا ثواب ابو ہریرہ کو ملے''۔

لہذا سابقہ گفتگو کے نتیجے میں گیارہویں شریف جائز ہے، کوئی بھی اس کے حرام و ناجائز ہونے کا فتوی نہیں لگا سکتا۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی ''فیصلہ ہفت مسئلہ'' میں فرماتے ہیں، ''پس یہ ہیئت مروجہ ایصال ثواب کسی قوم کے ہاتھ مخصوص نہیں، اور گیارہویں شریف حضرت غوث پاک قدس سرہ کی۔ دسواں، بیسواں، چہلم، ششماہی، سالانہ (عرس) وغیرہ، اور

marfat.com

توشہ حضرت شیخ احمد عبدالحق ردولوی رحمتہ اللہ علیہ اور سہ منی حضرت شاہ بوعلی قلندر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، وحلوائے شب برات، و دیگر طریق ایصال ثواب کے اسی قاعدے پر مبنی ہیں"۔ (ماہنامہ اہلِ سنت گجرات ربیع الاخر ۱۴۲۲ھ جولائی ۲۰۰۱ء)

قاضی سلطان محمود رحمتہ اللہ علیہ

زُبدۃ العارفین، قدوۃ السالکین، عمدۃ الواصلین، فخر الکاملین جناب خواجہ قاضی سلطان محمود صاحب رحمتہ اللہ علیہ اعوان شریف والی سرکار۔

ایسے مردِ کامل تھے کہ جن کے آفتاب رُشد و ہدایت سے خطہ پاک و ہند روشن ہوا۔ اور جن کے چراغ حقیقت و معرفت سے ہزاروں انسانوں کو حق و صداقت کی راہ ملی۔ اور جن کے چشمہ روحانیت سے لاکھوں بندگانِ خدا کے دلوں کی اُجڑی ہوئی کھیتیاں سیراب ہوئیں۔

ایسے ولی کامل تھے کہ جن کی فقر و درویشی کی مشعل سے انسانوں کے تاریک دل جگمگا اٹھے اور جن کے اخلاق و پیار نے بیگانوں کو بھی اپنا بنا لیا اور جن کے تصرفاتِ باطنی کو دیکھ کر سینکڑوں غیر مسلم حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے۔

ایسے پیرِ کامل تھے کہ جن کے دل میں محبت الٰہی کا ایک دریا موجزن تھا۔ اور جن کے سینے میں عشق رسول علیہ السلام کی آگ پنہاں تھی جن کی نگاہوں میں حسن یار کے جلوے تھے اور جن کے پہلو میں ایک درد بھرا دل تھا جو کہ مخلوق خدا کی بھلائی کے لئے تڑپتا رہتا تھا۔

اور جنہوں نے اپنے مرشدِ پاک خواجہ خواجگان حضرت پیر اخوند صاحب سیدو شریف (سوات) سے فیض حاصل کرنے کے علاوہ حضرت شاہ دولہا دریائی اور شیخ

marfat.com

بہاؤالدین غوث رحمتہ اللہ علیہ سے بھی فیض باطنی حاصل کیا۔

مستری اللہ بخش جو پہلے وہابی تھے اور اولیاء اللہ کی کرامات کے منکر تھے۔ ایک دفعہ لالہ موسیٰ میں ان کو حضرت قاضی صاحبؒ کی قدم بوسی نصیب ہوئی۔ حضرت صاحب جب تشریف لے جانے لگے تو آپ کی فقیری کا امتحان لینے کی نیت سے مستری صاحب بھی ساتھ ہو لئے راستہ میں عیسائیوں کا ایک قبرستان آیا۔ قاضی صاحب نے ایک قبر کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ ایک مسلمان شہید کی قبر ہے۔ مستری اللہ بخش نے دل میں کہا کہ بھلا عیسائیوں کے قبرستان میں ایک مسلمان شہید کی قبر کیسے ہو سکتی ہے۔ قاضی صاحب نے مستری اللہ بخش سے فرمایا کہ مستری صاحب! ایک آدمی اگر کوئی بات کہہ دے تو بے سوچ سمجھے اسے غلط کہنا اچھا نہیں۔ پھر قاضی صاحب نے اپنا رومال مستری کے سر پر رکھ دیا مستری صاحب نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ کشمیر میں اس وقت یہ ہو رہا ہے وہ ہو رہا ہے۔ قاضی صاحب نے اپنا رومال مستری اللہ بخش کے سر سے اٹھایا اور فرمایا مستری صاحب یہ کیا فرما رہے ہو؟ عرض کی حضور خدا کی قسم میں اس وقت کشمیر میں تھا اور جو کچھ کہہ رہا تھا اپنی آنکھوں سے دیکھ کر ہی کہہ رہا تھا۔

قاضی صاحب نے فرمایا۔ مستری صاحب اس رومال نے تو آپ کو سارا کشمیر دکھا دیا اور رومال والا یہ بھی نہیں جانتا کہ یہ قبر کس کی ہے!۔

مستری اللہ بخش صاحب نے قاضی صاحب کا یہ کمال تصرف دیکھ کر اپنے عقائد بد سے توبہ کر لی اور پھر ساری زندگی قاضی صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں گزار دی۔

مقامات اولیاء (صفحہ نمبر ۱۲۲۔۱۲۳)

marfat.com

حضرت مولانہ روم رحمتہ اللہ علیہ

ایک ملنگ کا واقعہ: یاد رکھو کہ بندہ چاہے جتنا بڑا عالم کیوں **نہ** ہو جائے کتنا بڑا مفکر، کتنا بڑا محدث کیوں نہ بن جائے جب تک وہ مرشد کامل کا دامن نہیں پکڑے گا کامیاب نہیں ہوگا یعنی اس کو پھر بھی کامیابی حاصل کرنے کے لئے ایک ولی کامل کی ضرورت ہوگی۔ دیکھو مولانا عارف روم رحمتہ اللہ علیہ کتنے بڑے عامل تھے۔ کتنے بڑے مفکر اور کتنے بڑے پائیہ کے جید عالم تھے لیکن جب تک مولانا رومی رحمتہ اللہ علیہ نے قطب وقت غوثِ زماں حضرت خواجہ شمس تبریز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نورانی دامن نہیں پکڑا اس وقت تک مولانا رومی نہیں بنے تھے۔ ایک دن یہی مولانا روم رحمتہ اللہ تعالیٰ اپنے مدرسہ شریف میں اپنے شاگردوں کو علم دین کی کتابیں پڑھا رہے تھے شاگرد بڑی محبت کے ساتھ مولانا رومی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے علم دین حاصل کر رہے تھے اور دیدار بھی کر رہے تھے کہ اچانک ایک ملنگ آ گیا۔ کپڑے پرانے بال بکھرے ہوئے لیکن چہرے سے نور نکل نکل کر آسمان دنیا کی طرف جا رہا ہے وہ ملنگ آیا اور آ کر مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ کے پاس بیٹھ گیا مولانا پڑھاتے رہے وہ دیکھتا رہا آخر کار تھوڑی دیر کے بعد وہ ملنگ بابا بولا کہ:

مولانا: ایں چیست یہ کیا پڑھا رہے ہو۔ مولانا نے جواب دیا کہ بابا:

ایں قیل و قال است تو نمید انم۔ کہ بابا ملنگ یہ قیل و قال یہ صرف و نحو اور فقہ کی کتابیں ہیں تو نہیں جانتا۔ ملنگ خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ملنگ نے پھر وہی سوال کیا۔ کہ مولانا۔ ''ایں چیست'' مولانا یہ کیا پڑھا رہے ہو۔ مولانا نے

marfat.com

جواب دیا کہ بابا۔ ''ایں قیل و قال است تو نمید انم'' مولانا نے ذرا پہلے سے سخت لہجہ میں جواب دیا کہ بابا کہہ جو دیا یہ قیل و قال ہے یہ صرف نحو فقہ منطق کی کتابیں ہیں تو نہیں جانتا۔ بابا ملنگ چپ ہو گیا تھوڑی دیر کے بعد پھر بولا۔ مولانا ایں چیست۔ کہ مولانا یہ کیا کر رہے ہو۔ کیا پڑھا رہے ہو؟

اب تو مولانا غصہ میں آ گئے اور سختی سے جواب دیا کہ بابا ایں قیل وقال است تو نمید انم بابا بار بار ہمارا سر کیوں کھا رہے ہو ایک بار جو کہہ دیا کہ یہ قیل و قال ہے یہ صرف نحو منطق فقہ فلسفہ ہے تو نہیں جانتا۔ ملنگ بابا کو غصہ آ گیا اور اٹھا لڑکوں اور مولانا روم کے سامنے سے ساری کتابیں اٹھا کر ساتھ ہی ایک بہت بڑا پانی کا حوض تھا جو پانی سے بھرا ہوا تھا۔ دس پندرہ فٹ نیچا۔ اس کے اندر کتابیں پھینک دیں۔ آپ جانتے ہیں آج سے سینکڑوں برس پہلے یہ پریس وغیرہ یا اس طرح کی مشین اور اس طرح کی جگہ جگہ کتابت نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ کئی کئی سال کے بعد ایک کتاب تیار ہوتی تھی اور وہ بھی ہاتھ کی کتابت کی اور وہ بھی کالی سیاہی سے کہ اگر ذرا سا پانی پڑا نہیں حروف مٹے نہیں۔ لہذا وہ لوگ کتابوں کو اپنی جان سے زیادہ محفوظ رکھتے تھے۔ جب مولانا روم کی تمام کتابیں پانی کے اندر چلی گئیں تو مولانا کو بڑا غصہ آیا۔ مولانا اپنا پانچ کلو کا ڈنڈا لے کر اس ملنگ کے پیچھے لگ گئے اور شاگردوں کو بھی حکم دیا کہ اس بابا ملنگ کو پکڑو جانے نہ پائے۔ اب ملنگ بابا آگے آگے مولانا اور ان کے شاگرد ڈنڈے لے کر پیچھے پیچھے اس ملنگ نے خوب مولانا اور ان کے شاگردوں کو دوڑایا۔ آخر کار ملنگ سائیں رک گئے مولانا اور تمام شاگرد بھی رک گئے۔ اب بابا سائیں پوچھتے ہیں مولانا کیا ہو گیا میرے پیچھے پیچھے

marfat.com

کیوں دوڑتے ہو۔ مولانا عارف رومی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا ملنگ سائیں تو نے ہماری زندگی کی کمائی کا ستیاناس کر دیا ہے ہم پر تو نے بڑا ظلم کیا ہے۔ ہم نے بڑی محنت کر کے بڑے عرصے کے بعد کتابیں لکھوائیں تھیں لیکن تو نے سب کو ضائع کر دیا ہے اور پھر آگے سے پوچھتے ہو کیا ہو گیا ہے۔ ملنگ سائین نے پوچھا بس یہی وجہ ہے جس سے تم اس قدر پریشان ہو گئے۔ آؤ میں تمھیں کتابیں حوض میں سے نکال دوں۔ مولانا نے کہا بابا اب تو وہ کتابیں ضائع ہو چکی ہوں گی سیاہی مٹ گئی ہو گی حروف ختم ہو گئے ہوں گے کیوں کہ کافی عرصے سے پانی میں چلی گئی ہیں۔ ملنگ بابا نے فرمایا۔ مولانا آؤ تو سہی شاید بچ گئی ہوں۔ ملنگ بابا اور مولانا روم اور ان کے شاگرد اس حوض پر آ گئے جس میں کتابیں ڈال دی گئی تھیں۔ ملنگ بابا حوض کے اندر چلا گیا۔ مولانا اور شاگرد اوپر کنارے پر موجود ہیں۔ ملنگ سائیں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی اور پانی میں چھلانگ لگا دی۔ ملنگ سائیں نے ہاتھ ڈالا اور کتابیں نکالنا شروع کر دیں۔ مولانا نے کیا دیکھا کہ ان کتابوں میں سے بجائے پانی کے قطروں کے مٹی کی دھول نکل رہی ہے اور کتابیں صحیح سلامت ہیں۔ ایسے لگتا ہے جیسے کتابیں پانی میں گئی نہیں مولانا نے دیکھا بڑے حیران ہوئے اب ملنگ سائیں چپ ہو گئے اور مولانا بول پڑھیکہ ملنگ سائیں۔ ایں چیست۔ یہ کیا ہے۔ بابا ملنگ نے جواب دیا۔ کہ ایں حال است تو نمیدانم اے رومی یہ حال ہے اس کو تو نہیں جانتا اور پھر وہ ملنگ وہاں سے دوڑا تو مولانا بھی پیچھے پیچھے دوڑے اور مولانا یہ کہتے بھی جاتے تھے کہ:

marfat.com

﴿مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم

تا غلامے شمس تبریزی نہ شد﴾

کہ مولانا روم اس وقت تک نہ مولانا روم بنے جب تک انہوں نے خواجہ شمس تبریز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی غلامی نہیں کی۔ حضرات آپ جانتے ہیں یہ ملنگ بن کر آنے والا کون تھا۔ یہ غوث زمان قطب وقت حضرت خواجہ شمس تبریز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تھے۔ جب تک مولانا روم شمس تبریزی کے مرید نہ بنے کوئی جانتا نہیں تھا جب سے ان کی غلامی میں آئے تو پھر مولانا روم مولانا روم ہو گئے۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔ (ماہ اجمیر صفحہ نمبر 77)

marfat.com

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (پارہ نمبر 6 آیت نمبر 35

ترجمہ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔ (کنز الایمان)

حضرت بابا بُلّھے شاہؒ کی کرامات

اچ گیلانیاں میں ایک روز کمسن عبداللہ (بابا بلّھے شاہ) جنگل میں اپنے مویشی چرا رہا تھا۔ تیز دھوپ میں جب اس کو ایک درخت کا سایہ میسر آیا تو اس نے مویشیوں کو چرانے کے لئے چھوڑا اور درخت کے سائے تلے کچھ دیر ستانے کے لئے دراز ہو گیا۔ دراز ہونے کی دیر تھی کہ معصوم عبداللہ گہری نیند سو گیا۔ جب اس کے مویشیوں نے دیکھا کہ ان کا رکھوالا تو لمبی تان کر سو گیا ہے تو وہ کچھ دور ایک کھیت میں گھس گئے۔ گائے بھینسوں کو ہری ہری چیز ہی موغوب ہوا کرتی ہے۔ انہوں نے جو ہرا بھرا کھیت دیکھا تو اس میں مستیاں کرنے لگیں۔

ملازموں نے کھیت کے مالک جیون خان کو تمام ماجرہ کہہ سنایا۔ جیون خان کو اپنی محنت اور پھل تباہ و برباد ہوتا دکھائی دیا۔ اس نے بڑی مشکلوں سے اپنے ملازموں کی مدد سے مار پیٹ کر مویشیوں کو کھیت سے باہر نکالا۔ مگر یوں لگتا تھا کہ اس وقت تک خاصی دیر ہو چکی ہے اور کھیت خاصا اجڑ چکا تھا۔ اس نے اپنے ملازموں کو دوڑایا کہ دیکھو ان مویشیوں کا مالک کون ہے۔ ذرا میں

marfat.com

اس کی تو خبر لوں۔

تھوڑی ہی دیر کے بعد ملازموں نے آ کر بتلایا کہ ان مویشیوں کا ایک بچہ ہے جو کہ ایک درخت کے سایہ تلے سو رہا ہے۔ مویشی اسی کے پاس جا کر ٹھہر گئے ہیں۔ جیون خان آگ بگولا ہو کر بتائے ہوئے راستے پر چل پڑا اور جلد ہی کانپتا اس بچے تک پہنچ گیا۔ اس کے ملازم اس سے کافی پیچھے رہ گئے تھے۔ دور سے ہی اس نے ایک بچہ درخت کے نیچے گہری نیند میں سوتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ اس کے تیور اس کے خطرناک عزائم کی نشاندہی کر رہے تھے۔ یوں لگتا تھا کہ آج اس بچے کی خیر نہیں۔

جونہی جیون خان بچے کے قریب پہنچا تو وہ کیا دیکھتا ہے کہ بچے کے بالکل قریب ہی ایک سیاہ سانپ پھن پھیلائے کھڑا ہے اور بچہ بالکل بے حس و حرکت لیٹا ہوا ہے۔ اس نے یہ خیال کیا کہ بچہ سانپ کے کاٹنے سے مر چکا ہے لیکن وہ پہچان چکا تھا کہ یہ بچہ شاہ سخی کا ہے۔ جو کہ ان کی مسجد میں امامت کراتے ہیں۔ تیزی سے وہ واپس مڑا اور اپنے ملازموں کو لئے ہوئے سخی شاہ کے پاس پہنچا۔

''حضرت مولانا صاحب! آپ کا بیٹا اب اس دنیا میں نہیں'' جیون خان نے بے حد دکھی انداز میں آپ کو بتلایا۔

''کیا تم سچ کہہ رہے ہو'' شفقتِ پدری سے لبریز سخی شاہ نے بیتابانہ پوچھا۔

''ہاں جی! مولانا صاحب! فلاں جگہ ایک درخت کے سائے کے نیچے عبداللہ لیٹا ہوا ہے اور ایک سانپ اس کے قریب پھن پھیلائے موجود ہے۔ یقین

marfat.com

کریں میں نے اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے''۔

''اچھا چلو! چل کر دیکھتے ہیں'' سخی شاہؒ نے کمال صبر تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہی۔ آپ جب چلنے کے لئے تیار ہوئے تو مسجد میں جو احباب موجود تھے وہ بھی ساتھ ہو لئے۔ یوں ایک چھوٹا سا قافلہ بن گیا۔ خیر جب آپ تیزی سے چلتے ہوئے اس درخت کے نزدیک پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ واقعی ایک سیاہ سانپ عبداللہ کے قریب ہی موجود ہے۔

مگر یہ کیا۔ وہ سانپ تو ان کو دیکھ کر قریبی جھاڑیوں میں روپوش ہو گیا اور بچہ اکیلا ہی سایہ کے نیچے لیٹا رہا۔ حضرت سخی شاہؒ نے بیتابی سے عبداللہ' عبداللہ پکارنا شروع کر دیا۔ مگر کافی آوازیں دینے کے باوجود عبداللہ نیند سے بیدار نہ ہوا۔ ویسے ہی حسب سابق لیٹا رہا۔ اب آپ اپنے بیٹے کے قریب پہنچ چکے تھے۔ مگر کافی آوازوں کے باوجود بچہ بے حس وحرکت ہی رہا۔

''عبداللہ'' عبداللہ! حضرت سخی شاہ نے رو دینے والے انداز میں اپنے لخت جگر کو پکارا مگر عبداللہ نے بالکل حرکت نہ کی۔ اب آپ نے جذبات کی شدت سے مغلوب ہو کر بچے کو ہلا کر رکھ دیا۔

''کیا بات ہے بابا جان آپ مجھے کیوں جھنجھوڑ رہے ہیں۔ خیریت تو ہے ناں'' ننھے عبداللہ نے فوراً کہا اور آنکھیں ملتا ہوا اٹھ کر بیٹھ گیا۔ کیوں اس قدر پریشان دکھائی دے رہے ہیں۔

بچے کو بولتے دیکھ کر غمزدہ باپ کے چہرے پر رونق آ گئی اور اس نے اپنے بیٹے کے جسمانی حصوں کو دیکھنا شروع کر دیا کہ کسی جگہ سانپ نے کاٹا تو

marfat.com

نہیں ہے۔ مگر کسی قسم کا نشان نظر نہ آیا۔ ان حالات میں عبداللہ متحیر یہ ساری کاروائی ملاحظہ کر رہا تھا۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ ماجرہ کیا ہے۔ بچہ بالکل تندرست تھا اس کو تندرست دیکھ کر جیون خان نے اونچی آواز میں کہنا شروع کیا۔

''شاہ صاحب! آپ کا بیٹا تو اللہ کے فضل و کرم سے محفوظ ہیں مگر میرے کھیتوں کو ان کے مویشیوں نے اجاڑ کر رکھ دیا ہے''۔

''ارے جیون! تم یہ کیا کہہ رہے ہو۔ میں کچھ بھی نہیں سمجھ پایا۔ تم کھل کر بات کیوں نہیں کرتے ہو'' میرے بچے کا بھلا تمہارے کھیتوں کے ساتھ کیا تعلق ہوسکتا ہے'' شاہ یحیٰؒ نے حیران ہوتے ہوئے جیون خان سے کہا۔

''شاہ صاحب! اس بات میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ سارا گاؤں آپ کی بے حد عزت و احترام کرتا ہے۔ مگر آج آپ کے بیٹے کی نیند نے ہمارے کھیت اجاڑ دیئے ہیں۔ یہ یہاں پڑا سوتا رہا اور اس کے مویشیوں نے ہمارے کھیت تباہ و برباد کر ڈالے'' جیون خان نے از حد انکساری سے عرض کیا۔ شاہ صاحب کی عزت واقعی پورا گاؤں کرتا تھا اور یہ کوئی آج کل کی بات تو نہ تھی بلکہ کئی پشتوں سے اس خاندان کی عزت اس علاقے میں چلی آ رہی تھی۔ اس وقت سے جب حضرت شیخ بندگی حلب سے اُچ میں آن کر آباد ہوئے تھے یعنی 887ھ سے۔

حضرت یحیٰ شاہ صاحبؒ کو اس کی بات سن کر بہت رنج ہوا کیونکہ اس سے قبل اس قسم کی کوئی بات کبھی نہ ہوئی تھی۔ سارے گاؤں والوں کو اس سید

marfat.com

خاندان سے کبھی کوئی گزند نہیں پہنچی تھی۔ بلکہ فائدے ہی ہوئے تھے۔ جیون خان کی بات سن کر شاہ صاحب نے بڑی حیرت سے اپنے بیٹے کو دیکھا اور پوچھا۔

''عبداللہ! تم کیوں کچھ نہیں بولتے۔ دیکھو تمہارے چچا جیون صاحب کیا کہہ رہے ہیں۔ کیا واقعی تمہاری نیند کی وجہ سے تمہارے مویشی ان کے کھیتوں کا ستیاناس کر آئے ہیں؟''۔

''جی نہیں بابا جان! جیون چچا کو یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ ورنہ میرے خیال میں تو کوئی ایسی بات نہیں۔ میرے مویشی کھیتوں میں نہیں چرتے بلکہ وہ تو صرف گھاس چرتے ہیں اور یہ ان کا بہت پرانا معمول ہے''۔ عبداللہ نے نہایت معصومیت سے جواب دیا۔

''شاہ جی! گستاخی معاف اب اس بچے کو بھلا کیا معلوم ہو۔ یہ تو یہاں پڑا سو رہا تھا۔ میں یہ تو نہیں کہہ رہا کہ یہ مویشی کے ساتھ تھا۔ بلکہ اس کی نیند کی وجہ سے مویشی میرے کھیتوں میں گھس گئے۔ یہ بچہ بھی بالکل جھوٹ نہیں بول رہا اور میرا بیان بھی بالکل سچ ہے۔ آپ ہمارے لئے عزت کی جگہ ہیں۔ آپ ایسا کریں کہ خود چل کر میرے نقصان کا اندازہ فرمالیں۔ میں بھلا اتنی بڑی بات کو جھوٹ کیسے کہوں گا''۔ جیون خان شاہ صاحب کی عزت وتکریم کی وجہ سے مجبور تھا اس نے انتہائی بے چارگی سے عرض کیا۔ اسی اثناء میں اس کے ملازمین بھی پہنچ چکے تھے انہوں نے بھی جیون خان کی باتوں کی تصدیق کی۔

marfat.com

''جیون خان! اطمینان رکھو۔ اگر میرے بیٹے کی غفلت کی وجہ سے تمہارا نقصان ہوا ہے تو یقین کرو کہ یہ تمہارا نہیں بلکہ میرا نقصان ہوا ہے۔ تمہارا نقصان پورا کیا جائے گا۔ یہ میرا وعدہ ہے ایک سید زادے کا وعدہ ہے۔ میرے ہوتے ہوئے تمہیں تردد کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ تم بالکل میرے بھائیوں جیسے ہو'' شاہ صاحب نے اس کو اس انداز میں تسلی دی کہ وہ خوش ہو گیا۔

''جی نہیں شاہ صاحب! آپ ہمارے مرشد ہیں بھلا ہم آپ سے تاوان کس طرح لے سکتے ہیں''۔ جیون خان نے انتہائی عقیدت سے عرض کیا۔

اس کے بعد یہ سب لوگ اب جیون خان کے کھیتوں کی طرف چل دیئے۔ سارے راستے لوگ طرح طرح کی باتیں کرتے چلے آ رہے تھے اور حضرت شاہ صاحبؒ یہ سوچ رہے تھے کہ اگر خدانخواستہ واقعی مویشیوں نے کھیت برباد کر ڈالے ہوئے تو پھر کیا بنے گا۔ حالات تو پہلے ہی کافی خراب ہو چکے ہیں۔ تمام راستے آپ زیر لب اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہے۔ مگر عبداللہ کا اطمینان دیدنی تھا۔ اس کے چہرے سے معلوم ہو رہا تھا کہ جیسے کوئی بات نہیں ہوئی۔ مزے سے چلا آ رہا تھا۔

جیسے جیسے جیون خان کے کھیت نزدیک آ رہے تھے شاہ صاحب عجیب و غریب قسم کی کشمکش میں مبتلا تھے۔ مگر یہ کیا! جیون اور جیون کے ملازموں کا حال ہی عجیب تھا، کاٹو تو لہو نہیں۔ تمام لوگ خاموش۔ حضرت شاہ صاحب نے ان لوگوں کو بالکل خاموش دیکھا تو پوچھا کہ

marfat.com

''ارے جیون! کس جگہ پر مویشیوں نے تمہارا کھیت خراب کیا ہے۔ بھلا بتلاؤ تو سہی۔ ہمیں تو تمام کھیت اللہ کے فضل سے بالکل ٹھیک دکھائی دے رہا ہے''۔ جیون شاہ کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت شاہ صاحب نے استفسار کیا۔

مگر جیون خان بھلا کیا بولتا۔ پورے کا پورا کھیت جو ابھی کچھ ہی دیر پہلے اجڑا ہوا تھا اس وقت بالکل ٹھیک ٹھاک نظر آ رہا تھا۔ اب بھلا جیون یا اس کے ملازم کس طرح بولتے۔ وہ لوگ جو تمام راستہ بول بول کر نہیں تھکے تھے ان کی زبانیں بھی بالکل بند ہو چکی تھیں۔ سب لوگ اجڑے کھیت دیکھنے کے بعد اب ایک بار پھر انہی کھیتوں کو بالکل صحیح حالت میں دیکھ رہے تھے۔

''میرا خیال ہے کہ واقعی تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے ورنہ یہ بچہ تو تمہارے سامنے پہلے ہی کہہ چکا ہے اور تمہارے کھیت اس بات کی دلیل ہیں'' شاہ صاحب نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے فرمایا۔

''میرا بیٹا بالکل درست کہہ رہا تھا۔ مگر تمہیں تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا۔ اب میرے بھائی خود ہی دیکھ لو''۔ شاہ صاحب نے جیون کو خاموش ہوتے دیکھ کر اس کو بتایا۔ جیون اور اس کے ملازمین تو کچھ بھی کہنے سے قاصر تھے۔

''اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹ بول رہا ہے''۔ جیون خان نے اپنے ملازموں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

شاہ صاحب، صاحب نظر شخص تھے فوراً سمجھ گئے کہ اصل معاملہ کیا ہے۔ جبکہ جیون خان اور اس کے ملازموں پر اس واقعہ کا گہرا اثر ہوا اور انہوں نے بھی یہ خیال کر لیا کہ ہو نہ ہو یہ بچہ کچھ اہم خصوصیات کا حامل ہے۔ حالانکہ

marfat.com

ابھی بہت کم عمر ہے۔

جی ہاں یہ بچہ یعنی عبداللہ بن سید سخی شاہ یعنی حضرت بابا بلّھے شاہ تھے۔ جن کا بچپن بھی کرامات سے خالی نہ تھا۔ حالانکہ اس وقت آپ کی عمر سعید فقط 6 برس تھی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ اچ گیلا نیاں کا ہے۔ کیونکہ آپ کے والد صاحب نے جب ملک وال رہائش اختیار کی تو اس وقت آپ کی عمر 8 یا 10 برس تھی۔

(سیرت حضرت سید عبداللہ شاہ المعروف حضرت بابا بلّھے شاہؒ)

مرشد کی تلاش:

حضرت بلّھے شاہ قادریؒ ایک بہت معظم سید گھرانے سے تعلق رکھتے تھے، بچپن سے ہی طبیعت میں کیف و مستی تھی اور دیوانہ وار، ویرانوں میں گھومتے رہتے تھے، ابتدائی تعلیم آپ نے حضرت مخدوم قصوریؒ سے حاصل کی آپ کے ہم مکتب سید وارث شاہؒ بھی تھے، جنہوں نے پنجابی میں ہیر وارث شاہؒ لکھی، اور ان کو شہرت ملی، جنہیں آج بھی لوگ پنجابی کا شیکسپیئر کہتے ہیں۔

حضرت بلّھے شاہ چونکہ مست وار تھے اور وجدانہ کیفیت میں عجیب کلمات ادا کرتے تھے لہذا اصلاح کے لئے ان کو حضرت شیخ فاضل الدینؒ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔ انہوں نے جب ان کا حال باطنی دیکھا تو فرمایا اسے حضرت شاہ عنایت قادریؒ کے پاس لے جائیں، ان کا ازلی نصیبہ اور ہدایت ان کے سپرد ہے، وہی ان کے مرشد ہیں۔ حضرت شاہ عنایتؒ اور حضرت

marfat.com

بلھے شاہؒ کی پہلی ملاقات کے بارے میں، میں نے بہت پڑھا اور بہت کچھ سنا، مگر ایک حکایت بیان کروں گا جو تقریباً درست اس لئے ہے کہ بہت سے درویش اس سے متفق ہیں، وہ بہت دلکش بھی ہے۔ اس میں آپ کے اشعار کو بھی ضرور قلمبند کروں گا، یہ بات درست ہے کہ آپ کو مرشد کامل کی طلب و تلاش تھی اور یہ اشعار عموماً پڑھتے رہتے تھے، اور مستی، میں جھومتے تھے۔

سیئو نی مینوں ایک رانجھا لوڑی دا۔

ترجمہ: ایہہ میرے دوستو مجھے ایک مرشد کامل کی ضرورت ہے اور تلاش ہے۔ اسی تلاش مرشد میں وہ جنگلوں ویرانوں کا رخ کرتے، بستیوں کی خاک چھانتے ہوئے لاہور آ پہنچے۔ لاہور کی فضا میں یار کی خوشبو رچی بسی ہوئی پائی۔ لاہور شہر اپنا لاہور آ گیا۔ سفر کی تھکان سے نڈھال ہو کر ایک بڑے درخت تلے سو گئے، وہاں آپ کے خاندان کے بزرگ نے بتایا، جن کا نام گرامی حضرت سید الکریمؒ تھا خواب میں انہوں نے آپ کو اپنے ہاتھوں سے دودھ پلایا جس سے سینہ منور ہو گیا اور فرمایا تمہارا مرشد اسی جگہ ہے، اس کا نام شاہ عنایتؒ ہے اس سے مل کر فیض حاصل کرو، چنانچہ آپ اسی وقت برہنہ پا حضرت شاہ عنایت کی خدمت میں حاضر ہو گئے، مگر حضرت شاہ عنایتؒ نے مسکرا کر فرمایا، میری بیعت کی شرط یہ ہے کہ تم پانچ صد روپیہ نقد، پانچ طلائی کنگن پانچ زری پوشاک اور پانچ صد قیمت کا گھوڑا بطور نذرانہ پیش کرو پھر مرید کر لیا جائے گا۔ مگر یہ سب شام سے قبل لے آؤ، اگر ایسا ممکن نہیں ہو گا تو جائیں کہیں اور مرشد تلاش کر لو، ورنہ اب سے ہی

marfat.com

بندوبست کرو، شاید ہو جائے۔ حضرت بلھے شاہؒ کے پاس اس وقت پھوٹی کوڑی بھی نہ تھی۔ دربدر پھرنے والا یہ درویش اور اس قدر قیمتی اشیاء کہاں سے لائے؟ سخت پریشان ہوئے اور ارادہ ترک کرنے کا خیال آیا، مگر شاہ عنایتؒ کی پہلی نظر نے کام کر دیا تھا، وہ آپ کے عشق میں سب کچھ لٹا بیٹھے تھے۔

اسی عالم پریشان میں دریائے راوی کے کنارے جا کر بیٹھ گئے اور لہروں کو گننے لگے، عین اس وقت ایک درویش آپ کے پاس آیا اور کہا کہ میاں میں اس دریا میں غسل کرنا چاہتا ہوں، میرا گھوڑا اور یہ سامان تم پاس رکھو، چنانچہ اس نے سامان و گھوڑا وہیں چھوڑا اور دریا میں کود گیا، آپ دیکھ رہے تھے مگر وہ پھر پانی کی سطح پر نہ ابھر سکا۔ کافی وقت گزر گیا۔ ادھر اُدھر تلاش کیا، مگر اس کا کوئی سراغ نہ ملا۔ جب گٹھڑی کو دیکھا تو اس میں وہی اشیاء تھیں جو شاہ عنایتؒ نے طلب کی تھیں، آپ کو پتہ چل گیا کہ یہ شاہ عنایت ہی تھے، جنہوں نے بطور آزمائش یہ سب کچھ کیا، اس وقت حضرت شاہ عنایتؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور تمام قصہ سنا دیا۔ سرکار سن کر قدرے مسکرائے اور فرمایا، میاں سید زادے یہ ہم ہی تو تھے۔ اب آؤ تمہیں مرید کئے لیتے ہیں، حضرت بلھے شاہؒ کی آنکھوں میں آنسو رواں ہو گئے اور انداز والہانہ سے خود کو مرشد کے سپرد کر دیا۔ مرشد کامل قادری نے ایک نظر میں اس طالب صادق مرید کو ولایت عطا کر دی، سینہ مثل طور بن گیا، اور نور توحید مثل آفتاب سینے میں چمکنے لگا۔ بعد ازاں آپ نے قصور جانے کا

marfat.com

حکم دیا، فقر کی دولت مل گئی، مگر آپ کے رشتہ داروں نے آپ کو طعنے دینے شروع کر دیئے کہ سید ہو کر ایک آرائیں کا مرید بن گئے۔ یہ پورے خاندان کے لئے باعث شرم و رسوائی ہے، مگر آپ بدستور خاموش رہے۔

بُلّھے نوں سمجھاون آئیاں بھیناں تے بھرجائیاں
آل نبیؐ اولاد علیؑ بُلّھیا توں کیہہ لیکاں لائیاں
مَن لے بُلّھیا ساڈا کہنا چھڈ دے پلہ آرائیں

ترجمہ: حضرت بلّھے شاہؒ کو بہن بھائی اور ان کی
بیویاں سمجھانے آئیں کہ آل نبیؐ اور اولاد علیؑ
ہو کر تم نے ہم کو، خود کو شرمندہ و بدنام کر دیا
ہے یہ ہمارے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ لگا دیا، ہماری
بات مان لے اور آرائیاں، یعنی شاہ عنایتؒ کا
دامن چھوڑ دے۔

آپ نے اشعار میں ہی جواب دیا۔ یہ آپ کے اپنے اشعار ہیں۔

جیہڑا سانوں سید آکھے اونہوں ملن سزائیاں
جیہڑا سانوں آرائیں آکھے بہشتی پینگاں پائیاں

ترجمہ: جو مجھے سید کہے گا، اس کو سزا ملے گی
اور جو آرائیں کہے گا اسے جنت ملے اور پھر
خود فرمایا۔ جے تو موڑیں باہے بہاراں بلّھیا
طالب ہو جا آرائیں۔

marfat.com

ترجمہ: اور ایہہ بُلّھے شاہ اگر تو باغ و نہاراں
کا خواہش مند ہے تو شاہ عنایت ہی کا طالب بن۔

مگر لوگوں کے کہنے سننے سے یہ الفاظ حضرت بُلّھے شاہ منہ سے الفاظ نکل گئے کہ میرے مرشد نے بھی تو سید محمد رضا سے ہی فیض لیا کون سا اپنے گھر سے دیا ہے، سید کی متاع سید کو لوٹا دی۔ یہ کہنے سے ہی اسی وقت فقر کی دولت سلب کر لی گئی۔ حضرت شاہ عنایتؒ کے دو فرزند بھی تھے۔ جو صاحب حال درویش تھے، ان کا نام زاہد اللہ اور حضرت محمد زمان جو بہت پرہیزگار اور صاحب کمال تھے، انہوں نے کھانا کھانے کے دوران اپنے والد گرامی سے عرض کیا دیکھئے بابا، بُلّھے شاہؒ کیا کہتے پھرتے ہیں؟ آپ نے سن کر اسی وقت فرمایا۔

جا بُلّھیا جھلھیاں ای ہو گیا ایں۔

ترجمہ: ایہہ بُلّھے تو کس قدر نادان و پاگل ہی ہو گیا ہے۔

اس کے بعد حضرت بُلّھے شاہ دربدر خاک بستر ہو گئے۔ اور باراں 12 سال ایک طوائف کے گھر گزار دیئے، اور آخر گھنگھرو ڈال کر مرشد کے سامنے، اسے راضی کرنے کے لئے دھمال ڈالی، اور مرشد کو راضی کیا۔

ملاقاتِ مرشد:

حضرت بُلّھے شاہ جب حضرت شاہ عنایت سے ملاقات کے لئے لاہور پہنچے تو

marfat.com

ان دنوں حضرت شاہ عنایت شالیمار باغ کے ہیڈ مالی تھے، جو حضرت بلّھے شاہ لاہور آئے تو اس دن شدید گرمی تھی اور سفر کی تھکان کے ساتھ ساتھ بھوک سے بھی نڈھال تھے۔ جب وہ گرمی کی شدت سے بچنے کے لئے انہی آم کے درختوں کے نیچے پہنچے تو انہوں نے پھلوں کو بہت شدت دل سے چاہا، مگر آس پاس چوکیدار و انسان نہ تھا۔ جس سے پوچھ کریا خرید کر آم کھاتے۔ پھر انہوں نے خود ہی آم توڑنے کا قصد کیا تا ہم چوری کے گناہ سے بچنے کے لئے انہوں نے آم کے درخت کی جانب دیکھا، اور اللہ غنی کہا۔ ان الفاظ کے ادا ہوتے ہی ایک آم آپ کی جھولی میں گرا، انہوں نے کئی بار یہ الفاظ دہرائے اور یوں بہت سے آم گرے۔ جنہیں آپ نے اپنے رومال میں باندھ لیا اور بیٹھ کر کھانے کے لئے جگہ تلاش کرنے لگے۔ اتنے میں شاہ عنایت بھی آ نکلے۔ انہوں نے آم چرانے پر بلّھے شاہ سے سخت کلامی کی بلّھے شاہ نے آپ کو ایک مالی سمجھا اور کہا میں نے آم نہیں چرائے، پھر انہوں نے اپنی کرامت سے مرغوب کرنے کی غرض سے شاہ عنایت کے سامنے اللہ غنی کہا۔ ایک آم بلّھے شاہ کی جھولی میں آن گرا۔ حضرت شاہ عنایت نے اس کرامت پر کوئی توجہ نہ دی، اس پر بلّھے شاہ کو بہت ندامت و شرمندگی ہوئی۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر شاہ عنایت نے فرمایا، اے نوجوان! تمہیں یہ الفاظ ادا ہی نہیں کرنے آئے، تو نے ان مقدس الفاظ کی کرامات ہی گھٹا دیں، یہ کہہ کر انہوں نے اپنے انداز میں اللہ غنی پڑھا اور تمام درختوں کے آم فرش پر آن گرے، اس کے بعد آپ نے پھر وہی

marfat.com

الفاظ دہرائے تو پھل زمین سے واپس درختوں پر جا لگے، بلّھے شاہ بہت متاثر ہوئے۔ اور آپ سے دست بستہ عرض گزار ہوئے کہ مجھے مرید بنا لیا جائے اور یہ درخواست حضرت شاہ عنایت نے قبول کر لی۔

داتا دربار پر حاضری:

لاہور میں قیام کے دوران آپ اکثر دربار حضرت داتا گنج بخش حاضری دیا کرتے تھے ایک مرتبہ یوں ہوا کہ آپ دربار شریف میں موجود تھے اور طالبان حق اور زائرین و زائرات بھی حاضر تھے وہاں نعتیہ کلام لوگ یکے بعد دیگرے پڑھ رہے تھے آپ نے اس موقع پر اپنی پنجابی نعت پڑھی اور سب لوگوں کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ آپ نے پڑھا۔

ہن میں لکھیا سوہنا یار

جدوں احد ایک اکلا سی، نہ ظاہر کوئی تجلا سی
نہ رب رسول نہ اللہ سی نہ جبار تے نہ قہار

بے چون و بے چگونہ سی بے شبہ تے بے نمونہ سی
نہ کوئی رنگ نمونہ سی ہن ہویا گونا گونا ہزار
پھیر کن کیہا فیکون کمایا بے چونی تو چون بنایا
''احد'' دے وچ ''میم'' رلایا تاہیو کیتا ایڈ پسار

marfat.com

ہن میں لکھیا سوہنا یار جس دے حسن دا گرم بزار
پیر پیغمبر اس دے بردے، انس ملائک سجدے کردے
سر قدماں دے اتے دھردے، سب توں وڈی اوہ سرکار
تجوں مسیت تجوں بت خانہ برقی رہاں نہ روزہ جاناں

بھلا وضو نماز دوگانہ تیں پر جان کراں نثار
جو کوئی اس نوں لکھیا چاہے بے وسیلے نہ لکھیا جائے

شاہ عنایت بھیت بتائے تاہیں کھلے سب اسرار
ہن میں لکھیا سوہان یار جس دے حسن دا گرم بزار

دیارِ حبیب ﷺ کی تڑپ:

اس محفل میں شرکت آپ نے کیا کی۔ آپ کی لگن دیدار مصطفیٰ ﷺ از حد بڑھ گئی۔ جب آپ نے نعت شریف پڑھی تو آپ کے ساتھ ساتھ تقریباً سبھی حاضرین کے آنسو رواں تھے۔ یہ لگن جس کو لگ جائے اسی کا حصہ ہے۔

داتا کے دربار سے آپ سیدھے اپنے پیرو مرشد کے آستانہ عالیہ پر پہنچے۔ آپ کی ظاہری حالت آپ کی اندرونی کیفیت کی غمازی کر رہی تھی۔ پیرو مرشد کو یہ تو معلوم تھا کہ سید عبداللہ شاہ داتا گنج بخشؒ کے دربار حاضری کے لئے گئے تھے مگر اس حالت کا اندازہ نہ تھا۔ بیقراری سے قریب بلایا سر پر

marfat.com

ہاتھ پھیرتے ہوئے دریافت کیا۔

''عبداللہ! یہ کیا حالت ہوگئی ہے جب گئے تھے تو سب ٹھیک لگ رہا تھا اور جب آئے تو کچھ بھی ٹھیک نہیں لگ رہا۔ جلدی بتاؤ کیا بات ہے اور کیا پریشانی تمہیں لاحق ہوگئی ہے''۔

حضرت بابا بلّھے شاہ نے گلوگیر آواز میں عرض کیا۔

''سرکار مدینہ ﷺ کی یاد میں تڑپ رہا ہوں۔ آج حضرت داتا گنج بخشؒ کے دربار اقدس کے احاطہ میں لوگ نعتیہ کلام پڑھ رہے تھے میں نے بھی پڑھا اور اپنی کم مائیگی اور محرومی پر رونا آ گیا''۔

یہ روداد سن کر حضرت شاہ قادریؒ بھی آبدیدہ ہو گئے اور وہ کونسی آنکھ ہے جو ذکرِ مصطفیٰ ﷺ سے آبدیدہ نہ ہو۔ آپ نے اپنے پاکباز مرید کو ارشاد فرمایا۔'' سنو عبداللہ! حضرت محمد ﷺ کی یاد میں آنسو بہانہ بھی کسی سعادت سے کم نہیں اللہ تبارک تعالیٰ تمہاری صدائیں سن لے ۔ اور اگر اس نے تمہاری صدائیں سن لی تو پھر تم مفلس نہیں رہو گے۔ حضرت بابا بلّھے شاہؒ کی آنکھوں سے عقیدت کے آنسو رواں تھے یہ وہ آنسو تھے جو کسی دنیاوی مصیبت کی وجہ سے نہیں بہہ رہے تھے۔ بلکہ یہ آنسو تو دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کی تڑپ سے نکل رہے تھے۔ یعنی تڑپ رہا ہوں تیرے در کی حاضری کے لیے۔ آپ نے روتے ہوئے عرض کیا کہ پیرو مرشد میں تو ان آنسوؤں کو شہر رسول ﷺ کی گلیوں کی خاک میں جذب کرنا چاہتا ہوں۔ حضور ﷺ کا

marfat.com

ارشادِ پاک ہے کہ جس نے میری قبر کی زیارت کی گویا اس نے مجھے زندہ دیکھ لیا۔ یا شیخ میرے لئے دعا فرمایئے۔ حضرت شاہ عنایت قادریؒ کچھ دیر خاموش بیٹھے رہے اور حضرت بابا بلھے شاہؒ کی آقائے دو عالم ﷺ کے دیدار کے لئے بیقراری ملاحظہ کرتے رہے۔ یہ آج میرا مرید تو بہت بلند مرتبہ پر نظر آ رہا ہے۔ جس نے بے پناہ مصائب کا سامنا کرتے ہوئے چناب کے کنارے مسلسل کئی سال گزارے۔ مگر اُف تک نہ کی۔ آج روضہ رسول ﷺ کی حاضری کے لئے کس قدر تڑپ رہا ہے۔ آپ کی آنکھوں سے بھی آنسوں رواں ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کہ عبداللہ بیٹے کیا تم مدینہ طیبہ جانا چاہتے ہو جی ہاں پیرو مرشد اب دیدار کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ یوں معلوم ہو رہا تھا کہ جیسے آپ مدینہ طیبہ جانے کا پختہ ارادہ کر کے ہی خانقاہ میں آئے تھے اور آپ کے ارادے اٹل دکھائی دے رہے تھے۔ اور یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے آپ شاہ عنایت قادریؒ سے اجازت لینے کے لئے حاضر ہوئے ہیں آپ کی یہ بات سن کر کافی دیر شاہ عنایت قادریؒ خاموشی سے سر جھکائے مراقبے میں بیٹھے رہے۔ اور حضرت بابا بلھے شاہؒ یہ سوچتے رہے کہ معلوم نہیں کہ پیرو مرشد کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں۔ کچھ دیر کے سکوت کے بعد حضرت شاہ عنایت قادریؒ کی آواز آپ کے کانوں سے ٹکرائی۔ عبداللہ! تمہیں اپنے سوال کا تین روز کے بعد جواب ملے گا۔ اپنے حوصلوں کو قابو میں رکھنا اور اللہ سے لو لگائے رکھنا اللہ ہی بہتر کرنے والا ہے۔ حضرت بابا بلھے شاہؒ یہ سن کر از حد ملول خاطر ہوئے اور یہ خیال کرنے

marfat.com

لگے کہ شاید ان کے مقدر میں مدینہ طیبہ کی حاضری نہیں ہے۔ ورنہ پیرو مرشد تین دن انتظار کا نہ حکم فرماتے۔ آخر ایک رات اور ایک دن گزر گیا مگر آپ کی بے قراری بڑھتی گئی۔ دوسرے دن جب پیرو مرشد درس سے فارغ ہوئے تو آپ کی آنکھوں میں التجائیں دیکھ کر فرمایا۔ کہ اللہ رب العزت نے ہر کام کا وقت مقرر کر رکھا ہے۔ تین روز کی ہی تو بات ہے امید ہے تمہارا صبر تمہیں کامیاب کرے گا۔ میرے بیٹے صبر کرو۔ تیسری رات کو جب آپ آدھی رات کے وقت وظائف سے فارغ ہو کر سونے کے لئے لیٹے تو یہی خیال ذہن میں گردش کر رہا تھا۔ انہی خیالوں میں آپ نیند کی وادی میں چلے گئے۔ آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ ایک نورانی محفل میں موجود ہیں۔ اس روحانی محفل میں بڑے بڑے بزرگ تشریف رکھتے ہیں۔ ابھی آپ اُس محفل کے بارے میں سوچ رہے تھے کہ اچانک مجلس گاہ میں بہت اچھی خوشبو چھا گئی۔ اور آپ نے ایک نورانی صورت کو دیکھا۔ تو آپ کو بتلایا گیا کہ یہی سرکارِ دو عالم ﷺ ہیں۔

فجر کی نماز کے وقت آپ تیزی سے مسجد کی جانب بڑے اور سیدھے پیرومرشد کے پاس پہنچ گئے لیکن ابھی تو نمازِ فجر میں کافی وقت تھا اور حضرت شاہ عنایت قادریؒ تہجد کی نماز ادا کر کے فارغ ہی ہوئے تھے نماز سے فارغ ہو کر حضرت شاہ عنایت قادریؒ نے آپ کی طرف دیکھا اور دھیرے سے مسکرائے۔ حضرت بابا بلھے شاہ تیزی سے آگے بڑے اور پیرو مرشد کے پیروں سے لپٹ گئے۔ آپ کی آنکھوں سے زاروقطار آنسو بہہ رہے تھے۔

marfat.com

اور منہ سے کوئی آواز نہیں نکل رہی تھی۔ پیرو مرشد نہایت خاموشی کے ساتھ آپ کے سر پر ہاتھ پھیرتے جا رہے تھے۔ کچھ دیر کے بعد انہوں نے یوں ارشاد فرمایا کہ عبداللہ، اللہ کبیر و علیم نے اس عاجز بندے کی لاج رکھ لی اور تمہیں اس نعمت سے بڑھ کر عطاء فرمایا۔ جس کی تمنا کر رہے تھے تم تو مدینے کی زیارت کی تمنا کر رہے تھے اور قادرِ مطلق نے تمہیں مدینے والے کی زیارت عطاء فرمائی۔ تم کو رات ہی میں مفلسی سے تونگری کی طرف آ گے ہو۔ میرے بیٹے اس کی حفاظت کرنا اور یاد رکھنا کہ جس نے آقا دو عالم ﷺ کی سنت کے خلاف عمل کیا وہ زندگی بھر سفر میں رہنے کے باوجود منزل تک نہیں پہنچ سکتا۔ (سیرت حضرت سید عبداللہ شاہ المعروف حضرت بابا بلھے شاہ رحمتہ اللہ علیہ صفحہ نمبر 105)

اعجاز دواخانہ

مدینہ روڈ مہمدہ گجرات

اولاد نرینہ، بے اولاد، نامردی، اٹھرا، لیکوریا، جوڑوں کا درد، گیٹھیا، لقوہ، فالج اور پوشمدہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔

نیز نرینہ اولاد اور بواسیر کا علاج فی سبیل اللہ کیا جاتا ہے

سید اعجاز حسین کاظمی ☆ بروز اتوار گجرات

(صبح 9 بجے سے رات 9 بجے تک)

marfat.com

حضرت سائیں کرم الٰہی رحمۃ اللہ علیہ

المعروف سائیں کانوانوالی سچی سرکار

حکیم الامت مفتی احمد یار خانؒ کا دربار پر حاضری دینا

حکیم سردار علی صاحب کا بیان ہے کہ حضرت کئی دفعہ مجھ سے فرمایا کرتے کہ آؤ چلو سیر کرنے چلیں دربار شریف پہ حاضری بھی ہوگی فاتحہ بھی سچی سرکار سائیں کرم الٰہی سرکار کے مزار پر ۔مگر میں کہہ دیا کرتا کہ زردہ کھلاؤ تب جاؤں گا۔آپ خاموش ہو کر خود اکیلے ہی چلے جاتے ۔تو آپ کا معمول تھا کہ آپ روزانہ بعد نمازِ عصر سیر کے لیے وہاں دربار شریف تک جاتے ،ایک دن پھر فرمایا تو میں چلد یا مگر راستہ بھر میں یہی رٹ لگائے رہا کہ آج میں نے آپ سے وہاں زردہ کھانا ہے میری اس طفلانہ بات پر آپ مسکراتے رہے اور حسب عادت اپنا کوئی وظیفہ بھی پڑھتے رہے۔ جب وہاں پہنچے تو فاتحہ خوانی کی اور مطابق دستور واپسی ہوئی لیکن واپسی پر ذرا آہستہ چلتے رہے (حالانکہ آپ اکثر اتنا تیز چلتے تھے کہ جوان آدمی بھی دوڑ کر آپ کے ساتھ ملتا تھا جب ہم دونوں کچھ دور نکل آئے تو پیچھے سے ایک شخص نے آواز لگائی حضرت صاحب،حضرت صاحب ہم ٹھہر گئے حضرت نے اُس وقت بھی مجھ کو مسکرا کر دیکھا مگر میں کچھ نہ سمجھا۔وہ شخص پاس آیا اور عرض کیا حضرت صاحب آپ کو دیر تو ہو رہی ہے مگر تھوڑا وقت دیں واپس میرے گھر تشریف لائیں میں نے فاتحہ ایصال ثواب دلوانی ہے۔ہم واپس ہوئے تو بہترین زردہ اور پلاؤ رکھا تھا جس پر اُس نے فاتحہ دلوائی حضرت قبلہ نے فاتحہ دی اور فرمایا کہ لو حکیم صاحب تم نے صرف زردہ مانگا تھا ہماری سچی سرکار نے تم کو پلاؤ بھی دیدیا صاحب خانہ کہنے لگا کہ حضور یہ سب پلاؤ زردہ آپ ساتھ لے جائیں مع برتنوں کے حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ حکیم صاحب تم لے جاؤ میں نے دونوں پلیٹیں خوشی خوشی اُٹھالیں۔

☆ سید نظام علی شاہ صاحب جو آپ کے معزز شاگردوں میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ ایک

marfat.com

دفعہ میں حضرت قبلہ کے ساتھ بچی سرکار کے مزار پر سیر کرتے ہوئے جا رہے تھے راستے میں ایک شیعہ رافضی کا مکان تھا وہ در پردہ حضرت کا سخت دشمن تھا اس کو حضرت قبلہ کا روز گزرنا ناگوار لگتا ہوگا۔ اس نے چند خونخوار کتے پالے ہوئے تھے ایک دن اسے کیا سوجھی کہ اُس نے دو سخت خونخوار کتے کھلے چھوڑے جب ہم اُس کی پگڈنڈی پر چلے تو اُس نے اشارہ کیا یا کہ خود دونوں کتے تیزی سے بھاگتے ہوئے ہمارے طرف دوڑے اور وہ اپنے گیٹ میں کھڑا ہوا دیکھ رہا ہے اس نے کتوں کو آواز دی میں اپنے لیے بھی اور قبلہ صاحب کے لیے سخت گھبرایا اور عرض کیا یا حضرت اب کیا بنے گا آپ نے فرمایا خاموشی سے بڑھتے رہو۔ جب کتے تقریباً پانچ گز کے فاصلے پر رہ گئے تو اچانک کربناک آواز سے چیختے ہوئے ایک دائیں طرف دوڑ گیا اور ایک بائیں طرف جیسے کہ کسی نے سخت ترین اذیت ناک ضرب لگائی ہو دوسرے دن سنا کہ وہ دونوں کتے اسی تکلیف سے مر گئے تھے۔ میں نے حضرت قبلہ سے عرض کیا کہ حضرت یہ کیا بات تھی آپ نے فرمایا کہ ہمارے بچانے والے بھی ہمارے ساتھ ہر وقت رہتے ہیں۔

☆ حضرت محترم حافظ صید علی صاحب کا بیان ہے کہ میں نے ایک دفعہ حضرت قبلہ استاد محترم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ حضرت آپ روزانہ سائیں کانواں والی سرکار کے مزار پر کیوں حاضری دیتے ہیں گجرات کے وہابی اعتراض کرتے ہیں کہ اتنے بڑے باشرع عالم دین ہو کر ایک بے شرع بے نمازی مجنوں و پاگل کی قبر پر روزانہ فاتحہ خوانی کرنے جاتے ہیں جس سے عوام میں اُس کے احترام کی گمراہی پھیل رہی ہے حضرت صاحب کے روزانہ وہاں جانے سے لوگ اس کو ولی اللہ سمجھنے لگے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہابیوں کے اعتراض کا کیا ہے یہ بدنصیب تو مدینہ منورہ کی حاضری سے بھی روکتے ہیں بلکہ خود بھی حج کر کے مکہ مکرمہ سے ہی واپس آجاتے ہیں ۔لیکن اگر آپ نے اس اعتراض کا جواب لینا ہے تو ایک دن میرے ساتھ تم بھی مزار پر حاضری دو حافظ صاحب فرماتے ہیں میں اسی دن تیار ہو گیا۔ دوران راہ قبلہ علیہ الرحمتہ نے فرمایا کہ جب فاتحہ خوانی کے بعد واپس ہوں گے تو آپ نے نہ کوئی بات کرنی ہے نہ پیچھے مڑ کر دیکھنا ہے۔ بس خاموشی

marfat.com

سے درود تاج شریف پڑھتے ہوئے چلے آنا ہے میرے ساتھ ساتھ۔ جب تک میں کوئی بات نہ کروں تم نے نہیں بولنا ہمارے اس سیر گاہ کا راستہ کچھ اس طرح ہے کہ حضرت کی مسجد سے لے کر مزار تک تقریباً دو میل کا فاصلہ بنتا ہے۔ بالکل درمیان راہ جلالپور جٹاں روڈ ہے جب ہم واپس آرہے تھے تو مجھے محسوس ہوا کہ کوئی شخص ہمارے پیچھے پیچھے آرہا ہے چونکہ مجھے خاموشی کے ساتھ ساتھ مڑکر نہ دیکھنے کا بھی حکم تھا اس لیے میں یہ نہ جان سکا کہ کون پیچھے آرہا ہے جس وقت واپسی پر ہم نے سڑک پر قدم رکھا تو وہ آواز آنی بند ہوگئی سڑک عبور کر کے حضرت علیہ الرحمتہ ٹھہر گئے۔اور مجھ سے پوچھنے لگے کہ کیا محسوس کیا۔میں نے عرض کیا کہ ایسا لگتا ہے۔ جیسے ہمارے پیچھے پیچھے کوئی چلتا آرہا ہے۔فرمایا یہ سچی سرکار سائیں کانواں والے تھے روزانہ مجھ کو یہاں تک چھوڑنے آتے ہیں اگر کسی دن میں مزار شریف پر نہ جاؤں تو میرا انتظار کرتے رہتے ہیں۔

☆ انہیں حافظ صید علی صاحب کا بیان ہے کہ پھر میں نے بھی سائیں کرم الٰہی یعنی کانواں والی سرکار کے مزار پر اکثر جانا شروع کر دیا۔ ایک دفعہ اسی طرح دوران سیاحت حضرت علیہ الرحمت فرمانے لگے حافظ صاحب تم کو ایک بات بتاؤں کسی سے کہنا نہیں۔میں نے عرض کیا حضور ارشاد فرمائیں۔فرمانے لگے کہ میری تقدیری عمر کل گذشتہ ختم ہو چکی ہے۔آج سے دس دن پہلے میں نے اپنے آقا ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اتنی مہلت اور عطا فرمائے کہ **الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم** والی آیت کی تفسیر لکھ لوں، میری یہ التجا منظور ہوگئی اور تین ماہ کی مزید زندگی سرور کائنات نے رب تعالیٰ سے دلوا دی ہماری اب یہ زندگی عطیہ سرکار ہے ﷺ

(سوانح عمری حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی قادری بدایونی)

سدا بہار رہے اس باغے کدی خزاں نہ آوے
ہوون فیض ہزاراں تائیں ہر بھکھا پھل کھاوے

marfat.com

وسیلہ تلاش کریں

یٰاَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُو اتَّقُواللّٰہَ وَابتَغُو اِلَیہِ الوَسِیلَۃَ وَجَا ھِدُوافِی سَبِیلِہ لَعَلَّکُم تُفلِحُونہ(پ6رکوع نمبر10)

ترجمہ:۔اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے محبوب ﷺ سے محبت رکھنے والو۔اے میرے محبوب ﷺ کی عظمتوں اور رفعتوں کا اعتراف کرنے والو۔تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرو اور اپنے خالق و مالک کا قرب اور حضوری حاصل کرنے لیے کوئی وسیلہ تلاش کرو۔

وسیلہ کیا ہے:۔

وسیلہ کو تلاش کرنے کا حکم رب تعالیٰ نے دیا ہے کوئی کہتا ہے رب تعالیٰ تک پہنچنے کے لیے نماز وسیلہ ہے کوئی کہتا ہے روزہ وسیلہ ہے کوئی کہتا ہے حج کی ادائیگی وسیلہ ہے کوئی کہتا ہے خیرات وسیلہ ہے کوئی کہتا ہے زکوٰۃ وسیلہ ہے لیکن ہمارا عقیدہ ہے خدا تک پہنچنے کے لیے نبی کی ذات وسیلہ ہے نبی کی محبت وسیلہ ہے اولیاء اللہ سے محبت رکھنا وسیلہ ہے۔

در مرشد توں تیرا در ملدا۔ تیرے درتوں رب دا گھر ملدا

میں تاہیوں مرشد کامل دی چوکھٹ نوں جا کے چم لیناں

حضرات گرامی، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ خیرات اور نیک اعمال یقیناً بارگاہ خداوندی کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں لیکن آپ آیت کریمہ کی ترتیب پر غور فرمائیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اے ایمان والو۔ **اِتَّقُوا اللّٰہ** ۔پھر فرمایا: **وَابتَغُوااِلَیہِ الوَسِیلَۃَ** ۔اے لوگو: جنھوں نے ایمان کی دولت سے اپنے سینے کو منور کرلیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔تقویٰ

marfat.com

اختیار کرو۔تو تقویٰ پرہیز گاری اعمال صالحہ کی ادائیگی ہی کا نام ہے۔تقویٰ حقوق اللہ۔یعنی نماز ،روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ کی ادائیگی کو کہتے ہیں پھر فرمایا وَابْتَغُوا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ اور اسکی طرف وسیلہ تلاش کرو۔تو غور فرمایئے۔عمل صالح یعنی تقویٰ و پرہیز گاری کا تو پھر ذکر ہو گیا۔ اور جو وسیلہ ڈھونڈنے کے متعلق حکم ہو رہا ہے۔تو ماننا پڑے گا کہ وسیلہ کوئی اور چیز ہے آیت کریمہ کی ترتیب سے یہی پتہ چلتا ہے۔

رب تعالیٰ نے آیت کریمہ میں اپنا قرب حاصل کرنے کے چار درجے بیان فرمائے ہیں **(1):۔ ایمان سب سے پہلی شرط ہے اس لیے کہ بغیر ایمان کے کوئی عمل قبول نہیں ہوتا (2):۔ پرہیز گاری، تقویٰ، یعنی نماز روزہ اعمال صالحہ کی ادائیگی (3):۔ وسیلہ کی تلاش (4):۔ جہاد فی سبیل اللہ خواہ وہ میدان جنگ میں کسی کافر و مشرک سے خداوند قدوس کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا جائے یا اپنے نفس امارہ سے جہاد کیا جائے۔**

نفس سرکش :۔ میرے بھائیو! یہ نفس بڑا ظالم اور سرکش ہے بالخصوص آجکل اس کی سرکشی کا یہ عالم ہے کہ یہ حضور کی اطاعت سے گھبراتا ہے اور طرح طرح کے حیلے بہانوں سے یہ حضور کی اطاعت سے نکل جانا چاہتا ہے۔دوستو! اس نفس کو پہلے مارو۔اس نفس کا مارنا بہت بڑا کمال ہے ایک شاعر لکھتا ہے۔

نہنگ و اژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا
بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا

اے انسان بہادری یہ نہیں کہ سانپ یا شیر کو مار دینا بہادری یہ ہے کہ اپنے نفس کو مارے بہر حال وسیلہ عمل صالح کے علاوہ کوئی چیز ہے جس کے تلاش کرنے کا حکم رب العالمین

marfat.com

نے ہمیں فرمایا ہے ہم وسیلہ سے مراد اللہ والوں کو لیتے ہیں اور ترجمہ یوں کرتے ہیں کہ کسی اللہ والے کو تو تلاش کرو اس سے بارگاہ خداوندی تک پہنچنے کا طریقہ وسلیقہ سیکھو۔

وسیلے کا مفہوم:۔

وہابیوں کے پیشوا سے پوچھتے ہیں جو وسیلے کا سرے سے ہی انکار کرتے ہیں

وہابیوں کے پیشوا مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی اپنی کتاب (صراط مستقیم) میں **وَابتَغُوا اِلَیہِ الوَسِیلَۃَ** کی تشریح وتفسیر کرتے ہیں۔

اہل سلوک اس آیت کو سلوک کی طرف اشارہ سمجھتے ہیں اور وسیلہ مرشد کو جانتے ہیں بس حقیقی نجات کے لیے مجاہدہ سے پہلے مرشد کا ڈھونڈنا ضروری ہے اسی واسطے رہبر کے سوا راستہ پالینا نہایت نادر اور کمیاب ہے (**صراط مستقیم** اردو صفحہ 58 مطبوعہ کتب خانہ اشرفیہ دیوبند)

دیوبندیوں اور وہابیوں کے پیشوا کی اس تفسیر سے ثابت ہوا کہ وسیلہ سے مراد مرشد کی ذات ہے بغیر پیر کامل کے اللہ تعالیٰ تک رسائی مشکل ہے یہی عقیدہ اہل سنت و جماعت کا ہے عارف کھڑی شریف حضرت میاں محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

راہ دے راہ دے ہر کوئی آکھے میں وی آکھاں راہ دے
بن مرشد راہ نہیں لبھناں مرویسیں وچ راہ دے

عارف کھڑی شریف فرماتے ہیں۔ راہ دے۔ راہ دے ہر کوئی آکھے

یہ ترجمہ ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم کا۔ اے اللہ مجھے سیدھے راستے پر چلا پنجابی میں اس کا ترجمہ یوں ہوتا ہے۔ راہ دے۔ فرماتے ہیں ہر شخص نماز میں راہ دے کہتا ہے۔ (**اھدنا الصراط المستقیم**) پڑھتا ہے اور میں بھی یہی کہتا ہوں مگر

marfat.com

بن مرشد دے راہ نیں لبھناں
مردیسیں وچ راہ دے

وسیلہ:

اگر کوئی صاحب کہے کہ جناب میں وسیلے کا قائل نہیں ہوں مجھے تو ڈائریکٹ پاور ہاؤس سے بجلی لینا ہے تو جب وہ 60 پاور کا بلب لے کر پاور ہاؤس میں جائے گا تو انشاء اللہ جاتے ہی فیوز ہو جائے گا۔ سنو اگر تم بھی اپنے خانہ دل کو نورانیت سے بھرنا چاہتے ہو تو کسی اللہ والے کے قدموں سے لپٹ جاؤ کسی مردِ حق کے ہاتھ میں ہاتھ دے دو۔ جس کا کنکشن بارگاہ مصطفوی سے ہو کر خداوند تعالیٰ تک پہنچتا ہو۔ اس لیے کہ نور خدا بارگاہ خداوندی سے دربار مصطفےٰ ﷺ میں پہنچا پھر یہاں سے تقسیم ہوا اور صحابہ کرام کو ملا۔ صحابہ کرام سے تابعین کو ملا تابعین سے تبع تابعین کو ملا ان سے ائمہ مجتہدین کو ملا۔ بغداد شریف میں غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی کو ملا۔ سرہند میں مجدد الف ثانی کو ملا لاہور میں داتا علی ہجویری کو ملا۔ اجمیر شریف میں خواجہ معین الدین چشتی کو ملا۔ اگر تم بھی اپنے دل کو منور کرنا چاہتے ہو تو کسی اللہ والے سے دل کا کنکشن ملا لو۔ تاکہ تمہارے دل کی دنیا آباد ہو جائے۔

وسیلہ مصطفےٰ ﷺ: یوں سمجھیں کہ

پھول میں خوشبو ہے مگر سمجھ میں نہیں آتی ۔۔۔۔۔۔ اگر سمجھنا ہے تو پھول کے پاس جانا پڑتا ہے سہارا لینا پڑے گا۔

علم موجود ہے مگر سمجھ میں نہیں آتا — سمجھنا ہے تو عالم کے پاس جانا پڑے گا
منطق موجود ہے مگر سمجھ میں نہیں آتی — سمجھنا ہے تو منطقی کے پاس جانا پڑے گا
تفسیر موجود ہے مگر سمجھ میں نہیں آتی — سمجھنا ہے تو مفسر کے پاس جانا پڑے گا

marfat.com

حدیث موجود ہے مگر سمجھ میں نہیں آتی   سمجھنا ہے تو محدث کے پاس جانا پڑے گا

فقہ موجود ہے مگر سمجھ میں نہیں آتی   سمجھنا ہے تو فقہی کے پاس جانا پڑے گا

صرف ونحو موجود ہے مگر سمجھ میں نہیں آتی   سمجھنا ہے تو کسی نحوی کے پاس جانا پڑے گا

قرات موجود ہے مگر سمجھ میں نہیں آتی   سمجھنا ہے تو کسی قاری کے پاس جانا پڑے گا

ادب کی کتاب موجود ہے مگر سمجھ میں نہیں آتی   سمجھنا ہے تو کسی ادیب کے پاس جانا پڑے گا

طب کی کتاب موجود ہے مگر سمجھ میں نہیں آتی   سمجھنا ہے تو کسی طبیب کے پاس جانا پڑے گا

درویشی موجود ہے مگر سمجھ میں نہیں آتی   سمجھنا ہے تو کسی درویش کا سہارا لینا پڑیگا

صداقت موجود ہے مگر سمجھ میں نہیں آتی   سمجھنا ہے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ کا سہارا لینا پڑیگا

عدالت موجود ہے مگر سمجھ میں نہیں آتی   سمجھنا ہے تو حضرت عمرؓ کا سہارا لینا پڑے گا

حیا موجود ہے مگر سمجھ میں نہیں آتی   سمجھنا ہے تو حضرت عثمانؓ کا سہارا لینا پڑیگا

عدالت موجود ہے مگر سمجھ میں نہیں آتی   سمجھنا ہے تو پیارے مصطفےٰ ﷺ کا سہارا لینا پڑیگا

دیکھنے والے کہا کرتے ہیں اللہ اللہ
یاد آتا ہے خدا دیکھ کے صورت تیری

حضور ﷺ کو دیکھ کر خدا یاد آتا ہے۔

ذرا سرکار دو عالم ﷺ کے حسن و جمال کا تصور کریں تو پھر پتہ چل جائے گا۔

جس کا مطلوب ایسا ہے   وہ طالب کیسا ہوگا

جس کا محبوب ایسا ہے   وہ محب کیسا ہوگا

جس کا فرش ایسا ہے   وہ عرش کیسا ہوگا

جس کا با مکان ایسا ہے   وہ لامکان والا کیسا ہوگا

جس کا با صورت ایسا ہے   وہ بے صورت کیسا ہوگا

marfat.com

جس کا مصطفےٰ ﷺ ایسا ہے وہ خدا کیسا ہوگا

وہ مصور کیسا ہوگا جسکی یہ تصویر ہے

سر سے لے کر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے

حضرات : جز میں کل نظر آتا ہے۔ قطرے سے دریا نظر آتا ہے۔ فرع سے اصل نظر آتا ہے شاگرد سے استاد نظر آتا ہے۔ مرید سے پیر نظر آتا ہے۔ صحابی سے نبی نظر آتا ہے اور مصطفےٰ ﷺ سے خدا نظر آتا ہے۔

دیکھنے والے کہا کرتے ہیں اللہ اللہ

یاد آتا ہے خدا دیکھ کے صورت تیری

خوف خدا باعث رحمت ہے:

اسرائیلی روایات میں آیا ہے کہ کوئی رنڈی عورت تھی جو گانے کا پیشہ کرتی تھی لوگوں کے لیے اس کا حسن فتنہ بنا ہوا تھا۔ اس کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہتا تھا۔ اور دروازے کے سامنے تخت بچھائے بیٹھی رہتی تھی۔ جو ادھر سے گزرتا اور اس کو دیکھتے ہی فریفتہ ہو جاتا مگر اندر داخل ہونے کی اجازت اس وقت دیتی جب دس دینار یا زیادہ پیش کرتا۔ ایک روز ایک اسرائیلی عابد اس طرف سے گزرا وہ عورت تخت پر بیٹھی تھی اس پر نظر پڑ گئی دیکھتے ہی فریفتہ ہو گیا مگر نفس سے جہاد کرنے لگا اور اللہ سے دعا کرنے لگا کہ یہ خیال اس کے دل سے دور ہو جائے مگر دور نہ ہو سکا بے قابو ہو گیا تو جا کر اپنا سارا سامان جمع کیا اور ضرورت کے مطابق دینار لے کر اس کے دروازے پر پہنچا وہ بن ٹھن کر دروازے پر بیٹھی تھی عابد بھی اس کے پاس بیٹھ گیا اور رقم اس کے دلال کے سپرد کی۔ وہ اسے مکان کے اندر لے گئی اور عابد سے بے تکلف ہو گئی عابد نے اس کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہا تو سابقہ عبادت کے باعث اللہ کی رحمت نے اس کے دل میں خوف ڈال دیا اور اس کے دل میں خیال آیا کہ عرش کے اوپر سے اللہ کریم مجھے اس حالت میں دیکھ رہا

marfat.com

ہے۔ میں فعلِ حرام میں مشغول ہوں اور میرے تمام اعمال برباد ہو گئے یہ سوچ کر وہ خوف خدا
سے کانپ گیا اور اس کا رنگ بدل گیا عورت نے اس کا رنگ فق دیکھا تو بولی اے عابد تجھے کیا
تکلیف ہے عابد بولا مجھے اپنے رب کا خوف ہے۔ تو مجھے یہاں سے نکل جانے کی اجازت
دے عورت بولی جو چیز تجھے نصیب ہو گئی ہے اس کی تو بہت لوگ تمنا کرتے ہیں اس حالت میں
تیرا یہ کیا خیال ہے۔ عابد نے کہا مجھے اللہ سے ڈر لگتا ہے۔ رہا وہ مال جو میں نے دلال کو دیا تھا
۔ وہ تو ہی لے لے مجھے اس کی واپسی کی ضرورت نہیں مجھے تو جانے کی اجازت دے دے
عورت نے کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو نے اسطرح کا کام پہلے کبھی نہیں کیا عابد نے کہا نہیں
عورت نے عابد سے اس کا نام اور پتہ دریافت کیا اور اسے جانے کی اجازت دے دی عابد
ہائے وائے کرتا ہوا چلا گیا وہ تو چلا گیا لیکن عورت کے دل میں ایک انقلاب ابھرا اس نے کہا کہ
یہ آدمی ایک بار گناہ کرنے لگا تھا تو خوف خدا سے لرز گیا اور اللہ کی رحمت سے گناہ کرنے سے بچ
گیا میں جو گناہوں کی پوٹ ہوں اور مدت سے اس دلدل میں پھنسی ہوئی ہوں میرا کیا حشر ہو گا
وہ اس خیال سے تائب ہو گئی اور یاد خدا میں لگ گئی۔ تاکہ گناہوں کی معافی مانگ سکے وہ کچھ
عرصہ عبادت میں مصروف رہی پھر اس نے سوچا کہ اس عابد کے پاس جاؤں اور اسے کہوں کہ
مجھے قبول کرلے اس طرح میں نیکی کی زندگی گزاروں گی اور اس سے نیکی کے لیے مزید تعلیم
حاصل کرسکوں گی تاکہ دل کو سکون ملے۔ وہ اس ارادہ سے اس عابد کے قصبے میں گئی اور لوگوں
سے پوچھ کر اس سے ملی جونہی عابد نے اسے دیکھا تو ایک چیخ ماری اور اس کی موت واقعہ ہو گئی
وہ سخت پریشان ہوئی۔ اور لوگوں سے دریافت کیا کیا اس کا کوئی رشتہ دار ہے جو اس طرح
عبادت گزار ہو تاکہ میں اس کے ساتھ زندگی گزاریوں لوگوں نے کہا ہاں اس کا ایک بھائی بڑا
نیک اور پاکباز ہے لیکن غریب ہے وہ بولی کہ کوئی بات نہیں وہ اس کے پاس گئی اور نکاح کر لیا
اسے اللہ نے سات بیٹے دیئے جو تمام کے تمام بنی اسرائیل کے پیغمبر ہوئے خوف خدا باعث
رحمت ہے (غنیۃ الطالبین)

marfat.com

توبہ اور رحمت خداوندی

حضرت جابر بن عبداللہؓ نے فرمایا: جمعہ کے دن حضورؐ نے ہم کو خطبہ فرمایا "لوگو مرنے سے پہلے اللہ سے توبہ کرو۔ قبل اس کے کہ موت یا پیری یا بیماری کی وجہ سے عاجز ہو جاؤ۔ نیک اعمال میں جلدی کرو۔ اپنا تعلق اللہ سے جوڑو کامیاب ہو جاؤ گے۔ خیرات زیادہ کرو تم کو رزق دیا جائے گا۔ بھلائی کا حکم دو محفوظ ہو جاؤ گے۔ بری باتوں سے روکو تمھاری مدد کی جائے گی۔ حضورؐ اکثر ارشاد فرماتے تھے: الٰہی مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما بلاشبہ تو توبہ قبول کرنے والا ہے"۔

آپؐ نے فرمایا: "ابلیس کو جب زمین پر اتارا گیا تو کہنے لگا' تیری عزت وجلال کی قسم! آدمی کے بدن میں جب تک جان رہے گی' میں برابر اس کو بہکاتا رہوں گا۔ پروردگار نے فرمایا' مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! جب تک موت کا غرغرہ نہ آجائے' اُس کی توبہ نہیں روکوں گا"۔

ایک شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کی "یا رسولؐ اللہ مجھ سے بڑا گناہ ہو گیا ہے"۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا "اللہ سے استغفار کر۔" اس نے کہا "میں توبہ کر لیتا ہوں' پھر دوبارہ ویسا ہی کر لیتا ہوں۔" رسولؐ اللہ نے فرمایا: "جب بھی گناہ کرے توبہ کیا کر' یہاں تک کہ شیطان ذلیل ہو جائے۔" اس نے عرض کیا "یا رسول اللہؐ! اگر میرے گناہ بہت ہو جائیں؟"۔ آپؐ نے فرمایا: "تیرے گناہوں سے اللہ کی معافی زیادہ ہے۔"

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ اور آپؐ کے صحابہ ہر روز سو بار استغفار کرتے تھے۔" اور اللہ کریم کا فرمان ہے۔ "میری رحمت ہر چیز کو اپنے اندر سمائے ہوئے ہے' مگر میں اپنی رحمت ان لوگوں کے لیے مقدر کروں گا۔ جو تقویٰ رکھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور ان لوگوں کے لیے جو میری آیات پر (قرآن حکیم پر) ایمان رکھتے ہیں"۔

marfat.com

آپ کا ارشاد گرامی ہے۔ ''بندہ گناہ کرتا ہے اور گناہ اس کو جنت میں لے جاتا ہے ۔'' دریافت کیا گیا کہ گناہ جنت میں کیسے لے جاتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''گناہ اس کی نظر میں رہتا ہے وہ اس کی معافی مانگتا ہے' پشیمان ہوتا ہے' یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔''

آنحضورؐ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے کسی چیز کو طلب میں حسین اور تاثیر میں اتنا تیز نہیں پایا' جتنی پرانے گناہ کے لیے نئی نیکی ہوتی ہے۔ بلاشبہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے یادداشت ہے۔''

رسولؐ اللہ نے یہ بھی فرمایا۔ ''جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو گناہ سے دل میں ایک کالا نقطہ پیدا ہو جاتا ہے۔ توبہ کر لیتا ہے گھبرا کر اللہ کی طرف لوٹ جاتا ہے اور استغفار کر لیتا ہے تو دل سے نقطہ صاف ہو جاتا ہے۔ اگر توبہ نہیں کرتا' زاری نہیں کرتا' استغفار نہیں کرتا تو گناہ پر گناہ اور سیاہی تہہ در تہہ ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ دل اندھا ہو کر مر جاتا ہے۔ قرآن میں ہے ''بلکہ ان کے اعمال کا ان کے دلوں پر زنگ چڑھ جاتا ہے۔''

رسولؐ اللہ نے فرمایا ''گناہ نہ کرنا طلب توبہ سے زیادہ آسان ہے' اس لیے موت میں دیر کے وقفہ کو غنیمت جان۔'' قارئین گناہ سرزد ہو جائے تو اللہ سے توبہ کریں' کیونکہ یہ دروازہ ہمیشہ کھلا ہے۔

(محمد حفیظ اللہ علوی)

marfat.com

خلیفہ ہارون رشید اور احترام

خلیفہ ہارون رشید نے ایک مرتبہ اپنے وزیر فضل برمکی سے کہا کوئی مرد کامل ہو تو اس کا خیال رکھو۔ خلیفہ کو وزیر فضل برمکی پہلے حضرت عبدالرزاق اصفہانی پھر سفیان بن عینہ کے پاس لے گیا، لیکن خلیفہ کو دونوں سے تسلی نہ ہوئی۔ آخر حضرت فضیل بن عیاض کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ فرمایا کون ہے؟ وزیر نے کہا امیر المومنین آئے ہیں۔ کہا یہاں امیر کا کیا کام؟ ان سے کہیے تشریف لے جائیں، میری یکسوئی میں مخل نہ ہوں۔ غرض وہ زبردستی اندر گھس گئے۔ پھر خلیفہ نے کہا، کوئی نصیحت فرمایئے۔ فرمایا جب حضرت عمرؓ تخت خلافت پر بیٹھے تو انھوں نے اپنے آپ کو بڑی بلاؤں (ذمہ داریوں) میں گھرا پایا۔ خلیفہ متاثر ہوا اور کہا کچھ اور فرمایئے۔ فرمایا اللہ تعالٰی سے ڈرتے رہو۔ اس کے حضور جواب دہی کے لیے تیار رہو۔ یہاں تک کہ اگر کوئی بڑھیا کسی رات بھوکی سوئی ہوگی تو قیامت کے دن تیرا دامن پکڑے گی۔

فضل برمکی نے کہا، فضیل بن عیاض اب سلسلہ گفتگو ختم کیجیے۔ آپ نے تو امیر المومنین کو مار ڈالا۔ فرمایا، میں نے نہیں بلکہ تم اور تم جیسے لوگوں نے اس کو ہلاکت کے قریب پہنچا دیا ہے۔ خلیفہ نے کہا، آپ کے سر پر قرضہ ہو تو فرمایئے ادا کر دوں گا۔ فرمایا، اللہ کا قرض ہے۔ خلیفہ نے کہا، کسی بندے کا قرض پوچھتا ہوں۔ فرمایا، الحمد اللہ اس طرف سے اللہ کا شکر ہے۔ خلیفہ نے کہا کہ یہ ایک ہزار کی تھیلی ہے۔ میری والدہ کی میراث ہے اور خالص طیب ہے۔ قبول کیجیے۔ آپ نے فرمایا افسوس تم کو میری نصیحتوں نے کوئی فائدہ نہ پہنچایا اور میرے ہی ساتھ ظلم روا رکھا۔ اسے دو جسے ضرورت ہے۔ یہ کہہ کر دروازہ بند کر لیا اور ہارون رشید اور اس کا وزیر واپس چلے گئے۔

ہارون رشید اور حضرت سفیان ثوری میں بچپن کی دوستی تھی۔ جب ہارون خلیفہ بنا تو سفیان سے ملنے کی خواہش ظاہر کی، مگر انھوں نے پروانہ کی۔ آخر ہارون نے ان کے نام خط لکھا

marfat.com

،جس کا مضمون تھا:۔

از ہارون رشید بنام برادرم سفیان

برادرم! تمھیں معلوم ہے کہ خدا نے تمام مسلمانوں میں رشتہ اخوت قائم کیا ہے اور میرے تمام احباب میری خلافت کی مبارکباد دینے آئے اور میں نے ان کو گراں بہا صلے دیئے۔ افسوس ہے کہ آپ اب تک نہ آئے۔ میں خود حاضر ہوتا مگر یہ امر شان خلافت کے خلاف ہے۔

حضرت سفیان ثوری جواب میں لکھتے ہیں۔ از بندہ ضعیف سفیان بنام ہارون فریفتہ دولت۔ تم نے اپنے خط میں خود تسلیم کر لیا ہے کہ تم نے مسلمانوں کے بیت المال کے روپے کو بے موقع اور بیجا خرچ کیا۔ ہارون کل کو تمھیں اللہ کے سامنے جواب دینے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ تم تخت پر اجلاس کرتے ہو۔ تمھارے دروازے پر چوکیدار پہرہ دیتا ہے۔ تمھارے حکام خود تو شراب پیتے ہیں اور دوسروں کو شراب پینے کی سزا دیتے ہیں۔ خود چوری کرتے ہیں اور چوروں کے ہاتھ کاٹتے ہیں۔ ہارون! وہ دن بھی آئے گا کہ قیامت میں اس حال میں آؤ گے کہ تمھاری مشکیں بندھی ہوں گی۔ تیرے ظالم حکام تیرے پیچھے ہوں گے اور تم پیشوا بن کر سب کو دوزخ کی طرف لے جاؤ گے۔ وہ کلمہ حق کا احترام دل و جان سے کرتا تھا۔ اس نے خط پڑھا اور بے اختیار روتا رہا۔

(محمد حفیظ اللہ علوی)

marfat.com

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ

کرامات:

ایک مرتبہ آپ شاہراہ پر لیٹے تھے اسی دوران ہندو سنیاسیوں کا ایک گروہ اس طرف سے گزرا بیچ سڑک کے جو آپ کو لیٹا پایا تو ان کو ناگوار گزرا انھوں نے آپ سے بڑے درشتگی (سختی) سے کہا کہ اٹھو اور ہمیں یہاں سے سیدھا راستہ بتلاؤ آپ نے ان لوگوں کو نظر بھر دیکھا اور فرمایا کہ سیدھا راستہ پوچھتے ہو۔ وہ تو صرف لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے۔

یہ سنتے ہی ان ہندو سنیاسیوں کی گویا کایا ہی پلٹ گئی انھوں نے بلا تاخیر اس کلمہ طیبہ کو مکرر پڑھا اور آپ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کر لیا۔ روایت ہے کہ وہ سارا گروہ ہی اولیائے کاملین میں شمار ہوا اور دین کی ان لوگوں نے بہت خدمت کی۔

ایک ننھی سی بچی کی فیض یابی کا واقعہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ ڈیرہ غازی خاں کی طرف چند درویشوں کے ہمراہ سفر فرما رہے تھے۔ راستے میں ایک گاؤں چھمری نامی پر آپ کا گزر ہوا (یہ گاؤں پیر عادل غیاث الدین تیغ براں قدس سرہ کے روضہ انور کے قریب ہے) وہ وقت چاشت کا تھا آپ کے ہمراہی درویشوں نے عرض کیا کہ حضرت اگر فرمائیں تو اسی گاؤں میں ٹھہر کر روٹیاں پکالیں آپ نے اجازت فرما دی اس گاؤں میں ایک عورت

marfat.com

درویشوں کی خدمت کیا کرتی تھی سلطان العارفینؒ اس کے گھر تشریف فرما ہوئے۔ آپ کے ہمراہی درویش اس عورت کے ساتھ مل کر کھانا پکانے میں مشغول ہوئے۔ اس عورت کی ایک شیر خوار لڑکی پنگھوڑے میں سوئی تھی جاگ کر رونے لگی وہ عورت سلطان العارفینؒ کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگی اے درویش اس بچی کے پنگھوڑے کو ہلا دے۔ تاکہ ذرا چپ رہے۔ سلطان العارفینؒ اس پنگھوڑے کو پکڑ کر ہلانے لگے اور ساتھ ہی اسم ذات اللہ اللہ کہتے جاتے اس چھوٹی سی بچی کے اسی وقت پنگھوڑے میں مرشد کامل کی وجہ سے اسم اللہ ذات جاری ہوگیا اور ایک ولیہ خدا بن گئی۔ پھر سلطان باہوؒ اس عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے عورت اس بچی کے پنگھوڑے کو ہم نے ایسی جنبش دی ہے کہ تا قیامت یہ جنبش ترقی اور زیادتی کرتی رہے گی۔ اس لڑکی کا نام حضرت فاطمہؒ ہے۔ یہ قوم بلوچ مستونی سے تھیں اور ان کا مقبرہ قصبہ فتح خاں اور قلعہ کڑانک کے نزدیک ہے۔ اس مزار پر لاکھوں زاہرین اور سینکڑوں طالب اللہ فیض حاصل کرنے کے لیے جاتے ہیں۔ اور اسرار الٰہی سے مطلع ہوتے ہیں۔ (مناقب سلطانی)

سیرت سلطان باہوؒ صفحہ نمبر 84

marfat.com

کرامت:

نظر جنہاں دی کیمیا اوہ سونا کردے وٹ

ذاتاں دتیاں رب دیاں کیا سید کیا جٹ

جن دنوں آپ شورکوٹ کے قریب و جوار میں کھیتی باڑی کیا کرتے تھے ایک خاندانی سید سفید پوش نے مفلسی سے تنگ آ کر کسی بزرگ کی خدمت میں اپنی حالت بیان کی کہ حضرت اب میری مفلسی حد سے گزر گئی ہے صرف ظاہری سفید پوشی ہی نظر آ رہی ہے اور گھر کی یہ حالت ہے کہ فقر اور فاقہ میں بسر ہوتی ہے۔ قرض خواہوں کا دروازے پر جمگھٹا رہتا ہے اور عیال و اطفال کی شادی اور دیگر کارخیر مفلسی کے سبب ملتوی ہو رہے ہیں۔ باہر سفید پوشی ہے اور اندر خاک بھی نہیں۔ میں آپ کی خدمت میں دعا کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ کیونکہ مردان خدا کی دعا سے اللہ تعالیٰ مشکلیں آسان کر دیتا ہے۔ خدارا مجھے اس بھنور سے نکالئے۔ اس مرد خدا نے اس سفید پوش کو خبر دی کہ ایسا مرد کامل اور مشکل کشائے اکمل حضرت سلطان باہو قدس سرہ دریائے چناب کے کنارے قصبہ شورکوٹ میں ہے۔ تمہاری یہ مشکل ان کی دعا سے حل ہو گی۔ وہ سفید پوش اپنے رفیقوں اور نوکروں چاکروں سمیت منزل بمنزل قصبہ شورکوٹ میں آیا اور پوچھتا پوچھتا حضرت سلطان العارفین قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ کو ہل چلاتے دیکھا، یہ دیکھ کر اس کا دل ٹوٹ گیا اور واپس لوٹا اور اپنے سفر کی محنت کا غم کرنے لگا کہ میں افلاس اور غم کا مارا، پریشان اور حیران امداد کی امید پر یہاں آیا تھا۔ سو جو شخص خود مفلسی میں گرفتار ہے اور ہل چلا رہا ہے وہ میری مدد کیا کرے گا۔

ابھی وہ سفید پوش لوٹا ہی تھا کہ حضرت سلطان العارفین قدس سرہ نے اسے آواز دی

marfat.com

کہ اے فلاں سید فلاں ملک سے اس قدر فاصلہ طے کر کے آیا ہے اور سفر کی سختیاں سہی ہیں تو ہم سے ملاقات کیئے بغیر کیوں واپس جا رہا ہے۔

یہ سنتے ہی اس سفید پوش کے دل کی کلی کھل گئی اور دل میں کہنے لگا کہ خیر کام کا بننا تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے مگر اللہ تعالیٰ کا اتنا شکر ہے کہ مجھے مرد خدا کامل ملا ہے۔ اسی وقت گھوڑے سے اترا اور حاضر خدمت ہو کر دست بستہ اپنا حال عرض کیا۔ آپ نے اسے فرمایا کہ تھوڑی دیر میرا ہل چلاؤ میں پیشاب کرلوں۔ اس سید مرد نے ہل چلانا شروع کیا اور آپ پیشاب کرنے کے بعد وہاں آ کھڑے ہوئے اور جس ڈھیلے سے بول کی طہارت کی تھی فارغ ہو کر اسی کھیت میں جس میں ہل چلا رہے تھے، دے مارا، جس کے مارتے ہی اس کھیت کے ڈھیلے اور مٹی سونا بن گئے۔ آپ نے اس سفید پوش سید کو فرمایا کہ اپنی حاجت کے مطابق یہاں سے سونا اٹھا لو۔ اس نے گھوڑے اور ساتھیوں کو سونے سے لاد لیا اور گھر واپس لوٹ آیا اور یہ ہندی شعر اسی سفید پوش کا ہے۔

نظر جہناں دی کیمیا اوہ سونا کر دے وٹ
ذاتاں دتیاں رب دیاں کیا سید کیا جٹ

آپ کی یہ کرامت بہت مشہور ہے اور اس کی صحت میں بالکل شک نہیں۔ اس واقعہ سے صدیوں تک سینکڑوں اشخاص نے اس سونا کو دیکھا ہے۔

marfat.com

حضرت سلطان العارفینؒ نے جو اس سفید پوش سید کا نام لے کر پکارا، اس کی وجہ یہ ہے کہ اولیاء اللہ جب حاجت مندوں اور محتاجوں پر فیض کرنا چاہتے ہیں تو ایسا کرنے سے کم یقین آدمیوں کو اپنی طرف کھینچتے ہیں اور ان میں ایک گونا اعتقاد پیدا کرتے ہیں اور پھر انہیں بامراد کرتے ہیں۔ جب اولیاء اللہ کو حکم ہوتا ہے کہ تم عوام کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاؤ یا فیض پہنچاؤ، تو وہ ان کی اعتقاد بخشی کی ضرورت کے مطابق ان کے دلوں کو اپنی طرف مائل کر کے انہیں فیض پہنچاتے ہیں کیونکہ ایسا کرنا سنت نبوی ﷺ ہے ورنہ جو لوگ ہر وقت دیدار الٰہی کے مست ہیں اور دریائے وحدت میں مستغرق ہیں انہیں کیا ضرورت ہے کہ وہ عوام پر اپنا آپ ظاہر کریں اور انہیں کشف و کرامات دکھائیں۔ پس محض خلقت کو حق کی طرف بلانے کے واسطے غافل اور سنگدلوں کو اپنی توجہ کے مقناطیس سے اپنی طرف کھینچ کر توجہ کے سنگ پارس اور نظر کی اکسیر سے ان کے وجود کے لوہے کو خالص سونا بناتے ہیں یا ان کے قالبوں اور معاد کی قابلیت اور ان کے طلب کی استعداد کے موافق انہیں مطالب تک پہنچاتے ہیں اور محض اسی ضرورت کے واسطے حکم الٰہی کے موافق محویت فی اللہ اور سیر فی الذات جیسے عالی مقامات سے نزول فرما کر اور مجبوراً ان اولیائی تحت قبائی لا یعرفھم غیری کے برقع سے نکل کر خلق اللہ کو فیض پہنچاتے ہیں ورنہ انبیاء علیہم الصلوۃ و السلام اور ان کی ارواح مقدس اور ان کی ذات منبع فیوضات کو کیا ضرورت کہ دیار خدا کے شوق اور دریائے وحدت الٰہی کے استغراق جیسے عالی مقامات سے نزول فرمائیں۔

(سیرت سلطان باہوؒ۔ مناقب سلطانی)

marfat.com

marfat.com